1608

دل بہلاو

دوسرا حصہ

حسب ارشاد جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک شمال و مغرب

مطابق ہدایت

جناب ہنری کارنگر صاحب بہادر کمشنر قسمت پنجم یعنے بنارس

بابو شیو پرشاد

نے

تالیف کی

بنارس

مطبع سودھاکر واقع محلہ کبیر چورہ میں چھاپی گئی

دوسری دفعہ ۵۰۰۰ جلد قیمت فی جلد ۶ ؍	سنہ ۱۸۶ع	2nd Edition 5000 Copies Price Per Copy 6 As

دل بہلاو

دوسرا حصہ

نقل

پروشیا کی ولایت کے بادشاہ بڑے فریڈرک کے زمانے مین
پوٹسڈم کے نزدیک ایک مکان پن چکی کا تھا+ اُس سے بادشاہی مکان
کی کھڑکیون کا سامھنا رُکتا تھا+ اسلیئے بادشاہ کی آنکھہ مین ہمیشہ وہ مکان
کھٹکتا رہا+ آخر کو ایکروز دق ہوکر بادشاہ نے اُس مکان کی قیمت پوچھہ بھیجی+
مکان والے نے صاف جواب دیا کہ صاحب مین نہین بیچتا تب تو بادشاہ
نے غصہ ہوکر حکم دیا کہ یہہ مکان کھود ڈالو+ مکان والے غریب نے ہاتھہ باندھہ کر
عرض کی کہ اگرچہ حضور کو یہہ گھر کھود ڈالنے کی قدرت ہی لیکن پروشیا
مین آئین بھی جاری ہی+ یہہ کہکر اُس غریب نے وہین کی عدالت
مین بادشاہ پر نالش کردی عدالت سے حکم ہوا کہ بادشاہ اُس غریب کے
مکان کو از سرِ نو تیار کردیوے+ اور بعوض نقصان کے زرِ نقد

داخل کرے + یہہ سنکر اُسوقت بادشاہ کو اگرچہ نہایت رنج ہوا لیکن
پھر بزرگی اور عالی ہمتی کی راہ سے وہ اپنے مصاحبون سے کہنے لگا
کہ مین اس بات سے بہت خوش ہوا کہ میرے ملک مین منصفی اور
منصف دونو موجود ہین پھر چند روز کے بعد فرنک نام ایک شخص نے
جو کہ اُسی پن چکی والے کا وارث تھا محتاج ہوکر فریڈرک ولیم کو
جو کہ اب پروشیا کا بادشاہ ہی ایک عرضی اس مضمون کی دی کہ
آپ کے بزرگون کو میرے بزرگون نے یہہ مکان دینے سے انکار کیا
تھا لیکن اب اگر آپ کو خواہش ہو تو مین دینے کو موجود ہون کیونکہ
مجکو آج کل خرچ کی ضرورت ہی بادشاہ نے اُس عرضی کا جواب
فوراً اپنے ہاتھ سے اِسطرح پر لکھ بھیجا کہ ای عزیز پڑوسی تم یہہ
مکان مت بیچو جب تک تمھاری اولاد مین کوئی آدمی باقی ہو اُسیکے
دخل مین رہے کسواسطے کہ یہہ مکان پروشیا کی تواریخ مین نشان
اور یادگار ہی اور مجکو نہایت افسوس ہی کہ تم تکلیف مین ہو
اسلئے تم مجسے یہہ دس ہزار روپیہ لو اور اپنا کام کرو اور مجکو ہمیشہ
اپنا شفیق اور ہمسایہ سمجھتے رہو +

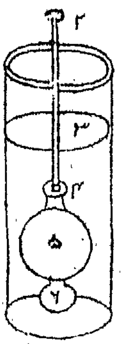
امتحان شراب خالص

ہیڈرومیٹر ایک انگریزی کل کا نام ہی اُس سے شراب کا
میل اور اُسکا نسوت ہونا جانا جاتا ہی ایک زمانے مین اس
عجیب و غریب کل سے ملک چین مین ایک طرفہ ماجرا گذرا یعنے
وہان کے کسی بیپاری نے ایک انگریزی جہاز والے سے کے ہاتھہ
شراب کی سچی بانگی دیکھلاکر بھاؤ ٹھہراکے سودا پکا کر لیا لیکن
اُسنے اپنے ایمان کا پاس و لحاظ نکیا بے ایمان ہوکر تھوڑا تھوڑا سا
پانی سب بوتلون مین ملا دیا مگر جب جہاز والے نے اُن بوتلون کی
شراب کو اپنے ہیڈرومیٹر مین جانچا تو اسمین پانی کا میل پایا
تب تو وہ جہاز والا بیپاری سے جھگڑنے لگا کہ جیسا نمونہ تھا
ویسی یہہ شراب نہین ہی لیکن جب جہاز والے نے ٹھیک
ٹھیک بتا دیا کہ اِتنا تمنے پانی ملایا ہی تب تو بیپاری مارے
ڈر کے کانپنے لگا اور اپنا جرم اُسنے جھٹ پٹ قبول دیا اور
سونچا کہ ایسے کام کا پہچاننا آدمی کا کام نہین ہی یہہ جہاز والا
بیشک کوئی دیوتا ہی بس غور کا مقام یہہ ہی کہ جب انسان

اپنی عقل کے زور سے ہم لوگون کي کھوٹ کو ایسا بے تکلف پہچان
لیتا ہی تو اُس خالق برحق اور قادر مطلق کے سامنے کاہکو ہماری
کوہی بدي چھپ سکیگي الغرض اس کل کے بیچ مین ایک گولا
جسکا گھیراو انچ سے زیادہ ہوگا کانچ کا بنا ہوا ہی اور اُسي
طور کے ایک چھوٹے سے دوسرے گولے کا منہہ جسکا گھیرا تین
انچ کا ہوگا نیچے سے اُسکے اندر ملا ہوا ہی ان دونون گولون پر
ہندسہ ۵ اور ۶ کا لکھا ہی اور جہان پر ۴ ہی وہ اُس گولے
کي گردن پیتل کي بني ہی جس مین ۳ اور ۲ کا نشان ہی وہ دس
انچ کي لنبي ڈنڈھي ہی ۳ اسپر انچ اور ایک انچ کے دس حصون
کي لکیرین کھینچي ہوتي ہین بیچ سے کسي رہتي ہی جس وقت نیچے والے
چھوٹے گولے مین جسپر ۶ کا نشان ہی چھرے کي گولیان بھري
جاوین اُس وقت وزن اسکا سب ملاکر چار ہزار چاول سے زیادہ
نہین ہوگا القصہ اس کل کو ایسا درست اور ٹھیک بناتے ہین
کہ جب یہہ کسي برتن مین پاني کے اندر رکھي جاوے تو ایک چاول
اس ڈنڈھي کے سرے پر رکھنے سے یہہ ایک انچ پاني مین ڈوب
جاویگي پس اب یہہ ظاہر ہی کہ پاني شراب سے قریب چوگنے کے

زیادہ بھاری ہوتا ہی اسلیئے اگر یہہ کل پانی مین ایک انچ ڈوبے گی تو شراب مین سوا انچ ضرور ڈوب جاویگی اور جو سوا انچ سے کم ڈوبے تو پھر جس قدر کم ڈوبے اُسی قدر حساب کرکے پانی کا میل سمجھہ لینا چاہیئے +

چنانچہ صورت اسکی یہہ ہی



اسیطرح دودھ اور تمام پتلی چیزون کا بھی پانی سے ہلکا اور بھاری پن جان کر ہر شئے کا میل دریافت ہو سکتا ہی +

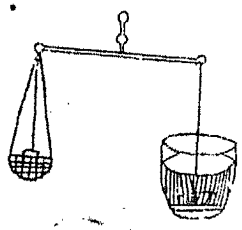
سونے کا تولنا

کسی بادشاہ نے ایک سُنار کو کچھہ خالص سونا دیا کہ جس کا وہ بادشاہ کے لیئے ایک نہایت عمدہ اور باریک کام کا تاج بنا لایا

بادشاہ نے دیکھکر اپنے سونا پرکھنے والون کو حکم دیا کہ نہ تو یہہ تاج کاٹا
جاوے اور نہ ریتا جاوے اور نہ آگ مین تپایا جاوے لیکن
جلد ہمکو بتاؤ کہ اِس سونے مین سُنار نے کچھہ میل تو نہین ملایا یہہ
حکم سنکر وہ سونا پرکھنے والے سب کے سب حیران ہوئے اور
سوچ مین پڑے کہ یا الٰہی سونا کیونکر پرکھا جاویگا کسی کو بھی کچھہ تدبیر
نہ سوجھی آخر کو وہان ایک حکیم بیٹھا تھا اُسنے ایک برتن مین پانی
ڈالا اور کانٹے کے جس پلّے مین کہ سونے کا تاج تولنے کے واسطے
رکھا تھا اُسکو پانی مین فوراً ڈباکر بتا دیا کہ اس تاج کے سونے
مین اتنا تانبا ملا ہوا ہی باعث اسکا یہہ تھا کہ جب کوئی چیز جو کہ پانی
سے بھاری ہو کسی پانی سے بھرے ہوئے برتن کے اندر ڈبائی
جاتی ہی تو جتنی بڑی وہ چیز ہوگی اُتنا ہی پانی اُس برتن مین سے
باہر نکل جاویگا اور جتنا وزن اُس باہر گرے ہوئے پانی کا
ہوگا اُتنی ہی وہ چیز جو پانی کے اندر ڈبائی گئی ہی تول مین کم
ہو جاویگی جیسے ایک ٹکڑا خالص سونے کا اُنیس تولے چار
ماسے وزن کا پانی کے برتن مین ڈبایا جاوے تو ایک تولا پانی اُس
برتن سے باہر نکل پڑیگا اور وہ سونا پانی کے اندر جاکر صرف

اٹھارہ تولے چار ماشے وزن کا رہجاویگا کیونکہ سونا پانی سے اٹھارہ
گنا اور ایک تہائی زیادہ بھاری ہوتا ہی پس فرض کرو کہ اُس بادشاہ
کا تاج سو تولے سونے کا بنا تھا تو پہلے حساب کرکے اسبات
کو دریافت کرنا چاہیئے کہ سو تولے خالص سونا پانی سے بھرے
ہوئے برتن مین ڈبانے سے کس قدر پانی باہر نکل پڑتا ہی تب
اُس تاج کو پانی مین ڈباکر تولا تو دیکھا کہ خالص سو تولے سونے
کی بہ نسبت اسکے ڈبانے سے زیادہ پانی باہر نکلا پس اُسی پانی کے
وزن کے برابر جو کہ زیادہ نکلا سمجھ لینا چاہیئے کہ اس تاج کے سونے
مین سنار نے کوئی دوسری دھات ملادی ہی کیونکہ سونے سے
تمام دھات ہلکی ہوتی ہین غرض یہہ ترکیب سونا پرکھنے کی بہت
اچھی ہی اور اسمین ذرہ بھی شک و شبہہ باقی نہین رہتا لیکن جاننا
چاہیئے کہ اس طریق سے صرف وہی چیزین جانچی اور تولی جاسکینگی جو
کہ ٹھوس ہونگی کھوکھلی اور خالی چیزون مین یہہ حکمت نہین کام آویگی
انگریزی سوداگرون کے یہان اکثر اس طور پر پانی کے اندر چیز
تولنے کے کانٹے بنے بنائے بکتے ہین اور جو کسی کو وہان سے
نہ مل سکے تو بموجب اس تصویر کے جسکا دل چاہے اپنے گھر مین بنالیوے

ترکیب اسکی یہہ ہی کہ بازار سے تولنے کا کانٹا لا کر اُسکا ایک طرف کا پلّا دور کر ڈالے اُس پلّے کی جگہہ ایک رسّی باندھکر جو کچھہ تولنا درکار ہو اُسکو اُس رسّی مین لٹکا دیوے اور پھر اُس چیز کو پانی کے برتن مین ڈبا کر دوسرے پلّے مین بات رکھہ کے وزن کرلیوے اگر برتن پانی سے لبالب نہ بھرے اور اُسکا پانی باہر نہ گرے تب بھی کچھہ ہرج نہین کیونکہ جسقدر وزن اُس چیز کا پانی مین ڈبانے سے گھٹ جاوے اُسیقدر پانی کو گرا ہوا قیاس کرلینا چاہیئے خواہ وہ باہر گرے خواہ اُسی برتن کے اندر بڑھہ جاوے +



خیرات کا طریقہ

یہہ بات ہر ایک شخص کو معلوم ہی کہ خیرات بہت اچھا کام ہی لیکن یہہ کوئی نہین جانتا کہ خیرات کسکو کہتے ہین اور کس طور سے دینا چاہیئے اب ہمارے ہندوستان مین ایسا بُرا طریق پڑ گیا ہی کہ جو

لوگ موٹے تازے اور زبردست بنے ہین اور جو کہ اشرافون کو نہایت
تنگ کرنا جانتے ہین اور جو آدمی کہ دغا فریب اور مکاری سے بھرے ہوئے
ہین اور جو شخص کہ سیکڑون طرح کے سوانگ لا سکتے ہین وہی دو پیسے
پا رہتے ہین بلکہ اُنھین کو سب لوگ ہزارون روپیئے نذر بھینٹ چڑھاتے
ہین مگر جو کہ غریب لنگڑے لولے اور اندھے ہین اور جو لڑکا لڑکی
کہ مسکین اور یتیم ہو گئے ہین اور جن لوگون مین محنت مزدوری
کی طاقت اور سکت نہین رہی ہی یا جو لوگ کہ بھیکھ مانگنے سے
مرجانا بہتر سمجھتے ہین یا جو شخص کہ لاوالی وارث بیمار پڑ جاتے
ہین اُنکو نہ کوئی پوچھتا ہی نہ کوئی اُنکی خبر لیتا ہی ایک روز اِس
بنارس مین ایک آدمی نے منشی کاشی ناتھ جی بیکنٹھ باشی
سے پوچھا تھا کہ خیرات دینا کسکو چاہیئے آپ نے جواب دیا کہ جو مانگ
نہ سکے اب دیکھو کہ اِس خیرات کے طریقے سے جو ہندوستان مین جاری
ہی کیا کیا خرابیان حاصل ہوتی ہین اور کیسی کیسی قباحتین پیش
آتی ہین اگر کبھی کوئی راجہ بابو یا امیر اِس بنارس مین جاترا کے
واسطے آتا ہی اور کچھہ دان پُن اور خیرات کرنا چاہتا ہی تو عجب
ایک تماشا نظر پڑتا ہی یعنے ایک طرف سے تو کوئی گنگا پتر لاٹھی پر

سوار موتیون کی مالا گلے مین ڈالے ہوئے بڑی شان شوکت سے دان
لینے کے واسطے آتا ہی دوسری طرف سے کوئی گھاتیا بنارسی دوپٹا
اوڑھے ہوئے ہاتھون مین سونے کے کڑے پہنے بھیکھ مانگنے کے لئے
شور مچا رہا ہی اور جسوقت وہ جاتری گنگا نہانے کو جاتا ہی تو راستے
مین سیکڑون فقیر اور بیراگی ہیتے کتنے ہزارون طرح کے سوانگ
بدلے ہوئے اُسکو گھیر لیتے ہین اور بعضے پہلے تو اُسکو تنگ کرکے
جو کچھہ اُسکے پاس روپیہ پیسا ہوتا ہی خیرات مین لے لیتے ہین اور
پھر اگر قابو ملگیا تو کوئی اُسکے کندھے پر سے دوشالا لیکے بھاگتا ہی
اور کوئی سر کی پگڑی اُچک لیجاتا ہی کوئی کمر مین ہاتھہ ڈال بیٹھتا ہی
اور کوئی اُسکے گلے کا زیور اوتار لیتا ہی کوئی جیب کترنے پر
تاک لگائے رہتا ہی اور کوئی چوری کرنے کو منھہ پھیلائے رہتا ہی
غرض یہہ راجہ رئیس لوگ تیرتھہ مین جاکر خوب سنتے ہین یہہ
لوگ اسطرح سے تو ہزارون بلکہ لاکھون روپئے خرچ کر ڈالتے
ہین لیکن اگر کوئی اِنکے ملک اور ریاستون مین جاکر دیکھے تو اسپتال
اور غریب خانہ ہونے کا تو کیا ذکر ہی وہان اِسکا نام بھی کوئی
نہ جانتا ہوگا کتنے ہی کم زور ضعیف آدمی ہاتھہ پانو سے لاچار

کھانے بغیر محتاج بھوکے بلکتے ہین اور کتنے بیمار جنکا کوئی والی وارث
نہین ہی تڑپ تڑپ کر جان دیتے ہین اور کوئی اُنکو پانی بھی نہین دیتا
انگلستان مین دستور ہی کہ سب لوگ ملکر آپسمین چندا کرتے
ہین اُس مین ہر ایک شخص اپنے مقدور موافق کچھہ کچھہ ماہواری
مقرر کر دیتا ہی وہ بالکل روپیہ ایک جگہہ جمع ہوجاتا ہی اُسی سے
غریب خانے کا خرچ چلتا ہی اُسکے بند و بست کے واسطے دس
پانچ اشرافون کی ایک کمیتی مقرر رہتی ہی جو لوگ کہ محنت مزدوری
اور کسی کام کے لایق نہین ہوتے وہی اُس غریب خانے مین
رہنے پاتے ہین اور جو شخص محنت مزدوری اور کسی کام کے لایق ہو
وہ اُس خیراتی غریب خانے مین ہرگز نہین رہنے پاتا بلکہ لوگ اُسکو
کارخانون مین لیجاکر اُس سے قلیون کا کام لیتے ہین تب کھانے کو
دیتے ہین ولایت مین کوئی آدمی بیکار نہین رہنے پاتا یہان
تک کہ جب کوئی شخص بے کار اور بے روزگار پلیس والون کو
نظر آتا ہی تو اُسکو پکڑ کر کسی کارخانے مین قلیون کے کام پر بھیج دیتے ہین کیونکہ
ایسے آدمی خالی رہنے سے ہر طرح کے بدکام چوری ڈکیتی وغیرہ عمل مین لاتے ہین
اور اگر کوئی لاوارث کہین بیمار پڑجاتا ہی تو اُسکو اسپتال مین پہنچا دیتے ہین بس اگر یہانکے رئیس لوگ بھی

اپني اپني رياستون مين ايک ايک اسپتال اور ايک ايک خوب خانه تيار کرين تو حقيقت مين اِس سے زياده غريبون کے واسطے کوئي آرام کي چيز اور اِس سے زياده اميرون کے لئے کوئي ثواب کا کام دنيا مين نهين هے +

هتهيار تيز کرنيکے واسطے
پتهر بنانے کي ترکيب

ندي کے بالو کو ململ کے کپڑے مين خوب چهانے جسقدر باريک يا موتي وه ململ هوگي اُسي قدر اُس پتهر مين باريک يا موٹے روے نکلينگے اُس چهني هوئي بالو مين اُسکا چوتهائي حصه باريک پسي هوئي لاکهه کي بکني ملاکر دونون کو ايک برتن مين آگ پر رکهه ديوے جون جون وه برتن گرم هوتا جاوے وون وون اُسکو هلاتے جانا چاهيئے جب دونون چيزين خوب ملکر ايک ذات هوجاوين تب آگ پر سے اُتار کر سلي کے طور پر سانچے مين ڈهال ليوے پهر جب کسي شخص کو هتهيار يا اوزار تيز کرنا منظور هو تو اِسي پتهر پر گهس ليوے +

بیوقوف اور عقلمند کا فرق

جو کہ عقلمند ہوتا ہی وہ اپنی نادانی ہمیشہ جانتا رہتا ہی اور جو شخص احمق ہوتا ہی وہ اپنے کو سدا ہوشیار سمجھا کرتا ہی +

عقل

سقراط حکیم کا قول ہی کہ جسطرح لڑائی کے وقت لوہا سونے سے زیادہ کام آتا ہی اُسیطرح عقل ہر وقت اور ہر حالت مین سونے سے زیادہ کام آتی ہی +

دور اندیشی

لاہور مین دیوان عام کے سامھنے ایک قبر کا نمونا بنا ہوا ہی جب کسی زمانے مین اُس مقام پر بادشاہ بیٹھتے تھے تو وہ قبر اُنکی عین نظر کے سامھنے رہا کرتی تھی اُسکو ہمنے دیکھکر پہلے تو جانا کہ یہہ کسی کی قبر ہی لیکن دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ جس زمانے مین لاہور ہندوستان کا تختگاہ تھا بادشاہ نے یہان قبر کی ایک نقل بنائی تھی تاکہ اسکے اوپر ہمیشہ نظر پڑنے سے دل کو موت کی یاد بھول

نہ ہوا کرے اور اسکے دیکھنے سے عدالت کے وقت کوئی کام بے انصافی کا
نہونے پاوسے سچ ہو کہ موت کو یاد رکھنے سے انسان بدی کی
طرف بہت کم مایل ہوگا

وقت

کیا قدرت ہی اللہ تعالی جل شانہ کی کہ اسوقت سے تمام چیز کا
اندازہ کیا جاتا ہی لیکن وقت کا اندازہ کسی چیز سے نہین کیا جاسکتا
وقت سے تمام باتون کا حال معلوم ہو جاتا ہی پر وقت کا حال کسی پر نہین
کھلتا نہ اسکی کسی نے آج تک ابتدا پائی اور نہ اسکی انتہا کسیکے خیال
مین آئی یہہ وقت خوشی کو بجلی کی طرح چمکاتا ہی اور غم کے پانو کو
سوسو من کا بھاری کر دیتا ہی ظاہر مین تو ہمارا یہہ کچھہ بھی نہین لیتا مگر
حقیقت مین یہہ سب کچھہ لے لیتا ہی یہان تک کہ یہہ ہمکو دنیا سے جدا
کر دیتا ہی یہہ امید کا پالنا ہی اور حوصلے کی قبر ہی عقل اسکے آگے
چلتی ہی اور قابو اسکے ساتھہ رہتا ہی افسوس اسکے پیچھے
ہوتا ہی جسنے اسکو دوست بنایا وہ سب دشمنون سے نڈر ہو گیا
اور جسنے اسکو اپنا دشمن بنایا وہ دوستون سے بھی ناامید رہا +

خاکساري

جو لوگ کہ بزرگي اور عقل رکھتے ہين وہ خاکساري سے اپنے کو
سدا کم عقل جانتے رہتے ہين چنانچہ ابو یوسف جو کہ خلیفہ ہادي کے وقت
مين بغداد کا قاضي تھا اور اُس زمانے کے داناؤن اور فاضلون مين
سب کا سرتاج تھا اپنے کو سب سے زیادہ ناواقف اور کم عقل سمجھتا تھا
اکثر خفیف اور آسان مقدمون کے فیصل کرنے مين اُسکے دل مين یہہ
شبہہ پڑ جاتا کہ کہین مینے اِس معاملے مين کچھ بے انصافي تو نہ کي ہو ایک
روز ایک مقدمے کي تحقیقات بالکل ہو چکي تھي لیکن اُسنے اہل معاملہ سے
یہي کہا کہ بھائي اِس مقدمے کا فیصل کرنا میري عقل کا کام نہین ہے یہہ
سنکے مدعي جھنجھلا کر بول اُٹھا کہ قاضي صاحب اگر آپ کو اتنا بھي سلیقہ
نہین ہے تو بادشاہ آپ کو اسقدر تنخواہ کیا بیوقوفي کے واسطے دیتا ہے قاضي
نے نہایت ملایمت کے ساتھہ جواب دیا کہ بھائي مجکو بادشاہ
جو اتني تنخواہ دیتا ہے وہ اُس تھوڑي سي لیاقت کے لیئے
ہے جو مین رکھتا ہون اور اگر بادشاہ میري بیوقوفیون
کے واسطے روپیئے دینے لگے تو شاید اُس کا

بالکل خسارہ بھی ایک مہینے میں کافی نہیں ہوگا ٭

ہیرے کی قیمت

سب لوگ جانتے ہین کہ ہیرے کی قیمت کا دریافت کرنا کسقدر مشکل کام ہی بلکہ سواے جوہری کے دوسرا شخص کوئی شاذ و نادر ہوگا کہ جو اسمین دخل رکھتا ہو اسواسطے اب ہم بہت آسان ترکیب اُسکی ایک انگریزی کتاب سے ترجمہ کر کے لکھتے ہین جس رنگ ڈھنگ کے ہیرے کی قیمت معلوم کرنا درکار ہو اُسکے واسطے پہلے اس بات کو دریافت کرنا چاہیئے کہ اسی تراش خراش اور اسی پانی کا ہیرا ایک رتی بھر کا قیمت کیا رکھتا ہی تب ایک رتی کا دام معلوم کر کے جے رتیون کا ہیرا ہو ان رتیون کے عدد کے مال کو اُس ایک رتی کی قیمت مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو اُس ہیرے کی قیمت سمجھ لینا چاہیئے فقط اور جو عدد کہ اُسی عدد مین ضرب دیا جاتا ہی اُسکے حاصل ضرب کو مال کہتے ہین پس جیسے اگر کسی بے عیب چورتیا ہیرے کے کنول کی قیمت درکار ہی تو پہلے یہہ دریافت کیا کہ ایک رتیا بے عیب کنول کا دام کیا ہی اُسکا دام سو روپیہ نکلا تو اُس چار کے مال کو یعنے ۱۶ کو

سو مین ضرب دیا ۱۶۰۰ ہو گیا پس یہی سولہ سو روپیہ اُس چورتیا کنول کا دام ٹھہرا

تجربہ

اکثر ایسا بھی اتفاق ہو جایا کرتا ہی کہ انسان بیٹھے ہی بیٹھے دیوانہ اور پاگل ہو جاتا ہی اور بعضے وقت ایسا بھی دیکھنے مین آیا ہی کہ مکان مین بسبب دربان کے حاضر نہ رہنے کے پاگل آدمی گھر کے اندر گھس آتا ہی پس چاہیئے کہ اُسوقت گھبرا کر کسی کام مین جلدی نہ کرے نہین تو پاگل کے ہاتھ سے مارا جاویگا بلکہ لازم ہی کہ اُسوقت جب تک لوگ مدد کے لیئے نہ آجاوین تب تک اُس پاگل کو ہنسی ٹھٹھے مین بہلا رکھے چنانچہ ایک روز کا تذکرہ ہی کہ ایک عورت اپنے گھر مین اکیلی بیٹھی تھی ایک پاگل ہاتھ مین چھرا لیئے ہوئے اندر چلا آیا اور اُس عورت سے کہنے لگا کہ تیرا سر کاٹنے کو میرا دل چاہتا ہی وہ عورت وہان اکیلی تھی اگر ذرہ بھی گھبراتی تو اُسیوقت ماری جاتی اُس سلیقہ مند نے اُس پاگل سے یہہ بات کہی کہ بہت اچھا میرا دل بھی سر کٹوانے کو چاہتا ہی لیکن اِس جگہہ لہو گرنے سے بچھونا خراب ہو جاویگا اسیلئے مین یہان بچھانے کے واسطے کچھ لینے جاتی ہون

پہیہ پھر وہ ایک کوٹھری مین چلی گئی اور اندر سے دروازہ بند کرلیا اُس
عرصے مین لوگ بھی آ گئے اور اُس پاگل کو پکڑ لیگئے غرض اِس حکمت
سے اُس عورت کی جان بچی پس انسان کو چاہئیے کہ اپنے مکان
کے ہر ایک دروازے مین کُنڈی زنجیر رکھے اور سونے کے وقت سارے
گھر کو اچھی طرح دیکھہ بھال کر بند کر دیوے +

لڑکون کا سبق

لڑکون کو تھوڑا تھوڑا پڑھانا چاہئیے یعنے جسقدر وہ یاد کر سکین اُتنا ہی
سکھاؤ مین افلاطون کا قول ہی کہ لڑکا مانند اُس بوتل کے ہی جس کا
منہہ تنگ ہوتا ہی کہ اگر اُس بوتل مین جلدی سے پانی بھرنا چاہو تو ذرہ
سا اُسکے اندر جاویگا اور بہت سا باہر گر کر خراب ہو جاویگا
اور اگر اُس بوتل مین آہستہ آہستہ پانی ڈالو تو آسانی
سے بھر جاویگا +

خیرات مانگنے کا سلیقہ

خیرات مانگنا بھی ایک فن ہی کوئی تو اِس ڈھنگ سے

مانگتا ہی کہ اُسسی دم اپنا مطلب حاصل کر لیتا ہی اور کوئی در بدر مانگنے سے بھی نہین پاتا ایک بزرگ مشکل کشا کسی درگاہ مین جہان بہت سے لوگ تنگدل جمع تھے ایک اچھے کام کے واسطے بطور چندے کے کچھہ روپیہ دینے کو نصیحت کر رہا تھا اور کوئی اُسکی نہین سنتا تھا آخر جب اُسنے دیکھا کہ یہہ سنگدل کسی طرح نہین پسیجتے اور ایک کوڑی بھی نہین دینا چاہتے تب اُسنے اپنی تقریر کی باگ کو اس طور سے موڑا کہ سنو بھائیو مین تم لوگون کے چہرے سے دیکھتا ہون کہ میری نصیحت تمھارے دل پر بڑا اثر کر گئی اور تمھاری آنکھون سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ سب لوگ اب روپیہ نکالنے کے واسطے اپنی جیب مین ہاتھہ ڈالنا چاہتے ہین لیکن یہہ بھی مین بخوبی جانتا ہون کہ تم مین سے بہت لوگ قرضدار ہین بلکہ بہتیرے تو روٹی کپڑے کو محتاج ہو رہے ہین اِس واسطے مین تم سے پُکار کر کہتا ہون کہ ایسے لوگ اِس کام کے لیئے ہرگز کچھہ خرچ نکرین بلکہ اُن لوگون سے ہم ایک پیسا بھی نہین چاہتے غرض اُسکا اتنا کہنا تھا کہ ایکبارگی چارون طرف سے روپئے برسنے لگے کیونکہ قرضدار اور روٹی کپڑے کو محتاج مشہور ہونا کسی نے اپنے اوپر گوارا نہین کیا+

خاصیت کا دستور

پہلے پہل جو چیز کہ ہم لوگون کے دل پر لڑکپن سے اثر کر جاتی ہی وہ یہہ ہی کہ اس جہان کے جتنے کام ہین سب اپنی اپنی خاصیت کے دستور کے موافق ظہور مین آتے ہین یعنے ایسی بات کبھی کوئی نہین ہوتی کہ جو خاصیت کے دستور سے باہر ہو کیونکہ جس چیز کی جو خاصیت ہی وہ اُسی طرح کی ہوگی چنانچہ دیکھو رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات جیسی سدا سے اُسکی خاصیت ہی اُسی طور سے ہوتا چلا جاتا ہی ایسا نہین ہو سکتا کہ دن ہی دن رہے اور رات نہو یا رات ہی رات رہا کرے اور دن نہونے پاوے اسی طرح رُت اور موسم اپنی خاصیت بموجب بدلتے رہتے ہین اور اسی طور سے پھل پھول اپنی خاصیت کے موافق اپنے وقت پر پھلا پھولا کرتے ہین آگ مین لکڑی ڈالنے سے جل ہی جاویگی بارود آگ پانی سے اُڑ ہی جاویگی غرض ہر ایک سبب سے ایک مقرر نتیجہ نکلیگا اور اسی معمولی خاصیت کو ہم لوگ خاصیت کا دستور کہتے ہین اور یہہ خاصیت کبھی بے دستور نہین ہوتی بلکہ

برابر ایک ہی دستور سے چلی جاتی ہی اور جس حالت مین کہ اس دنیا
مین جہان ہم لوگ بستے ہین سارے کام اِسی خاصیت سکے آئِت
دستور بموجب ظہور مین آتے ہین تو اُن خاصیتون کا معلوم کر لینا
ہمکو بہت ضرور اور لازم ہوا کیونکہ پہلے تو جو کام ہم لوگ کرین اُس مین
ہمکو یہہ بخوبی سمجھہ لینا چاہیئے کہ وہ کام اپنی خاصیت سکے دستور سکے
موافق ہوگا کیونکہ اُسکے برخلاف کرنے مین کوشش بے فائدہ ہوگی
اور محنت اکارت جاویگی اور دوسرے جو ہم خاصیت کا دستور
جانتے ہونگے تو اپنے کام اُسکے موافق اِس ڈھب سے کرینگے کہ
جسمین ہمکو دستور سے بھی کچھہ مدد ملے کیونکہ اُسکی مدد ملنے سے
ہر ایک کام بخوبی جلد آسانی سے ہو سکتا ہی اور برخلاف دستور
کے کرنے سے کوئی کام پورا اور درست نہین اُترتا چنانچہ اسکے
واسطے یہی مثال کافی ہی کہ خاصیت کے دستور بموجب پانی
اپنی سطح سے کبھی زیادہ اونچا نہین اُٹھتا پس نیچی زمین سے
پانی کو اونچے کی طرف چڑھانے کے لیئے کوئی نالہ یا نہر کھودنا محض
لاحاصل ہی اسی واسطے ہم لوگ اسکی خاصیت سکے دستور
سے واقف ہونے کے باعث کبھی نیچی زمین سے پانی کو اوپر کی طرف

لیجانے کے لیئے بہار اور نالہ کھودنے کا ارادہ نہین کرینگے اور
اس بات کے واسطے کہ خاصیت کا دستور جاننے سے ہم لوگون
کو کیسی مدد مل سکیگی یہہ ایک پختہ نظیر ہی کہ دکھن مین سری رنگ پتن
کے نزدیک پتھر کی کھان مین سنگتراش لوگ سہج سی ایک حکمت
جان لینے کے باعث بڑے بڑے بھاری پتھر پہاڑ سے جدا کر لیتے
ہین یعنے پہلے تو جتنا بڑا پتھر اُس پہاڑ سے کاٹنا منظور ہوتا ہی چھینی
سے اُسکا نشان ڈالتے ہین پھر اُسکو دو انچ گہرا کر لیتے ہین تب
اُس دراڑ کے اندر کوئلا بھر کر آگ لگا دیتے ہین اور جب نیچے
والا پتھر اچھی طرح سے گرم ہوجاتا ہی تو اُن کوئلون کی راکھ کو جھٹ
پٹ اُس پتھر کی دراڑ سے نکال کر اُس دراڑ کے اندر ٹھنڈا
پانی ڈال دیتے ہین پانی کے پڑتے ہی جہان تک اُس دراڑ
کا نشان رہتا ہی وہان تک وہ پتھر تڑق کر بالکل الگ ہوجاتا ہی
چنانچہ چھہ چھہ فٹ چوڑے اور اسّی اسّی فٹ لمبے پتھر اس
سہج ترکیب سے دم بھر مین کھان سے الگ کر لیتے ہین پس اگر
وہ سنگتراش اس جگہہ خاصیت کا دستور نہ جانتے ہوتے تو ایسے
ایسے پتھرون کو کھان سے کاٹ کر نکالنے مین مہینون بلکہ برسون

محنت کرنے پڑتے اسی طرح فرانسیس کے ملک مین چکیون کے
پاٹ بنانے کے لیئے پتھر کا ایک بڑا بیلن سا جیسے یہان سڑک برابر
کرنے کو رول بناتے ہین تیار کر لیتے ہین اور پھر اُسمین سے جتنے
چکی کے پاٹ نکالنے منظور ہوتے ہین اُتنے ہی چھید اُسمین برابر برابر
ایک خوبصورتی سے کر کے اُن چھیدون مین سوکھی لکڑی کی میخین ٹھونک
دیتے ہین اور پھر اُسکو پانی سے تر کرتے ہین یا سیل کی جگہہ مین
رکھ دیتے ہین جسوقت پانی کے اثر سے لکڑی کی میخین پھول جاتی
ہین اُسی دم خود بخود چکی کے پاٹ جدا ہو جاتے ہین الغرض سوا
اِن فایدون کے خاصیت کا دستور معلوم کرنے سے یہہ بھی ایک بڑا
فایدہ ہی کہ آدمی کتنی طرح کی آفتون سے بچ رہتا ہی چنانچہ دیکھو ولایت
مین جو لوگ سوئی بناتے ہین دریافت ہوا کہ اُن سوئیون کی نوک درست
کرنے مین جو فولاد کے بہت باریک ریزے ہوا مین اُڑتے
ہین دم کے ساتھہ اُن لوگون کے پیٹ مین جا کر پھیپھڑون کے اندر
جمتے جمتے کچھہ دنون مین اسقدر جم جاتے تھے کہ پھر وہ لوگ
دمے کے عارضے مین مر ہی جاتے تھے تحقیق ہوا کہ اس پیشے کے آدمی تیس
چالیس برس کو ئی نہین جیتا لوگون نے اس بلا سے بچنے کے لیئے منہین کپڑون

کی نقابین منہہ پر ڈال کر اس کام کو کرنا شروع کیا لیکن فولاد کے ریزے
ایسے باریک تھے کہ وہ اُس سے نہین رُک سکے اور اِس پیشے والون
کے پھیپھڑون مین جانے سے باز نرہے تب ایک عقلمند خاصیت کا دستور
جاننے والے نے اس پیشے والون کی جان بچانے کے واسطے
ایک نقاب چمبک لوہے کی ایسی جالدار بنائی کہ اسکے چہرے پر
رکھنے سے جتنے لوہے کے ریزے اُڑتے ہین سب کے سب اُسی
نقاب مین چمٹ جاتے ہین منہہ کے اندر نہین جانے پاتے پس
دیکھو ایک چُمبک کی خاصیت جان لینے سے کتنے آدمیون کی جان بچ
گئی القصہ خاصیت کا دستور معلوم کرنے سے جو جو فایدے کہ ہم
لوگون کو حاصل ہوتے ہین وہ اگر تھوڑے سے بھی اس مقام پر لکھے
جاوین تو یہہ کتاب ایک دفتر ہو جاوے دنیا مین ایسا کوئی کام ہی
نہین ہی کہ جو بغیر خاصیت کا دستور جانے پورا ہو سکے اسلیئے
انسان پر واجب اور فرض ہوا کہ علم حاصل کر کے خاصیت کے دستور
سے آگاہی اور واقفیت رکھے تاکہ وقت پر کسی کام سے عاجز نرہجاوے
چنانچہ اب ہم اس مقام پر کچھہ اور بھی مثالین اس طور کی لکھتے ہین کہ جس
سے بخوبی ثابت ہو جاوے کہ علم و ہنر ہی آدمی کا زور ہی اور

ہر ایک چیز کی خاصیت جاننے سے ہم لوگ سب آفت کا علاج اور اپنی ساری تکلیف کو دور کر سکتے ہین دیکھو اسی بات کے دریافت ہونے سے کہ بجلی ہمیشہ نکیلی اور اونچی چیزون پر جیسے کہ درخت اور پہاڑ ہوتے ہین گرا کرتی ہی ایک صاحب حکمت نے وہ بڑے کام کی چیز جو حویلیون پر بجلی کو گرنے نہین دیتی ایجاد کر لی یعنی حویلی کے کسی کونے پر جو کہ سب سے اونچا ہو لوہے کی ایک زنجیر یا گز اس طور سے لگا دین کہ جسمین کچھہ دور تک وہ زمین کے اندر چلا جاوے اور اگر جہاز پر لگانا منظور ہو تو اُس زنجیر کے نیچے والے سرے کو جہاز کی بغل سے پانی مین چھوڑ دین اس حکمت کے عمل مین لانے سے پھر حویلی اور جہازون کو بجلی کا کچھہ خوف باقی نہین رہتا کیونکہ اُس لوہے کے زور سے بجلی کھنچ کر زمین اور پانی کے اندر چلی جاتی ہی دیکھو کیسی ایک ذرہ سی بات معلوم کر لینے سے ہزارون آدمی کی جان بچ گئی اسی طرح ولایت مین ایک روز ایک صابون گر نے کچھہ یہ تجویز کیا کہ صابون بنانے کے وقت جو کچھہ میل تانبے کے برتن مین جسکے اندر صابون پکتا ہی جم کر نیچے لگ رہتی ہی وہ میل اُس برتن کو اسطرح کھا جاتی ہی کہ جیسے لوہے کو مورچا

اور تیزاب کھایا جاتا ہی غرض وہ صابون گر بہت حیران ہوا اور جب حال
دریافت کرنے کے واسطے یہہ ماجرا ڈاکٹر سے بیان کیا تو اُسنے
اُس صابون کے میل کو حکمت کی رو سے تفریق کر کے یہہ بھید
پایا کہ صابون کے درمیان جو سمندر کی پتیان اور گھاس وغیرہ کی
راکھہ پڑتی ہی اُسی راکھہ مین ایک چیز کھار کی قسم سے نیلے رنگ
کی ایسی ہوتی ہی کہ جو تانبے وغیرہ دھاتون کو کھا جاتی ہی نام اِس چیز کا
آیوڈِن ہی یونانی زبان مین نیلے رنگ کو آیوڈِن کہتے ہین الغرض اُس
ڈاکٹر نے اِس بھید کی اصل حقیقت پانے کے لیئے سمندر کی پتیان
گھاس اسپنج اور کائی بھی حکمت کے رو سے تفریق کر کے
دیکھی تو سب مین آیوڈِن پایا اُس ڈاکٹر نے پہلے سے یہہ بات
سُن رکھی تھی کہ سمندر کی پتیان اور اسپنج کی راکھہ گھینگھے کی بیماری
دور کرنے کے واسطے بہت فائدہ مند ہین اسلیئے اب اُسنے آیوڈِن
کو اُسی آزار پر آزمایا تو ثابت ہوا کہ بہ نسبت سمندر کی پتی گھاس اور کائی
کی راکھہ کے آیوڈِن سے گھینگھا بہت جلد دور ہو سکتا ہی جو
کوئی چاہے دوا کے طور پر اُسکو کھاوے خواہ اُسکو مرہم کی طرح
لگاوے بیشک آیوڈِن گھینگھا دور کرنے کے حق مین گویا اکسیر ہی

پس غور کا مقام ہی کہ کیسی ذرہ سی بات یعنے صابون کے میل کی
خاصیت معلوم کرنے سے کیسے بڑے مرض کی دوا مل گئی یہہ بیماری
اکثر دیکھنے مین آیا کرتی ہی الغرض جس شخص کی اِس کتاب پر نظر
پڑے اُسکو مناسب ہی کہ گھینگھے والے کو آیوڈن کے فائدے سے
آگاہ کر دے بہتیرے آدمی اس دوا کی بدولت بھلے چنگے تندرست
ہو گئے اسکا مرہم لگانے کی ترکیب یہہ ہی کہ پندرہ رتی آیوڈِن اور بیس
رتی ہائیڈرو پٹاشش ان دونون چیزکو چھٹانک بھر سادے مرہم
مین جو کہ خالی موم اور میٹھے تیل کا بنایا جاتا ہی ملا کر رکھہ چھوڑین تھوڑا تھوڑا
سا اُسمین سے ہر روز گھینگھے پر مالش کر کے اُسکو بانات یا دوسرے
گرم کپڑے سے باندھہ دیوین اگر گھینگھا تھوڑے روز کا اور بادی
ہوگا تو یقین ہی کہ وہ پندرہ روز مین بالکل دور ہو جاویگا اگر زیادہ
روز کا ہوگا تب بھی ضرور کچھہ دنون کے لگانے مین مٹ جاویگا
القصہ انسان کو جسقدر علم ہوتا ہی اُسیقدر وہ ہر شے کی خاصیت
معلوم کرسکتا ہی اور جس قدر وہ خاصیت کا دستور جانیگا
اُتنے ہی کام اُسکے مطلب اور آرام کے آسانی سے بر آوینگے
اِسیواسطے یہہ قول سچ کہہ گئے ہین کہ آدمی کا زور علم ہی +

چالاکی و جلدبازی اور تامل و کاہلی کا فرق

جس قدر تامل و بردباری پسندیدہ ہی اسیقدر کاہلی وسستی نکوہیدہ ہی اور جتنی چالاکی وچستی بہتر ہی اتنی ہی جلدی و شتاب کاری بدتر ہی لیکن بہتیرون کو فرق اسکا کم معلوم ہی بعضے تو تامل کے بہانے سے ایسے کاہل ہوجاتے ہین کہ پھر اُنسے کچھہ کام نہین نکلتا اور بعضے چالاکی کے نام سے ایسی شتاب کاری کربیٹھتے ہین کہ انجام کو اسکا اہتمام نہین چلتا پس انسان کو واجب ہی کہ ان الفاظ کے معنے ضرور سمجھہ رکھے شتاب کاری یعنی جلد بازی اسکو کہتے ہین کہ جس کام کا انجام سواے تمام روز کے ممکن نہو اُسکو گھڑی ہی بھر مین تمام کرنا چاہنا چالاکی اسکو کہتے ہین کہ جو کام گھڑی بھر سے کم مین نہین ہوسکتا اُسکو سوا گھڑی مین نکرین بلکہ ایک ہی گھڑی مین کرڈالنا چاہیے اسیطور سے تامل اسکو کہتے ہین کہ جو کام دن بھر مین تمام ہونے والا ہی اُسے دن ہی بھر مین ہونے دیوین

اضطراب کرکے خراب نکرین اور سستی یعنے کاہلی اسکا نام ہی کہ جس کام کی درستی جستی سے ایک روز مین ہوسکے اُسے کئی روز مین پورا کرنا ہمارے نزدیک جلدبازی بہ نسبت کاہلی کے زیادہ خراب اور مضر ہی مصرعہ اوستاد سے بھی اسکی اسناد ہی مصرعہ کہ تعجیل کار شیاطین بود + کاہل آدمی کو اسی قدر تاسف ہوتا ہی کہ ہمنے یہہ کام نہ کیا لیکن جلدباز کو نہایت ندامت ہوتی ہی کہ ہاے ہمنے ایسا کام کیون کیا خلاصہ کلام یہہ ہی کہ جسکو خدا تعالی نے تامل اور چالاکی دونون عطا کی ہی اُسکی ذات مستحق ثنا کی ہی اور ہر ایک ہوشیار کو ان صفتون کی ہوسنا کی ہی +

نکتہ

گناہ کرنا اور اُسکے ساتھہ خوشی اور راحت کا چاہنا ایسا ناممکن ہی جیسے درد کی حالت اور شدت مین آرام طلب کرنا +

نکتہ

سقراط حکیم سے کسی نے پوچھا کہ انسان کو جھوٹھہ بولنے

سے حاصل کیا ہوتا ہی اُسنے جواب دیا کہ حاصل یہہ ہوتا ہی کہ اگر سچ بھی بولے تو اُسکی بات جھوٹھی ثابت ہوتی ہی +

نصیحت

آدمی اگر دوسرے کا گناہ معاف نکرے تو وہ خدا سے بھی اپنے گناہ معاف ہونے کی امید نہ رکھے سچ ہی کہ جو شخص دوسرے کا قصور معاف نہین کرتا وہ گویا اُس پل کو توڑتا ہی جسپر سے اُسکو آپ جانا ہی کیونکہ ایسا اس دنیا مین کوئی نہین کہ جسکو کبھی کسی سے عفو چاہنے کی حاجت اور ضرورت نہ پڑے

فرصت کا نہونا

جسکو نیک کام کرنے کی فرصت نہین ملتی اُسکو بیمار ہونے کی ضرور فرصت ملیگی اگر اچھے کام کی مہلت نہین ہی تو مرنے کی بیشک مہلت ملیگی جو کہ اب اپنے گناہون پر پچھتانے کی فرصت نہین پاتا وہ قیامت تک پچھتاتا رہیگا +

شیشہ جوڑنے کی ترکیب

تھوڑا سا الیسن گلاس جسکو مچھلی سریش کہتے ہین اسپیرٹ آدہ وین یعنے عرق شراب مین گلادین یہہ دونون چیزین انگریزی سوداگرون کی دوکان مین ملتی ہین اور قدرے پانی ملاکر دھیمی آنچ پر آہستہ آہستہ گرم کرین جب وہ گل کر خوب مل جاوے تو سریش کی طرح اُس سے ٹوٹتے ہوئے شیشے کی جو چیز چاہین جوڑ لین خوبی اسمین یہہ ہی کہ جوڑ معلوم نہین پڑتا بلکہ یہہ مسالا بھی مثل شیشے کے چمکنے لگتا ہی اور مضبوط بھی ایسا ہوتا ہی کہ دوسری جگہہ سے اگر ٹوٹے تو ٹوٹے لیکن وہ جوڑ کبھی نہین اُکھڑیگا +

نصیحت

ایسی عمر گذشتہ کو یاد کرنا جو کہ ہرگز بے فائدہ نہین گئی دم واپسین مین موجب راحت ہوتا ہی سستی اور کاہلی مثل بحر لوط ہی کہ جسمین ساری نیکیان نیست نابود ہوجاتی ہین فی الحقیقت کاہل آدمی زندہ درگور ہی بلکہ وہ آپ ہی گویا اپنی قبر بن جاتا ہی +

بڑی بات راحت اور خوشی کی یہی ہی کہ ہمیشہ کوئی کام البیادہ بطریہ
جسکو دل اور ایمان دونون قبول کرین اور اُسکے پورا کرنے مین
کوشش کرتا رہے جسکا دل کسی کام کی بات مین پھلسا رہتا ہی
اُسکو کبھی پشیمان نہین ہونا پڑتا +

بدی کو ترک کرنا گویا آدھا کام کرنا ہی پورا تبھی ہوگا کہ جب
کچھ نیکی بھی کرین جس حالت مین کہ ہم کسی شخص کا درد دور کر سکتے
ہین اور اُسکو دور نکرکے صرف رحم اور ترس کھاکر خاموش ہو رہین
تو یہہ انسانیت نہین ہی +

پانی مین لوہا اور پتھر کبھی تیرتا ہی

یہہ بات بخوبی ثابت ہی کہ ہوا زمین کے نزدیک ثقیل و کثیف
ہی اور جون جون اوپر جاسے خفیف اور لطیف ہوتی جاتی ہی چنانچہ اسی
باعث چڑیان آسمان پر بہت اونچی نہین جا سکتین اور آدمی برف
کے نہایت بلند پہارون پر چڑھکر اچھی طرح سانس نہین لے سکتے
غرض جسطرح پر اُون کے ڈھیر مین بہ نسبت اوپر کے نیچے کے اُون
زیادہ دبے رہتے ہین کیونکہ اوپر کے اُون کا نیچے کے اُون پر بوجھ پڑتا ہی

اسیطرح نیچے کی ہوا بھی اوپر کی ہوا کے بوجھ سے دبی رہتی ہی اور جسطرح پر ہوا اوپر خفیف اور لطیف اور نیچے ثقیل اور کثیف ہوتی ہی + اُسیطرح سے پانی اوپر ہلکا اور پتلا اور نیچے بھاری اور گاڑھا ہوتا ہی چنانچہ جب انگریز لوگ سمندر مین تھاہ لینے لگے واسطے رسی مین بوتل باندھکر ڈالتے ہین تو تھوڑی دور تک تو سیدھی جاتی ہی مگر پھر پانی مین بہنے لگتی ہی اور اسی اندازے سے کلین صاحب نے حساب کیا ہی کہ ۱۸۷۷ گز تلے نیچے پتھر تیرتا رہیگا اور ۷۷۷۷۷ گز کے نیچے سمندر مین لوہا تیریگا ہمارے ملک کے پنڈت لوگ جو آگے یہہ بات جانتے تو پانی مین پتھر کا تیرنا ناممکن کیون مانتے +

باعث پہاڑ پر سردی کا اور میدان مین گرمی کا

اکثر آدمیون کے دل مین اس بات کا بڑا شبہہ رہتا ہی کہ پہاڑ جو اونچا ہی پس بہ نسبت میدان کے وہ سورج سے زیادہ نزدیک ہووےگا اسلیئے اُسپر میدان سے زیادہ گرمی ہونی چاہیئے سردی کیون ہوتی ہی بیچارے سادہ لوح یہہ نہین جانتے کہ سورج تو زمین سے پونے دو

کرور کوس دور ہی بھلا پانچ سات کوس کے نزدیک ہونے سے اُسکی گرمی مین کیا تفاوت اور فرق پڑیگا جس ترازو کے پلّے پر دس بیس من بوجھ رکھا ہوا اُسپر کیا چیونٹی کے چڑھنے سے کانٹا جھک جاویگا +

میدان کی بہ نسبت جو پہاڑون پر اسقدر زیادہ سردی ہوتی ہی اُسکا سبب یہہ ہی کہ میدانین تو دوہری گرمی پڑتی ہی ایک تو سورج کی گرمی اور دوسرے زمین کی گرمی جیسے ایک توا چولھے پر لال کرکے اور پھر چولھے سے دو گز کے تفاوت پر اُسے رکھکر کوئی آدمی اپنا ہاتھ چولھے اندر توے کے بیچ مین اسطرح پر لیجاوے کہ چولھا تو ایک گز پندرہ گرہ کے تفاوت پر رہے اور وہ توا ایک ہی گرہ کے تفاوت پر اور پھر کچھہ دیر کے بعد وہ آدمی گرہ دو گرہ اپنے ہاتھ کو توے سے چولھے کی طرف ہٹا دے تو یقین ہی کہ بہ نسبت پہلے کے اب اُسکے ہاتھ کو گرمی کم معلوم ہوویگی کیونکہ چولھے سے ایک گز پندرہ گرہ مین ایک گرہ گھٹ جانے سے چولھے کی گرمی کچھہ اتنی نہین بڑھیگی کہ جتنی توے کا تفاوت ایک گرہ کی عوض دو گرہ ہو جانے سے توے کی گرمی گھٹ جاویگی میدانین جب زمین سورج کی طپش سے تپ جاتی ہی تو تمام ہوا بھی اُسمین لگکر گرم ہو جاتی ہی اور پھر ہوا کے گرم ہونے سے سب چیزین گرمی پکڑ جاتی ہی بلکہ اونچے پہاڑون سے جب کبھی

سے نیچے میدان کی طرف دیکھئے تو معلوم ہوتا ہی کہ وہان کی تمام زمین گرد غبار اور اندھیرے سے چھپ رہی ہی پس جتنے اونچے تک اُس مین یہ وہ اندھیرا چھایا ہوا دکھلائی دیتا ہی وہان تک آسمان کی ہوا زمین سے کے گرم بخارات اور گرد سے ملکر نہایت غلیظ اور کثیف اور گرم رہتی ہی اور جو لوگ کہ پہاڑ کی چوٹیون پر بستے ہین اُنکو سدا آسمان کی صاف اور ٹھنڈی ہوا دم لینے کے واسطے ملتی رہتی ہی کیونکہ اُتنی دور تک اونچے زمین کے گرم بخارات نہین پہنچتے غرض جتنا زیادہ اونچا پہاڑ ہوتا ہی اُتنی ہی سردی بھی زیادہ ہوتی ہی بہت اونچے پہاڑون پر اسقدر سردی ہوتی ہی کہ وے بارہون مہینے برف سے ڈھکے رہتے ہین +

دھوئین کا ہتھوڑا

کسی انگریزی کتاب مین دیکھا گیا کہ ولایت مین ایک شخص نے ایک بہت بڑا ہتھوڑا بنایا ہی اور وہ ہتھوڑا دھوئین کی کل کے زور سے کام کرتا ہی اُسکی چوٹ کا زور سوا سو من کے برابر رہتا ہی جسوقت کہ وہ نہائی پر گرتا ہی تو اُسکی دھمک سے اُس احاطے کی بالکل زمین تھرا اُٹھتی ہی کیا ہی سخت لوہا اُسکے نیچے آکر رسے موم کی مانند اُسکا

حال ہو جاتا ہی جسقدر لوہا کہ آدمی بیس سون مین طیار کرے اُس ہتھوڑے
کے نیچے ایک دن مین درست ہو جاتا ہی جو لوہے کے چھوٹے چھوٹے
ٹکڑے کہ کسی کام کے نہین ہوتے اور ولایت مین دو روپئے من بکتے
ہین وہی آگ مین گرم ہو کر اُس ہتھوڑے کے نیچے آنے سے چار روپئے
من اور پانچ روپئے من کے ہو جاتے ہین

سبب ہندوستانی سردارون کے بے علم ہونے کا۔

کیا سبب ہی کہ ہمارے ہندوستان کے سردار لوگ علم تحصیل کرنیکی
طرف اپنا دل نہین دیتے صرف سیر و شکار اور ناچ تماشے مین اپنی اوقات
کو ضایع کرتے ہین کئی آدمی یہہ بات کہتے ہین کہ رئیس لوگ اپنے لڑکونکو
اسلیئے نہین لکھاتے پڑھاتے کہ اگر لڑکا پڑھ لکھکر ہوشیار ہو جا ئیگا
تو اپنے باپ سے ریاست چھین لینے کا ارادہ کریگا ہماری دانست مین
یہہ سمجھ اُن لوگون کی اُلٹی ہی کیونکہ اگر رئیسون کے لڑکے اچھی طرح
سے علم حاصل کرینگے تو وہ پھر اپنے باپ کے حکم سے کیون کبھی منحرف
ہو وینگے جو لوگ کہ اب اس زمانے مین اپنے باپ کو تکلیف دیتے ہین

اور اُنکا حکم نہین مانتے سبب اُسکا یہی ہی کہ وہ لوگ سب بے علم ہین اپنے
باپ کے حق سے واقف نہین ہین آگے ہمارے ہندوستان مین جب
کہ لوگ اچھی طرح پڑھتے لکھتے تھے کبھی اپنے باپ کا حکم عدول نہین کرتے
تھے دیکھو راجا رام چندر نے اپنے باپ کے حکم سے چودہ برس بن مین
باس کیا کیا اُنکو دشرتھ سے راج چھین لینے کی طاقت نہ تھی کوئی آدمی یہہ بات
کہتا ہی کہ رئیس لوگ اپنے لڑکون کو پڑھانا لکھانا موجب حقارت کا سمجھتے ہین
ہم اُس سے یہہ پوچھتے ہین کہ آگے کے بڑے بڑے راجا کیا بیوقوف
تھے جو اُنھون نے اپنے لڑکون کو اسقدر پڑھایا تھا کہ جنھون نے بکرم
اور بھوج کا سا نام حاصل کیا کوئی آدمی یہہ بات کہتا ہی کہ رئیس لوگ پڑھتے
تو ہین مگر انگریزی نہین پڑھتے بھلا ہم اُنسے پوچھتے ہین کہ وہ لوگ کیا پڑھتے
ہین کوئی تو وشنو سہسر نام کا پاٹ کرتا ہی کوئی ایک دو ادھیاے گیتا کی
پڑھتا ہی کوئی دو چار شلوک امر کوش کے جانتا ہی کوئی ایک دو ستوتر
کسی دیوتا کے کنٹھ کرتا ہی کیا اسی کا نام پڑھنا ہی بہتیرے ابتک
انمین سے یہہ بھی نہین جانتے کہ سرکار کمپنی مرد ہی یا عورت پھر انکو
یہہ تو کیا معلوم ہوویگا کہ پارلامنٹ کیا چیز ہی کورٹ آو ڈیرکٹرس کسے
کہتے ہین سرکار کمپنی کو کیا اختیار ہی بورڈ او کانٹرول کے کیا معنے ہین

کس طرح برباد اور کس سبب سے ہندو راجا اور مسلمان بادشاہونکی سلطنتین
غارت ہوگئین کس بات سے انگریز لوگ اتنا جلد اسقدر بڑھ گئے بھلا جب تک
کہ رئیس لوگ اپنے بادشاہ کی زبان نہ سیکھینگے اور اپنے حاکم وقت کے
آئین قانون اور چال طریقے سے واقف نہووینگے کس طرح پر خاطر خواہ اُس
حاکم سے اپنی مطلب بر آری کر سکینگے آخر کار یہی ہوتا ہے کہ یہہ لوگ اپنی نادانی
سے آپ اپنا کام خراب کرتے ہین اور پھر ناحق حاکم کو الزام دیتے
ہین مسلمانون کے وقت مین راجا لوگ فارسی پڑھتے تھے اب
انگریزون کے وقت مین انکو انگریزی پڑھنا چاہیئے لیکن ہمارے اس
بات کے لکھنے سے کوئی شخص یہہ نہ خیال کرے کہ ہم رئیسون کو ہندی چھوڑکر
انگریزی پڑھنے کی صلاح دیتے ہین بلکہ ہمارا یہہ مطلب ہے وہ لوگ ہندی
ضرور ہی پڑھین لیکن انگریزی کا شغل بھی دل سے کرین دیکھو ہمارے
بادشاہ انگریز لوگ اپنی زبان انگریزی بھی جانتے ہین اور پھر ہملوگونکی
زبان ہندی بھی سیکھہ لیتے ہین تو ہملوگ اپنی ہندی زبان اور بادشاہ
کی انگریزی زبان دونون کیون نہ سیکھین کوئی آدمی یہہ بات کہتا ہے
کہ رئیس لوگ پڑھانے والے کی تنخواہ کا خرچ نہین دے سکتے لیکن یہہ
بھی عذر کچھہ معقول نہین ہے کیونکہ جس شخص کو لاکھہ پچاس ہزار بلکہ دس بیس

ہزار روپیے سال کی بھی آمدنی ہو اُسکو سو پچاس روپیہ ماہواری خرچ
کرنا کچھہ مشکل نہین ہی جو لوگ کہ ایک لڑکے کی شادی مین ایک لاکھہ
روپیہ اُٹھا دیتے ہین اور ہزارون روپیے ناچ تماشے راگ رنگ
سیر و شکار نت بھانت جوتشی اور سیکڑون طرح کی واہیات مین خرچ
کرتے ہین وہ کیا سو پچاس روپیہ اپنے لڑکون کے پڑھانے لکھانے مین
خرچ نہین کرسکتے ہین کوئی آدمی یہہ بات کہتا ہی کہ ان رئیسون کے باپ
دادا پڑھے لکھے نہین تھے اسی سبب سے یہہ لوگ بھی نہین لکھاتے
پڑھاتے سو یہہ بھی اُس کہنے والے کی بھول ہی دیکھو جب کہ ہندوستان
کے دن اچھے تھے تو انھین رئیسون کے آبا و اجداد منو اور اکشوا کو راجا
سے لیکر وکرماجیت اور بھوج تک کیسے کیسے لکھے پڑھے راجا ہو گئے ہین
لیکن جب سے کہ ان رئیسون کے باپ دادون نے پڑھنا لکھنا چھوڑ دیا تبھی سے
ہندوستان کے بُرے دن آ گئے غرض رئیسون کے پڑھنے لکھنے کا
ان سببون مین سے کوئی بھی سبب کافی نہین ہی حقیقت مین اسکا اصل
سبب یہہ ہی کہ ان رئیسون کے بھائی بند اور کاردار اور مختار اور وزیر
اور دیوان اور اہلکار اور جوتشی وغیرہ لوگ ہرگز نہین چاہتے کہ کسی طرح
یہ رئیس لوگ کچھہ پڑھنا سیکھین اور ذرا بھی عقل اور ہوش پکڑین

کیونکہ اگر رئیس کو پڑھنا لکھنا آجاویگا اور کچھ تھوڑی بہت عقل سیکھہ
جاویگا تو پھر وہ اسنکے تابو مین کیون رہیگا پھر ان کارداروں کی تو بات
کہان پڑیگی پھر یہہ لوٹ سکے مال انکو کدھر سے ہاتھہ لگینگے پھر انکے ظلم
کا نقارہ کیونکر بجیگا پھر انکی زیادتی کا نشان کسطرح کھڑا ہوگا اگر کبھی
کوئی رئیس کسی کے کہنے سننے سے یا صلاح دینے سے اپنے دربار
مین حکم دیتا ہی کہ لڑکے سکے پڑھانے لکھانے کے واسطے ایک آدمی مقرر
کرنا چاہئیے تو اُنکے بھائی بند عرض کرتے ہین مہاراج ابھی تو راج کمار
بہت چھوٹا ہی یہہ تو اُسکے کھیلنے کھانے کے دن ہین مختار کار عرض
کرتا ہی مہاراج ابھی کچھہ خرچ بڑھانا مناسب نہین ہی ان دنون روپیہ
خزانہ مین بہت تھوڑا ہی کوئی بڈھا کاردار عرض کرتا ہی آسگے کیا
کچھہ بڑے مہاراج نے بھی پڑھا تھا کوئی دوسرا خیر خواہ عرض
کرتا ہی مہاراج آپ ہی لوگ پڑھنے لکھنے کی تکلیف اُٹھائیگا تو پھر
ہملوگ کس کام مین آوینگے جوتشی جی عرض کرتے ہین مہاراج ابھی
اس سال اس لڑکے سکے راس پر چوتھا چندرما پڑا ہی اور شنیہ
اُسکے سر پر کچھہ کھید رہیگا رئیس صاحب حکم دیتے ہین کہ جلد
جوتشی جی کو سو روپیہ اُستہان کے واسطے حوالہ کرو جوتشی جی تو

روپئے لیکر اپنے گھر مین چین سے مزے اوڑانے لگے مگر اُس بیچارے لڑکے کا پڑھنا لکھنا ہتی مین ملا*

محنت

دیکھو یہہ ہوا کا پتلا محنت کے زور سے اس دنیا مین کیا کیا کام کرسکتا ہی اپنا پیٹ تو ہر ایک آدمی بھرنا جانتا ہی مگر جو لوگ کہ محنت کرتے ہین وہ اورون کا بھی پیٹ بھرتے ہین بعضی بات آدمی کو جانورون سے سیکھنی چاہیے دیکھو شہد کی مکھی کسطرح پہر دن بھر گھوما کرتی ہی اور شہد کے بنانے مین محنت کرتی ہی اگر وہ اتنی محنت نکرتی تو اس دنیا مین شہد ایسی اچھی چیز کا ہیکو کبھی کسی کے کھانے مین آتی لیکن ہمارے ہندوستان کے آدمی تو اب مکھی سے بھی بدتر ہو گئے ہین آپ تو کچھہ بھی نہین کرتے صرف پردیسی آدمیون کی محنت پر جیتے ہین اگر کسی امیر کے گھر مین جاکر غور سے ملاحظہ کرو تو وہان جتنی چیزین دکھلائی دیوینگی بالکل دوسرے ملک کی بنی ہونگی کپڑے اُسکے بدن کے بالکل ولایتی فرش مکان کا ولایتی تصویرین سب ولایتی جھاڑ فانوس ولایتی کوچ کرسی ولایتی گھڑی قلمدان چاقو قینچی دوات

صندوق الماری تلوار بندوق پستول کھلونے غرض جتنی چیزین وہان
ہو گی سب ولایتی بہت سے امیر ہماری اس بات سے اپنے دل
مین خوش ہوینگے اور کہینگے یہہ تو بہت خوب ہی کہ ہندوستان کے
آدمی آرام کرین اور دوسرے ملک کے محنت لیکن شاید ابتک انکو
یہہ نہین معلوم ہی کہ اسی محنت کے سبب ولایت مین تو سونے
چاندی کا گویا مینہہ برستا ہی اور اسی آرام کے سبب ہندوستان
مین روز بروز جہان جنون کا دیوالا نکلتا جاتا ہی ہمارے ہندوستان
کے امیر اور غریب محنت کے کرنے مین دونو برابر ہین امیر تو ناچ تماشا
راگ رنگ سیر شکار لال بلبل پالنا تیتر بٹیر مرغ لڑانا پتنگ اورانا
کشتی دیکھنا گنجفہ شطرنج چوسر کھیلنا کہانی قصے داستان سننا
محل مین عورتون کے ساتھ ہنسی ٹھٹھے اور چہلین کرنا ان سب باتون
مین رات دن کاٹتے ہین اور غریب لوگ پہلے تو جب تک کسی طرح پر
انکو کھانے کو ملتا جاتا ہی وے بھی انھین اوپر لکھے ہوئے امیرون کے
شغلون مین مشغول رہتے ہین لیکن جب کھانے کو نہین ملتا تو پھر چھاپا
تلک لگاکر کوئی تو سادھو بن جاتا ہی اور کوئی گیروا کپڑا اوڑھکر دندی
ہو جاتا ہی در در بھیکھ مانگتے ہین ہزارون طرح کے سوانگ

رہتے ہین غرض جتنے دنیا مین بڑے کام ہین سب کچھ پیٹ بھرنے کے
واسطے کرتے ہین مگر محنت نہین کرتے اگر ذرا انگلستان تک کے ملک
مین جائیے اور وہان کے امیر اور غریبون کو دیکھیے تو دونون مین سے
ایک کو بھی خالی نہ پائیگا ہر ایک اپنے اپنے کام مین مشغول ہی دیکھو جو جو
کام کہ ان لوگون نے اپنے بازو کی محنت اور اپنے ہاتھہ کی کوشش سے
اس دنیا مین کئے ہین اگر ہم لوگ آنکھون سے نہ دیکھتے تو صرف کانون کے
سننے سے کاہیکو یقین کرتے بھلا یہہ کیا آدمی کے خیال مین آنے کی
بات ہے کہ بغیر گھوڑے کی گاڑی ہزار من بوجھہ لیکر دھوئین کے زور
سے گھنٹے بھر مین تیس کوس چلی جاوے اتنا جلد تو پنڈتون کے کہنے
بموجب راجا نل کا رتھہ بھی نہین چلتا تھا بھلا یہہ کیا انسان کی عقل
مین پہنچنے کی بات ہے کہ یہہ مٹی کا پتلا سمندر مین بند باندھکر پانی کو زمین
سے دور کر دیوے اور پھر اسمین اپنے کھانے کے لیئے
ہر طرح کے کھیت بووے راجا رام چندر نے جب لنکا پر چڑھاؤ کیا تھا
تو پنڈتون کے کہنے بموجب سمندر سے راستا مانگا تھا لیکن سمندر
نے نہ دیا اب ہالینڈ ملک کے آدمی جنکو ڈچ بھی کہتے ہین اپنے حوصلے
کے زور سے جہان چاہتے ہین سمندر سے زمین چھین لیتے ہین اور سمندر کے

واسطے حد باندھدیتے ہین ہزارون بیگھے زمین جہان کسی وقت مین
تیرسون پانی تھا اور دریائی جانور پھرتے تھے اب وہان غلّے کی کھیتیان
ہوتی ہین کوئی تو لڑائیان لڑکر اور دوسرے آدمیون سے چھین کر ملک
اور زمین حاصل کرتا ہی یہہ لوگ محنت سے اپنی زمین بڑھاتے ہین
اور سمندر کے تلے سے اپنا ملک نکالتے ہین اکثر صاحبون کو معلوم
ہوویگا کہ اُنکے ملک کے نزدیک ایک بڑی سی سمندر کی کھاڑی ہی
نام اُسکا زیوڈرزی کہتے ہین بالفعل اِن محنتی آدمیون نے ارادہ
کیا ہی کہ اُس کھاڑی کو بند باندھکر سمندر سے جدا کرلیوین اور دھوئین
کی کل کے زور سے اُسکا بالکل پانی اولچ کر باہر پھینک دیوین
کہتے ہین کہ اگر وہ سمندر کی کھاڑی خشک ہوجاویگی تو ہالینڈ اور فریزلینڈ
کا ملک دُگنا بڑھجاویگا +

روشنی چاند اور سورج کی

بانگیور صاحب نے جو ایک رسالہ روشنی کے باب مین چھپوایا ہی
اُسمین کئی باتین عجیب غریب قابل جاننے کے مندرج کی ہین چنانچہ
ایک جگہہ پر وہ اُسمین اسطرح پر لکھتے ہین کہ اگر کوئی شخص

دو چیزوں کی روشنی اسطرح پر دریافت کیا چاہیے کہ ایک مین دوسری سے کسقدر زیادہ ہی مثلا ایک چھوٹی سی موم بتی ہی اور ایک بڑی سی مشعل ہی اور کسی شخص کو یہہ بات جانني منظور رہی کہ مشعل مین بہ نسبت موم بتی کے کسقدر روشنی زیادہ ہی تو مناسب ہی کہ مشعل کو موم بتی سے اسقدر دور لیجاوین کہ جسمین وہ موم بتی کے برابر روشنی دیوسے پس جسقدر کہ وہ مشعل موم بتی سے دور ہووگی اسی قدر اسکی روشنی زیادہ حساب مین آویگی یعنی جیسی روشنی موم بتی کی جسطرح کی چیز پر ایک گز کے تفاوت سے پڑتی ہی اگر اسیقدر روشنی اسی جگہہ اسیطرح کی چیز پر چار گز سے مشعل کی پڑے تو جاننا چاھیے کہ اسمین موم بتی کی بہ نسبت ۱۶ گنی روشنی زیادہ ہی کیونکہ جتنی دور کوئی روشن چیز جاتی ہی اسیکی چوگنی اسکی روشنی گھٹتی ہی صاحب موصوف نے دریافت فرمایا ہی کہ بہ نسبت سورج کی روشنی کے مشعل کی روشنی جو ۱۶ انچ کی تفاوت سے پڑتی ہی ۱۱۶۶۴ گنی کم ہی اور اس مشعل کی روشنی سے جو ۵۰ فٹ کے تفاوت پر پڑیگی چاند کی روشنی ۴۶ گنی کم ہی اور اسی حساب سے سورج کی روشنی بہ نسبت چاند کے ۲۵۰۰۰ گنی زیادہ ہی

فایدے تجارت کے

دنیا مین جو کچھہ فائدے سوداگری اور تجارت سے حاصل ہوتے
ہین ایسے نہین ہین کہ اِس کتاب کے ایک دو صفحون ہین لکھے جاسکین
لیکن توبھی لوگون کے جاننے کے واسطے ہم اِس مقام پر ایک مثال
لکھدیتے ہین +
جاننا چاہیئے کہ ملکون کی دولت کے بڑھنے اور گھٹنے کا بڑا سبب
اور قومون کی ترقی اور تنزل ہونے کا بڑا باعث یہی بیپار اور تجارت
ہی دیکھو انگلستان کا جزیرہ کہ اول اُسمین کوئی بھی چیز قابل تجارت
کے نہ تھی صرف کئی قسمون کے خاردار درخت جنکے پھل کسی کام مین
بھی نہ آتے تھے اُن جگہون پر کھڑے تھے جہان اب سیب اور سردے
اور شفتالو اور انجیر اور خوبانی اور شاہدانہ وغیرہ طرح طرح کے میوے
پیدا ہوتے ہین یہہ سب درخت اُس تاپو مین غیر ملکون سے گئے
ہین اور اگرچہ ممکن تھا کہ وہان آب وہوا کی ناموافقت سے خراب اور
برباد ہوجاتے لیکن انگریز لوگ اس ترکیب اور ہوشیاری سے درختون
کی پرورش کرتے ہین کہ اب اُنکی ولایت مین سب ملکون سے زیادہ

اچھے اور لذیذ میوے پیدا ہوتے ہین سواے درستی پیدایش زمین کے اور بھی بہت سی نعمتین اس تجارت کی بدولت ان لوگون کو حاصل ہوئی ہین ان لوگون کے جہاز ہر ایک ملک کی تحفہ چیزون سے بھرے رہتے ہین ان لوگون کے میز پر کھانے کے وقت پورب کے مصالح اور پچھم کی شرابین برابر چنی جاتی ہین ان لوگون کے گھرون مین چین کے برتن اور جاپان کے صندوق اور ایران کے قالین اور کاشان کی مخمل اور ہندوستان کے کمخواب اور کشمیر کے دوشالے غرض اُتر سے دکھن تک اور پورب سے پچھم تک ہر ایک ملکون کی نفیس چیزین نظر پڑتی ہین ایک شخص نے خوب کہا ہی کہ فرانسیسی انگریزون کے باغبان ہین کیونکہ جسقدر انگور وہ لوگ لگاتے ہین انگریز اُسکی شراب پیتے ہین اور ایرانی انگریزون کے جولاہے ہین کیونکہ وہ لوگ جو سب ریشمی کپڑے بُنتے ہین انگریزون کے کام مین آتے ہین اور چین کے آدمی انگریزون کے کمہار ہین یعنے جسقدر وہ لوگ برتن بناتے ہین انگریز اُسمین کھاتے ہین اور ہندوستانی لوگ انگریزون کے مہاجن اور ساہوکار ہین کیونکہ جسقدر روپیہ اُن لوگون کو درکار ہوتا ہی ہندوستان سے لیجاتے ہین غرض یہہ لوگ

جہان پر بارھون مہینے برف جمی رہتی ہی اور جہان پر کہ سال بھر سر پر
سورج تپتا ہی دونون ملکون کی پیدایشین مزے سے گھر بیٹھے کھاتے پیتے
اور کام مین لاتے ہین یہہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگرچہ خدا نے انکو کھانے
پینے اور پہننے کی چیزین اس لایق بہت دی ہین کہ زندگی بسر کر سکتے
لیکن یہہ فائدہ تجارت کا ہی کہ اب وہ لوگ ہر طرح کے آرام اور چین
اور تمام دنیا کی عیش و عشرت کرتے ہین کیا قدرت ہی اُس پروردگار
مطلق کی کہ ہر ایک ملک مین ہر ایک طرح کی جدا جدا چیز پیدا کی تاکہ ایک ملک
کے آدمی دوسرے ملک کے آدمیون سے بیوپار اور تجارت کیا کرین
اور آپس مین ایک دوسرے سے جان پہچان کی راہ و رسم جاری رکھکر
فائدہ اُٹھا دین اگر ولایت سے ہندوستان مین تین اور شیشے نہ آتے
تو کاہیکو وہ سب چیزین جو کہ اُنسے بنائی جاتی ہین میسر آتین اگر روئی
اور نیل ہندوستان سے ولایت کو نہ جاتا تو وہ سب کپڑے جو اُنسے
بُنے جاتے ہین اور رنگے جاتے ہین کس طرح پر تیار ہوتے اب اِن زمانے
مین انگریزون نے تجارت کا بازار خوب ہی گرم کر رکھا ہی یہہ لوگ
اپنے ٹاپو کے تین اور لکڑی کو اور ملکون کے سونے اور جواہرات کے
ساتھہ بدلا کرتے ہین ہندو اور مسلمان سب اِنکے بنائے ہوئے

کپڑے پہنتے ہین اور تمام دنیا کے درمیان انکے کاریگرون کی بنائی ہوئی چیزین بکتی ہین اگر ہمارے ہندوستان کے آدمی بھی اسیطرح پر ہمت کرین اور تجارت کو ترقی دیوین تو کیون نہ اس ملک مین دولت کی بڑھتی ہووے +

چمڑے کے سوراخ

خوردبین سے دیکھا گیا کہ انسان کے چمڑے مین ایک انچ مربع مین کچھ کم زیادہ ایک ہزار چھید ہوتے ہین اس حساب سے اگر انسان کے بدن کا بالکل چمڑا سولہ فٹ مربع شمار کیا جاوے تو اسمین ۲۳۰۴۰۰۰ چھید سے کم نہوونگے مراد ہماری ان چھیدون سے وہ چھید ہین کہ جنکی راہ سے پسینا نکلتا ہے +

انگریزی تواریخ

معلوم ہو کہ فارسی عربی اور بودھہ اور ہندی وغیرہ پورانی تواریخون سے فایدے جیسے کہ چاہیین حاصل نہین ہوتے اور ان تواریخون کی اکثر باتون پر ذرا بھی اعتماد نہین آسکتا ہے اور اصلی

واقعون کا بیان بھی جو انہین لکھا ہی اسقدر جھوٹھہ اور مبالغہ ملا دیا ہی کہ اب
انکا حقیقت حال دریافت ہونا اور راست کو دروغ سے جدا کرنا
کچھہ سہل اور آسان کام نہین ہی سبب اِن تواریخون کے اسطرح
پر بگڑنے کا یہی معلوم ہوتا ہی کہ اُنکے مصنف اکثر کبیشور اور شاعر
ہوا کرتے تھے اُن لوگون کی غرض تواریخ بنانے سے کچھہ یہہ نہین
رہتی تھی کہ کسی اصلی واقعہ کا حال آئندہ کے ہونے والے آدمیون
کے جاننے کے واسطے سچ سچ لکھکر چھوڑ جاوین بلکہ اِس محنت
کرنے سے دلی مراد یہہ رہتی تھی کہ اُنکی استعداد اور لیاقت اور
عبارت آرائی اور شعر و شاعری کے علم لوگون پر ظاہر ہووین اور
اِسی لیئے کوئی بہت بڑا واقعہ خواہ نیا خواہ ہزارون برس کا پُرانا
تواریخ بنانے کے لیئے چن لیتے تھے اور سوا اسکے وے
اپنے حاکم وقت کو بھی ناخوش کرنے سے ڈرتے تھے کیونکہ اُنکے
انعام کا مقدار صرف اُنکی خوشامد پر موقوف رہتا تھا شکست کو فتح اور
ظالم اور چھوٹے بادشاہ کو عادل اور بڑا بادشاہ لکھنا یہہ تو گویا
اُنکے نزدیک کچھہ بات ہی نہ تھی آصف الدولہ کہ جو ایسا فیاض تھا
صرف اِس بات پر میرحسن سے ناخوش ہوگیا کہ اُسنے اپنی کہانی

سکے بادشاہ یعنے بے نظیر کے باپ سے اصف الدولہ کی تعریف کچھہ زیادہ
نہ لکھی دیکھو نظامی کا سکندر نامہ کہ کب کا پرانا ذکر چھیڑا ہی ڈیڑھہ ہزار
برس سے زیادہ اُسکے پہلے سکندر ہوا تھا بھلا اُسسے اُسکا حال کس
طرح پر سچ سچ مل سکتا جو لوگ کہ ہر دم سکندر کے نزدیک رہا کرتے
تھے اُنکی بنائی ہوئی کتابین یونانی زبان مین ابتک موجود ہین کہ جنسے
سکندرنامہ کی بہتیری باتین نہین ملتین مثلاً نظامی لکھتا ہی کہ سکندر
قنوج تک آیا تھا اور اُسکے ساتھہ والے لکھتے ہین کہ وہ پنجاب
ہی سے پھر گیا اور ہرگز ستلج پار نہ اُترا گنگا کے درشن کی اُسکے
دل مین آرزو ہی رہ گئی یہی فردوسی شاہنامہ مین پہلے تو محمود شاہ کی بے
انتہا تعریف کرتا ہی اور پھر پیچھے سے اُسیکو لونڈی بچہ بناتا ہی آپ ہی
تو رستم کے بیان مین آدھا شاہنامہ بھرتا ہی اور آپ ہی لکھتا ہی کہ وہ
تو صرف ایک پہلوان تھا رستم دستان تو ادسے مین سنے بنایا
بیت منش کردہ ام رستم داستان + وگرنہ یلے بود در
سیستان + ابھی حال کا ذکر ہی کہ جب سنہ ۱۸۲۴ مین صاحبان عالیشان
سے اور برہما کے راجا سے لڑائی ہوئی اور سرکاری فوج اُنکے
ملک کو فتح کرتی ہوئی راجدھانی امرپور سے پانچ منزل کے تفاوت پر

جا پہنچی تو وہان کے راجا نے پیغام صلح کا بھیجا چونکہ اس ملک کی آب
و ہوا بہت ناقص تھی اور سپاہی لوگ وہان رہنے سے اکثر بیمار
پڑ جاتے تھے کمپنی انگریز بہادر نے ایک کرور روپیہ فوج کا خرچ بطور
جرمانہ اس راجا سے لیکر اور دریا کنارے کا ملک مول مین اور اکیاب
وغیرہ اپنے تحت مین رکھکر فوج کو وہان سے ہٹا لیا اب ذرا غور کرنا
چاہیئے کہ ایسی صاف صاف بات کو برمھا کے پنڈتون نے کس رنگ
روغن کے ساتھ اپنے یہان کی تواریخون مین لکھا ہی ایک مورخ
وہان کا اپنی کتاب مین یون بیان کرتا ہی کہ اتنے سنہ جلوس مین
فلانے پرتاپی راجا کے کہ جسکو ساری زمین کے شاہ اور سلطان
باج دیتے تھے اور جسکے حکم کو فرشتے بھی نہین ٹال سکتے تھے کسی
ٹاپو کے سفید آدمیون نے اپنی فوج سے اس ملک پر چڑھائی کی لیکن
مہاراج کی فوجون نے انکو ایسی شکستین دین اور اسقدر انکے
آدمی مارے اور اسباب انکا لوٹ لیا کہ بیچارے کھانے پینے
بغیر حیران اور رسد پانی بغیر تنگ جنگلون مین بھوکھون مرنے لگے
تب ان لوگون نے مہاراج کے قدم طلائی مین اس مضمون کی عرضی بھیجی
کہ ہم یہان آکر بہت پچھتائے اور اپنے کیئے کا پھل پایا لیکن

ہماری اگر ہم لوگون پر رحم کھاکر کچھہ راہ خرچ عنایت فرماوین تو ہم لوگ
جیتے جاگتے اپنے گھرون کو پھر جاوین !!! عالی ہمت اور داتا مہاراج
نے اُن لوگون پر رحم کھاکر ایک کرور روپیا اپنے خزانے سے بخش
دیا !!!! بھلا اس جھوتھہ کا بھی کہو کچھہ تھکانا ہی اب دیکھو انہین انگریزون
کی لکھی ہوئی انگریزی تواریخون مین افغانستان کی لڑائی کے حال کو
کہ ذرا بھی اپنی سرکار کی طرفداری نہین کرتے اور جو کچھہ ماجرا گذرا ہی
بے سرِ مو کے تفاوت ذرا ذرا بیان کرتے ہین اگر کسی ہندوستان
یا ایران یا چین اور ترکستان کے بادشاہون کے مورخون نے اُسطرح
پر اپنے ملک کی فوجون کا حال لکھا ہوتا تو یقین ہی کہ یا تو اُنکا سر ہی
کاتا جاتا ورنہ ہاتھہ تو ہرگز قلم ہونے سے نہ بچتا حقیقت مین اس
انگریزی علم کو عجب ایک برکت ہی کہ اُسکے پڑھنے سے اس ملک
کے بھی آدمیون کا مزاج بدل جاتا ہی جھوتھی خوشامد اور تملق
اور چاپلوسی ہرگز پسند نہین کرتے بلکہ اُس سے متنفر ہوتے
ہین مگر عبث ہی ہمارا کوشش کرنا اس بات کو اُن لوگون کے سمجھانے
مین کہ جو ابتک ایک حرف بھی انگریزی کا نہین جانتے بھلا جو شخص کہ
بہرا ہو اُسے کوئی راگ راگنی کا بھید اور گانے کا مزا کیونکر سمجھا سکیگا

اے صاحبو اگر تمھاري عمر پڑھنے کے لايق نہين تو اپنے لڑکونکو انگريزي علم سيکھنے مين ہرگز نچوکو يہہ علم ايک آئينہ ہی کہ جس سے تمام دنيا کا حال چہرے کے عکس کي مانند چون کا نون نظر آجاتا ہی اور ايک کونجي ہی کہ جس سے جھوٹھہ کا مورچہ بالکل دور ہوکر جو کچھہ کہ سچ ہوتا ہی فورًا چمکنے لگتا ہی يہہ علم ايک کُنجي ہی کہ جسمين ہر ايک بھيد کے بند کئے ہوئے صندوق سہل مين کھُل سکتے ہين اور ايک سيڑھي ہی کہ جس سے انسان اپني مراد کے ہر ايک کوٹھون پر بآساني چڑھہ سکتا ہی يہہ علم ايک شربت ہی کہ جس سے ہر شوق کي پياس بجھتي ہی اور ايک سورج ہی کہ جس سے آدمي کے دل کي جہالت کا اندھيرا دور ہوتا ہی اگرچہ ہمارے اِس لکھنے پر منشي مولوي اور پنڈت لوگ بہت جلينگے اور کُڑھا وينگے ليکن ہمارا انصاف اُن لوگون کے ہاتھہ ہی کہ جو انگريزي فارسي اور سنسکرت تينون زبان کے جاننے والے اور تينون علم مين عالم متبحر ہين +

شاہزادون کا پڑھنا

کچھہ عرصہ گذرا کہ ايک روز ملکۂ انگلستان کا بڑا بيٹا شاہزادہ

پرنس آو ویلس پڑھنے کے وقت اپنی کتاب کی طرف سے توجہہ پھیر کر
کھیلنے مین مشغول ہو گیا یہہ بات دیکھکر مس ہلیارد نے جو کہ شاہزادے
اور شاہزادیون کی حفاظت اور تعلیم اور اتالیقی کے عہدے پر ممتاز
تھی کہا کہ شاہزادے یہہ وقت آپکے کھیلنے کا نہین ہی کتاب مین دل
دیکر اپنا سبق یاد نکروگے تو ہم آپکو کونے مین کھڑا کرینگے شاہزادے
نے پھر جواب دیا کہ نہ ہم سبق یاد کرینگے اور نہ کونے مین کھڑے
ہونگے ہم انگلستان کے شاہزادے ہین تیرا کیا مقدور ہی کہ ہمین
کونے مین کھڑا کرے اور یہہ کہکر دو شیشون مین اس طرح کی لات
ماری کہ وہ دونون ٹوٹ گئے تب تو مس بہت حیران ہوئی اور
حکم دیا کہ کوئی شخص جاکر شاہزادے کے باپ پرنس آلبرت
کو بلا لاوے غرض ایک لحظے مین پرنس آلبرت بھی وہان آگیا اور
یہہ ماجرا سنکر اپنے کمرے سے ایک کتاب انجیل کی اٹھالایا اور اس
مقام کو شاہزادے کے گوش گذار کیا جس مقام پر سنت پال لکھتا ہی
کہ بچون کو اپنے استاد اور اتالیق کا کہنا ماننا چاہیئے اور کہا کہ بیٹا
اسمین کچھہ شک نہین ہی کہ تم انگلستان کے شاہزادے ہو
اور اگر اچھی طرح سے رہوگے تو کسی روز بادشاہ بھی ہوجاؤگے

لیکن ابھی تم لڑکے ہو اور لڑکون کو جو کچھہ کہ اُنکے اُستاد اور اتالیق حکم دیوین بے تامل بجالانا چاہیئے اور جو کہ حضرت سلیمان کا مقولہ ہی کہ جس شخص کو اپنا لڑکا پیارا ہوتا ہی وہ اپنے لڑکے کو تنبیہ کرتا ہی اسلیئے مین تمکو تنبیہ کرتا ہون پس جب تک کہ تم اپنا سبق نہ یاد کر لو اور جب تک کہ مین تمکو بیٹھنے کی اجازت نہ دیوے اُس کونے مین کھڑے رہو ہمین اس حکایت کے دیکھنے پر شیخ سعدی کا کلام یاد آگیا ہی چنانچہ وہ بھی اِس جگہہ مین لکھا جاتا ہی + شعر + بادشاہے پسر بمکتب داد + لوح سیمینش درکنار نہاد + بر سر لوح اُو نوشتہ بزر + جور اُستاد بہ ز مہر پدر +

کوہ نور ہیرا

اکثر لوگون کا یہہ اعتقاد ہی کہ کوہ نور ہیرا پانڈون کے خزانہ مین بھی رہا تھا لیکن ہمنے ایک معتبر انگریزی تواریخ مین دیکھا ہی کہ یہہ ہیرا کلور کی کھان سے جو مچھلی بندر سے چار منزل کے فاصلے پر اوتر اور پچھم کی طرف حیدرآباد کی عملداری مین گوداوری ندی کے کنارے پر واقع ہی نکلا تھا اور میر جملہ نے جو سابق مین گولکنڈے کے بادشاہ کا

سپہ سالار تھا اور بعد اُسکے عالمگیر اورنگ زیب کا وزیر اور سپہ سالار ہوگیا
شاہجہان بادشاہ کو نذر گذرانا تھا یہہ کھان گولکنڈہ کی شاہجہان کی عملداری
سے قریب سو برس پہلے نکلی تھی ایک زمیندار کو خربزے کا کھیت جوتتے
ہوئے اُس مقام پر ایک ہیرا مل گیا تھا اور یہی اُس کھان معلوم ہونے کا
باعث ہوا کوہ نور وزن مین ۳۱۹ رتی اور قیمت اُسکی جوہریون نے
شاہجہان کے وقت مین ۰۰۰ لک ٹھہرائی تھی اُس ہیرے
کو شاہجہان نے تخت طاؤس مین لگایا تھا اور نادرشاہ اُسکو
یہان سے ایران کی طرف لیگیا احمدشاہ درانی ایران سے کابل
مین لایا اور پھر شاہ شجاع الملک سے اُسکو مہاراج رنجیت سنگہ
نے چھین لیا پہلے تو جب کہ رنجیت سنگہ نے شاہ شجاع سے
لاہور کے درمیان اُس ہیرے کو طلب کیا تو اُسنے بہانہ بتلادیا کہ وہ
ہیرا قندھار مین کسی مہاجن کے یہان گرو ہی مگر رنجیت سنگہ ایک ہی
ہوشیار شخص تھا اُسکے دل مین ہرگز اس بات کا یقین نہ آیا
کہ ایسا انمول رتن ایک مہاجن کے پاس گرو رکھا جاوے اُسکے
محل کے چوگرد پہرا بیٹھا دیا اور حکم صادر کیا کہ بغیر تلاشی لیئے کسیکو
بھی وہان آنے جانے مت دو اور بھائی رام سنگہ کو شاہ کے پاس

بھیجا شاہ نے اُسکو بہت معقول جواب دیا اور کہا کہ تو جا کر رنجیت سے
کہہ دے کہ مین بھی اپنے ملک کا بادشاہ ہون اور قسمت کی خوبی سے
اسوقت تیرے ملک مین پناہ لینے آیا تو جو یہان مجھسے مہمان پر اسطرح
کی زیادتی کر رہا ہی لوگ تجکو کیا کہینگے اور آس پاس کے راجا
رئیس اپنے دل مین کیا سوچینگے بھائی سنگھ نے جواب دیا کہ جو چاہین سو
لوگ کہین اور جو چاہین سو راجا رئیس اپنے دل مین سوچ لیوین
لیکن مہاراج کو یہہ ہیرا لینا ہی منظور ہی اور پہرے والون کو حکم دے
دیا کہ کھانے پینے کی کچھہ چیز اندر نہ آنے پاوے بیچارا شاہ اور
اُسکی بیگم معہ لڑکے بالون کے دو روز تک کھانے پینے بغیر
اسی طرح پڑے رہے جبکہ رنجیت سنگھ نے دیکھا کہ کھانا پینا
بند کرنے سے بھی شاہ کے دل پر کچھہ اثر نہین ہوا تو یہہ کھیل کھیلا
کہ کئی ایک خط جو شاہ شجاع کی طرف سے وزیر فتح خان اور چند
دُرّانیون کے نام اس مضمون سے جاتے تھے کہ ہمکو رنجیت سنگھ نے
بہت دق کر رکھا ہی تم لوگ آکر چھڑا لیجاؤ پکڑے لیئے اگرچہ خلقت تو
اُسوقت بھی کہتی تھی کہ یہہ خطوط جعلی ہین لیکن رنجیت سنگھ نے
فوراً دو کمپنی سکھہ سپاہیون کی اُسپر معین کر دین اور

مشہور کر دیا کہ اب یہہ گوبند گڑھہ کے قلعہ مین قید کیا جاویگا نا چار
جب شاہ نے دیکھا کہ یہہ سارا فریب صرف ہیرا لینے کے واسطے کیا
گیا ہی اُسکو دے دینا منظور کیا پہلی تاریخ جون کو مہاراج رنجیت سنگہ
صرف دو چار آدمیون کو ساتھ لیکر شاہ شجاع کے پاس گئے مگر تحمل
اور بردباری شاہ کے چہرے سے اسقدر جھلکتی تھی کہ یہہ سکھہ لوگ
سب کے سب اُسکے رعاب مین آ گئے اور مثال بت کی چپ چاپ بیٹھے
رہے جب کہ اسطرح پر قریب ایک گھنٹے کے گذر گیا تو رنجیت سنگ نے
بہت دھیمی آواز کے ساتھہ اپنے ایک آدمی سے کہا کہ شاہ کو ہمارے
آنیکا سبب یاد دلاؤ شاہ نے اُسکو تو کچھہ جواب نہ دیا لیکن اپنے
ایک خواجہ سرا کو جو وہان پر حاضر تھا آنکھہ سے کچھہ اشارا سا کر دیا وہ
اُسیوقت آداب بجا لاکر اندر گیا اور ایک لحظے کے بعد کچھہ چیز کپڑے
مین لپیٹی ہوئی لاکر شاہ اور مہاراج کے درمیان رکھہ دی کچھہ
دیر تو سب لوگ اُسیطرح بت کی مثال بیٹھے رہے آخر رنجیت سنگہ
کے حکم بموجب بھوانی داس نے اُسکو اُٹھا کر کھولا اور جب کہ
اُسمین کوہ نور ہیرے کو دیکھا رنجیت سنگہ لیکر اپنے گھر چلا آیا کہتے
ہین کہ نادر شاہ بھی اُسی تاریخ کو یعنی اُنیسوین مارچ کو یہہ ہیرا

ہندوستان کے بادشاہ سے ایران کی طرف لیگیا کہ جس تاریخ کو سرکار انگریزی نے اُسے لاہور کے خزانہ سے اپنے قبضے مین کرلیا غرض یہہ ہیرا ہندوستان کے بادشاہ کا تھا اور اتنے دن کے بعد پھر اسی ملک کے بادشاہ یعنے ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا کے ہاتھہ مین آگیا یقین ہی کہ اب یہہ ہیرا ملکہ کے تاج مین لگایا جاوے +

زندگی کا بیما لینے کی ترکیب

ولایت کے درمیان اکثر عقلمند دوراندیش لوگ اپنے لڑکے بالون کی پرورش کے واسطے جیتے جی اسطرح کا بندوبست کرجاتے ہین کہ جسمین اُنکے مرنے کے بعد لاوارثی کی حالت مین روپئے کی طرف سے کچھہ تکلیف نہ اُٹھاوین کتنے ہی دولتمندون نے شریک ہوکر کئی کوٹھیان اسطرح کی جاری کی ہین کہ جنمین آدمی کی زندگی کا بیما لیا جاتا ہی یعنی جو کوئی کچھہ تھوڑا بہت روپیہ سال درسال اُن کوٹھیون مین جمع کرتا ہی تو اُسکے مرنے کے بعد اُسکے وارثون کو جسقدر روپیہ کہ پہلے سے ٹھہر جاتا ہی بے تردد یکمشت ملجاتا ہی مثلاً اگر کیئس برس کا کوئی شخص اٹھارہ روپیہ دو آنہ

ان کوٹھیون مین سال بسال جمع کیا کرے تو اُسکے مرنے کے بعد ایک
ہزار روپیہ اُسکے وارثون کو ملجا دیگا چاہے وہ دو ہی مہینے کے بعد مرے
اور چاہے پچاس برس تک جیتا اور روپئے بھرتا رہے اگر وہ جلدی
مرجائیگا تو مہاجن کا نقصان ہوگا اور اگر بہت دن تک جیتا رہیگا تو اُس
روپئے جمع کرنے والے کو توتا پڑیگا غرض اسکا کھیل بیما کرنیکا سا ہے
نفع نقصان ملا کر پھر بھی مہاجنون کو فائدہ ہی ہو رہتا ہے اور روپیہ
دینے والے کو بھی چاہئے جتنے دن جیئے سال بسال کچھہ
تھوڑا سا روپیہ دے دیا کرنا گران نہین گزرتا اور فائدے اسکے
بیشمار ہین کیونکہ بعضے وقت انسان بموجب اس شعر کے + شعر
کیا ٹھکانا ہے زندگانی کا + آدمی بلبلا ہے پانی کا ✽ جھٹ پٹ
مرجاتا ہے اور پھر اُسکے یتیم لڑکے یا بیوا عورتین روٹیون سے محتاج
ہوکر بھوکھون کے مارے بلبلایا کرتی ہین اگر کوئی کہے کہ آدمی کی زندگی
تو محض بے بنیاد ہے پس اسکے بیما لینے والے مہاجنون کا
نقصان ہو کر دیوالا نکل جائیگا کیا ٹھکانا ہے تو اُسکو یہہ بات
بخوبی معلوم رہے کہ ولایت مین زندگی کا بیما کرنیوالی کوٹھیون کا
سب سے زیادہ اعتبار ہے اور انکا دیوالا نکلنے بھی کبھی کسی نے

نہین سنا باعث یہہ ہی کہ اِن لوگون نے ولایت مین مرنے اور پیدا
ہونے والون کا رجسٹر کئی سال کا دیکھکر اس بات کا اچھی طرح سے
تخمینا کر لیا ہی کہ ایک برس کے درمیان کس قدر آدمیون مین سے
کتنے آدمی کونسی عمر کے مرتے ہین پس اُسی اندازے سے وہہ صاحب
بھی لوگون کی عمر دیکھہ دیکھکر روپئے کی تعداد مقرر کرتے چلے جاتے
ہین مثلاً اکیس برس کے آدمی سے اُسکے مرنے کے بعد ایک ہزار روپیہ
دینے کے واسطے [illegible] لیا جاتا ہی اور چونتیس برس کے آدمی سے
اُسی قدر روپیہ دینے کے واسطے [illegible] سال وصول کیا جاتا ہی
لیکن اگر کوئی آدمی پچاس برس کا ہو کہ اُن صاحبون کے پاس
اوپر لکھی ہوئی شرط پر روپیہ جمع کرنا چاہے تو اُسکو [illegible]
سال ادا کرنا پڑیگا بالفعل کچھہ دنون سے یہان کلکتے مین بھی ایک
اس طرح کی کوٹھی کئی ایک دولتمند صاحبون نے شریک ہو کر جاری
کی ہی اور اُسمین تیس برس کے ہندوستانی سے اُسکے مرنے
کے بعد ایک ہزار روپیہ دینے کے واسطے [illegible] سالانہ لیا جاتا ہی
غرض جسکسی کو اپنی زندگی کا بیما بچانا منظور ہو ایک عرضی اِس
درخواست کی کلکتے مین لائف انشورنس کمپنی کو لکھہ بھیجے اور

اُسمین اپنی عمر کی تعداد اور جتنے روپیئے پر اُسکا بیما جینا منظور ہو
مفصل ارقام کرے وہان سے اُسکا حساب ہو کہ جسقدر روپیہ کہ اُس
آدمی کو سال در سال ادا کرنا پڑیگا فوراً معلوم ہو جاویگا +

عالمون کے بے دولت ہونیکا باعث

پہلے تو عالمون کے مزاج مین قناعت اور بے پروائی ہوتی ہی
دیکھو ابراہیم عادل شاہ نے ایک روز خوش ہوکر بہت سا روپیا
اونٹون پر لادکر ظہوری کے پاس بھیجدیا تھا اسنے وہ سب فقیرونکو
بانٹ دیا دوسرے یہہ لوگ اپنے بدن کا زیادہ بناؤ ٹھناؤ نہین کرسکتے
دیکھو جب نواب سعادت علیخان نے دو دفعہ مرزا قتیل کو بولایا تو آپ
گزی کی ٹوپی سر پر دیئے اور رمتی کا حقہ ہاتھہ مین لیئے دربار مین
چلے گئے تیسرے یہہ لوگ جھوٹھہ کم بولتے ہین اور سچ بات سب کو
کڑوی لگتی ہی خصوصاً دولتمندون کو دیکھو میر حسن نے آصف الدولہ
کی تعریف مین لکھا :. ست ؛ کہ ایک دن دو شالے دیئے سات سے
تو وہ اُسپر خفا ہی ہوگیا پانچوین بعض وقت اُنکے منہہ سے راست گوئی
کے باعث کلام بے ادبی کا بھی نکلجاتا ہی دیکھو فیضی نے جب کہ

غیر منقوط قرآن بناکر درخت سے لٹکا دیا اور اکبر سے عرض کیا آپ کے واسطے خدا نے دوسرا کلام اللہ بھیجا ہی اور یہہ شعر پڑھا ؛ سے شکر صد شکر کہ خیر البشرے پیدا شد ؛ یک نبی رفت و بجایش دگرے پیدا شد ؛ ایک عالم بداونی نے جو وہان پہ حاضر تھا دین محمدی کے جوشش مین آکر اُسی وقت ایک دوسرا شعر پڑھا اور بغیر عملداری مین چلا گیا ؛ سے ؛ حیف صد حیف کہ شر البشرے پیدا شد ؛ یعنی در دین نبی رخنہ گرے پیدا شد ؛ چھچھے عالمون پر سب کوئی حسد کھاتے ہین دیکھو ع فی ابو الفضل اور فیضی کی حسد کے سبب جان ہی سے جاتا رہا ساتوین جب کہ آدمی کو علم کا شوق ہوتا ہی تو پھر دولت پیدا کرنے کا خیال دل پر نہین گذرتا چنانچہ ایک طالب علم کا ذکر ہی کہ بسبب روپیہ نہونے کے چراغ جلانے کو تیل خریدنے کی بھی طاقت نہین رکھتا تھا رات کو جب کسی امیر کی سواری نکلتی تو اُسی کی مشعل کی روشنی مین کتاب پڑھتا ہوا سواری کے ساتھ چلا جاتا ایک روز بادشاہ نے یہہ حال دیکھکر حکم دے دیا کہ اِس لڑکے کو جو کچھہ خرچ کے واسطے درکار ہوا کرے خزانہ شاہی سے ملا کرے غرض کئی مہینون کے بعد جب کہ اُس لڑکے کا حساب دیکھا گیا تو معلوم ہوا

کہ سوا اسے چنے اور تیل کی قیمت کے اور کچھہ بھی اُس لڑکے کے خرچ
مین نہین آیا آٹھوین جب کہ آدمی عالم ہوتا ہی تو خالق پروردگار کی طرف
بھی اُسکا دل جُھک جاتا ہی پس اب ہم تمسے پوچھتے ہین کہ جو شخص
عاقبت کی دولت پالیویگا وہ اُس دنیا کی دولت پر ہاتھہ ماریگا
یا لات +

سے علے الصباح اُٹھنا

کتنے کاہل اور آلسی آدمی دن چڑھے تک اپنے بچھونے مین
پڑے رہتے ہین اُنکی عادت ہی کہ جب کسی دن کوئی ضروری کام آن
پڑتا ہی تو اپنے کسی نوکر چاکر یا بھائی بند سے کہہ رکھتے ہین کہ کل ہمکو
بھور ہی جگا دینا پر جب اُنکو وہ بیچارے فرمانبردار جگا دیتے ہین
تب وہ کہتے تو ہین کہ اچھا اُٹھتے ہین لیکن بچھونا نہین چھوڑتے اور
معمولی وقت سے ہرگز پہلے نہین اُٹھتے ایسے آدمیون کو ہماری نصیحت
یہہ ہی کہ وہ نور کے تڑکے اُٹھنے مین دوسرون کے آسرے پر نہ رہین
اور اِس بات کا عہد کرین کہ جیسے ہی آنکھہ کھلے ویسے ہی جھٹ پٹ بچھونے
سے اُچھل پڑین اور اُٹھکر کھڑے ہوجاوین بڈھا خواہ جوان موٹا خواہ

دبلا جو آنکھ کھلتے ہی خبردار ہو کے اٹھ کھڑا ہوتا ہی وہ دوسرے دن اور
بھی سویرے اٹھیگا اور اسیطرح دو چار دن کے بیچ مین جتنا سویرے
چاہیگا اُٹھنے کی عادت ڈال لیگا جب اپنے جی مین ٹھان لیا تو سویرے
اُٹھنے کی عادت پڑتے دیر نہین لگتی ٭

تخت طاؤس

تیاری اُس تخت کی پہلے ہی بادشاہون کے وقت سے شروع
ہو گئی تھی مگر بنکر تمام شاہجہان بادشاہ کے زمانے مین ہوا کہتے ہین
کہ اُس تخت کے بننے مین ۶ کرور ۱۰۰۰۰۰۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا طول
اُسکا چھہ فٹ اور عرض چار فٹ تھا قریب ایکسو آٹھ لعل کے اُسمین
سو اسو رتی سے لیکر اڑھائی سو رتی تک کے لگے تھے اور قریب ایک سو
ساٹھ پنّونکے چھتیس ۳۶ رتی سے لیکر بہتر رتی تک کے جڑے تھے اُسکے
سائبان مین تمام ہیرے اور موتی ٹنکے ہوئے تھے اور جھالر دانے موتیون
کی لٹکتی تھی اُس تخت کی محراب کے اوپر ایک طاؤس خالص سونیکا جسکی
دُم ناچنے کے وقت کی سی پھیلی ہوئی بنی تھی طرح بطرح کے جواہرون
سے جڑ کر کھڑا کیا تھا اُسکی دم مین تمام نیلم لگے ہوئے تھے اور اُسکی

چھاتی پر ایک بڑا سا لعل تھا اور اُسکی گردن مین موتی ۶۳ رتی کا لٹکتا تھا اُس طاؤس کے دونون طرف دو گلدستے سونے کے پھولون کے بنا کیئے ہوئے لگے تھے اور سوا اسکے اُس تخت مین ایک ہیرے کا آویزہ بھی ایکسو سترہ [۱۱۷] رتی کا لٹکتا تھا بارہ چوبین کہ جنپر اُس تخت کا سائبان کھڑا ہوتا تھا بالکل آبدار اور گول موتیون سے کہ جو وزن مین نو نو رتی سے لیکر بارہ بارہ رتی تک کے تھے جڑی ہوئی تھین اور اُس تخت کی دونون طرف دو چھتر کہ جنکی ڈنڈیان آٹھ آٹھ فٹ لمبی نیچے سے اوپر تک بالکل ہیرون سے مرصع تھین رکھے رہتے تھے

جوتش

ہمکو اِس بات کے لکھنے مین بے اختیار ہنسی آتی ہی کہ جو لوگ لکھے پڑھے اور اپنے تئین بڑا عاقل اور قابل سمجھتے ہین وہ بھی جوتشی اور نجومیون کے پھندے مین آن کر گرہون سے بچنے کے لیئے تیل اُرد اور لوہے وغیرہ کا دان کرنے لگتے ہین یہہ حضرات ہرگز اپنے دل مین اتنا نہین سوچتے کہ بھلا گرہ اور تیل اُرد اور آدمی کی قسمت سے کیا نسبت ہی پہلے ہمارے دل مین اس بات کا بڑا شبہہ تھا کہ اس

بکھیڑے کی بنیاد کسنے رکھی اور یہہ جال مکر کا کسنے پھیلایا مورکھہ تو اس
طرح کی بات اپنے دل سے کیون نکال سکتا تھا اور جو کسی پنڈت نے یہہ جنجال
رچا تو اُسنے پنڈت ہوکر پھر لوگونکے کرنے کے واسطے کیون یہہ بھول کا کوان
کھودا لیکن سوچتے سوچتے اب ہمنے اس ٹھگ ودیا کے دنیا مین ظاہر ہونیکا
یہہ سبب ٹھہرایا ہی کہ جب پنڈتون نے دیکھا کہ اب راجا اور رئیس لوگ
مورکھہ اور بے سمجھہ ہونے لگے اور بڑے بڑے شاسترون کے ۱؎ ستر اکبر اور
مضامین رنگارنگ پر از فوائد کے لطف اور مزے کو مطلق نہین سمجھنے
تو اُنھون نے ان مورکھون سے اپنا مطلب نکالنے کے واسطے اور اپنے
پیٹ بھرنے کے لیے یہہ پکھنڈ کھڑا کیا یہہ کم سمجھہ رئیس لوگ اتنا بھی
نہین سمجھے کہ جو جوتشی اپنا بھلا برا تو جان ہی نہین سکتا وہ بیچارا اَورون
کی قسمت کا حال کیا کہیگا ایک روز کا ذکر ہی کہ ہم کسی راجا کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے اور اسی عرصے مین ایک برہمن نے وہان آکر
راجا کو آشیرباد دیا اور کہا مہاراج جو آپ اپنا جنم پتر مجھے عنایت فرمائیے
تو بہت چنگا برس پھل بنادون راجا نے کہا کہ دیوتا جی برس دن کا حال
تو ہم اپنا سے پیچھے پوچھینگے پر پہلے اپنا حال بتلاؤ کہ آپ کو آج کا دن

۱؎ فیضی نے جو [illegible]دھون کا فارسی مین ترجمہ کیا ہی نام اسکا ستر اکبر ہی

کیسا ہی وہ کہو یہ گنیش سب بے دھڑک بول اُٹھا کہ مہاراج مجکو آج کا دن
بہت اچھا ہی جو آپ کا درشن ہوا اور مین آج ایسا مہورت دیکھہ کے
گھر سے نکلا ہون کہ مجکو ضرور کچھہ دھن لابھہ ہوویگا راجا نے کہا کہ یہہ
برہمن جھوٹھا ہی جب تک اسکے اچھے دن نہ آوین بندیخانہ مین لیجا کر
قید کرو غرض دو چار روز کے بعد لوگون نے عرض معروض کر کے
اُس بچارے کو بند سے خلاص کروایا بہتیرے جو تشیون کو جنکے
پاس لوگ شادی کے وقت لڑکا اور لڑکی کا جنم پتر ملانے کے واسطے
لیجاتے ہین دیکھا کہ خود اُنھین کی بہو اور بیٹیان بیوا بیٹھی ہین اور جو
اُنھین گرہونکی چال سے آدمی کا بُرا اور بھلا جو کچھہ کہ ہونیوالا ہی معلوم
ہو جاتا اور تیل اُرد اور لوہے کا دان دینے سے اُنکا دوش
جاتا رہتا تو اگلے زمانے کے راجا لوگ تو بڑے گیانی ہوتے
تھے اور منون سونا اور چاندی دان کر سکتے تھے پھر کیون لڑائی
مین دشمنون سے ہار جاتے تھے اور برسون تک طرح طرح کی
آفتین بھگتے تھے راجا رام چندر ایسا بڑا اور سیتا ایسی ستی اور
بسشٹ ایسا جوتشی پھر سیتا کو کیون اِتنا دکھہ سہنا پڑا دیکھو راجا
ہرشچندر اور راجا نل کا کیا حال ہوا پانڈون کو دروپدی سمیت

جنگل جنگل چھپنا پڑا اپھر کیا اُسکے پاس کوئی جوتشی نہ تھا ہمنے کاشی مین
اچھے اچھے جوتشیون سے جو ہمارے دوست تھے اس بات کا
بھید پوچھا ہی اور انھون نے صاف کہہ دیا کہ یہہ سارا جال پیٹ
بھرنے کے واسطے پھیلایا گیا ہی بلکہ وہ اپنے کسی کام کے واسطے کبھی
کوئی مہورت نہین دیکھتے سوچنے کی بات ہی کہ جو خالق پروردگار کو
یہہ منظور ہوتا کہ آدمی زمانۂ استقبال کا حال بھی جان سکے تو جس
طرح پر اُسکو ماضی اور حال کے احوال جاننے کی عقل دی ہی کیا
اُسی عقل کو واقعات استقبال کے جاننے کی بھی طاقت نہین
دے سکتا تھا پس جو بات کہ ہمارے مالک نے ہمسے چھپانی چاہی
ہی اُسکے جاننے مین کوشش کرنا صاف اُسکو ناراض کرنا ہی
حقیقت مین رحم کھانا چاہیئے اُن بیچارون کی عقل پر جو گرہون کو
خوش کرنے کے لیئے تو تیل اُرد اور لوہا دان کرتے ہین اور جو رب العالمین
کہ چاہے ابھی ایک پل مین سارے گرہون کو خاک مین ملا دے
چاہے اُنکی گردش پچھم سے پورب کو پھیر دے اُسکو خوش کرنیکی
ذرا بھی کوشش نہین کرتے اور اُس سے اپنی نجات دوامی کے لیئے
کبھی کسی طرح کی التجا نہین لاتے کون ایسا مخلوق ہی اس کائنات

مین جو اُس خالقِ مطلق کو رحیم و کریم اور غفار و پروردگار نہین کہتا
پس جو لوگ کہ ایسے ہر جا حاضر و ناظر مالک کو چھوڑ کر زحل اور زہرہ کے
پاس اپنی التجا لیجاتے ہین اور اُنسے ڈرتے ہین تو اُنکو سوا اسکے ہوڑکھہ
کے اور کیا سمجھنا چاہیئے نقل ہی کہ جب موسی فرعون کو سمندر
مین ڈبانے لگا تو اُسنے موسی سے تین دفعہ اپنا قصور معاف چاہا
پر موسی نے کچھہ بھی دھیان نہ کیا اور اُسکو ڈبا ہی دیا تب جناب
باری کے یہان سے الہام ہوا کہ دیکھو یہہ فرعون کیسا بیوقوف تھا جو موسی
سے تین دفعہ اپنا قصور معاف چاہا اگر مجھسے ایک دفعہ بھی کہتا کہ یا مالک
میرا قصور معاف کر تو مین اُسیدم اُسکو سمندر مین ڈوبنے سے بچا دیتا +

نکتہ

کسی عقلمند آدمی کے سامھنے اُسکی جھوٹھی تعریف
کرنا ایسا ہی کہ جیسے کسی نہایت بدصورت عورت کو جو تصویر
کھینچنا جانتی ہو اور آئینہ جسکے سامھنے رکھا ہو یہہ بات کہنی کہ
تو بڑی حسین اور خوبصورت ہی +

زندگی

دل مین ہر ایک آدمی چاہتا ہی کہ مین جیتا رہون لیکن زبان سے ایسا کوئی نہین کہتا اور اپنی اِس آرزو کے چھپانے کے واسطے ہزار ہزار باتین بناتا ہی کوئی تو کہتا ہی کہ ابھی میرے لڑکے چھوٹے ہین اسلیئے مرنا نہین چاہتا اور کوئی کہتا ہی کہ مجکو ابھی ایک مکان بنانا باقی رہ گیا بادشاہ کہتے ہین کہ ہم ابھی ایک ولایت سے دوسری بھی فتح کرینگے اور فقیر لوگ کہتے ہین کہ تھوڑا سا جوگ اور بھی سدھجاوے اور خالق معبود کی عبادت ہوجاوے تو اچھا ہی لیکن ہمارے نزدیک وہی آدمی خوش ہی کہ جسکو کچھہ بھی کام کرنا باقی نہین رہتا اور جو کہ موت کے واسطے ایک بھی بہانہ نہین رکھتا ہر روز مرنے کے لیئے طیار ہی اور ہر دم اِس دنیا سے کوچ کرنے کے واسطے پا بر کاب ہی چنانچہ ہیوم نے مرتے وقت ہنس کر یہی کہا تھا کہ سب مجھے تو کچھہ بھی کام باقی نہین رہا کہ موت سے بہانہ کرتا اور کچھہ دیر کی مہلت مانگتا +

تجربہ

اگرچہ کیسا ہی بڑے سے بڑا آدمی کیون نہو پر کسی نہ کسی کا حسد اُسکے دل مین ضرور ہوویگا اور کتنا ہی چھوٹے سے چھوٹا آدمی کیون نہو پر کوئی نہ کوئی شخص ضرور اُسپر حسد کھاتا رہیگا +

حکومت

معبود حقیقی سنے آدمی کو اِس طور پر مخلوق کیا ہی کہ وہ روز تولد سے تا دم مرگ کبھی بغیر دوسرے کی مدد کے اپنا کام نہین چلا سکتا اگر اُسکو لڑکپن مین کوئی دوسرا آدمی نہ پالے تو یہہ کاہیکو جیکر جوان ہو سکے اور اگر وہ دوسرے آدمی کو کام کرتے ہوئے نہ دیکھے اور جو تجربے کہ اُنھون سنے حاصل کئے ہین وہ اُنکی زبان سے نہ سنے تو اسے کاہیکو کچھہ عقل یا شعور آوسے سوا اسکے انسان اُن سب چیزونکو جنکی زندگی مین ضرورت اور خواہش ہوتی ہی اکیلا کبھی درست نہین کر سکیگا کیونکہ یہہ بات ممکن نہین کہ ایک ہی آدمی کپڑا بھی بُنے اور کھیتی بھی کرے اور برتن بھی گھڑے اور یہ ہی مزدور

معمار اور ہر ایک طرح کے کاریگر کے کام بھی کر لیوے پس اس صورت
مین ضرور ہی کہ بہت سے آدمی اکٹھا رہا کرین اور جب اکٹھا ہونگے
تو اُنمین سے جو کوئی غالب ہوگا وہ سب پر حکومت رکھیگا اگلے زمانے
مین جن دنون آدمی سادھے اور رسیدسھے ہوتے تھے یہہ غلبہ
صرف بدن کے زور سے حاصل ہوتا تھا یعنے جو آدمی بڑا زور آور ہوتا تھا
وہ سارے کمزوروں کو اپنے بس مین کر لیتا تھا چنانچہ ابتک جنگلی قومون مین
یہی دستور جاری ہی اور عورت اور لڑکے جو اپنے شوہر اور والد کے کہنے
مین رہتے ہین تو اُسکا بھی یہی سبب ہی کیونکہ جب زور آور کسی کمزور کو
ایکدفعہ عدول حکمی کیواسطے سزا دیتا ہی تو وہ کمزور پھر سزا نہ پانیکے لیئے
ہمیشہ اُس سے ڈرتا رہتا ہی اور اُسکا حکم بجالاتا ہی بہت سی حکومتین فریب
اور دغابازی سے بھی قایم ہو گئین کیونکہ اکثر کمزور آدمی بازیگرون کی
طرح کچھ جھوٹھی کرامات اور طلسمات دکھلاکر اور لوگونکو اس اعتقاد پر
لاکر کہ اگر کہنا نہ مانینگے تو غضب الہی اُنپر نازل ہودیگا اور بڑی آفت مین
پڑینگے بہت سے آدمیونکو اپنے بس مین کر لیتے ہین اسمین کوئی تو دولت
کے لیئے اور کوئی اختیار کے واسطے کوئی لذات نفسانی کی خواہش سے
اور کوئی لوگون کی بھلائی اور رفاہ خلایق کے ارادے پر اسطرح کی

حکومت حاصل کرتا ہی اور یہہ انسان کی خاصیت ہی کہ جب ایک بات بہت
دنون سے مقرر ہو جاوے چاہے اُسکا کچھہ فایدہ اُنکے جاننے مین آوے
یا نہ آوے اُسکو یہی سمجھتے ہین کہ جو بات اتنے روز سے ہوتی چلی آیی
ہی اب اُسکو اُٹھا دینے مین بیشک کچھہ نہ کچھہ خرابی ہووےگی اور اسی
وجہ سے حاکمون کے خاندان اور اُنکے حقوق اور دستور مقرر ہو جاتے
ہین اور پھر وہی سب اختیار حکومت پُشت در پُشت رہا کرتے ہین
لڑائی جھگڑے اور صلح ہوتے ہوتے بہت سی چھوٹی چھوٹی حکومتین
ملکر ایک بڑی حکومت یعنی سلطنت قایم ہو جاتی ہی لیکن اِس بات کے
لیئے نہایت عقل اور ہوشیاری چاہیئے کہ جس سے اسقدر آدمی محکوم
ہو جاوین اور سب یہی سمجھین کہ ہمارا بھلا اِس حکومت کے تابع رہنے
مین منظور ہی اگرچہ اکثر اوقات بڑے بڑے ظالم بادشاہون نے
مار دھاڑ کرکے اور رعیت کو خاک مین ملا کے لمبی چوڑی سلطنتین
حاصل کرین اور بہت سے آدمیون کو اپنا محکوم رکھا ہی لیکن اگر غور
کیجیئے تو اصلی سبب اِسکا بھی وہی اوپر لکھا ہوا پایا جاویگا کیونکہ جن
لوگونمین عقل اور سمجھہ کم ہوتی ہی وہ حال کی بھلائی پر نظر رکھہ کے
دوراندیشی سے آیندہ کی خرابی ذرا بھی نہین تکتے اسلیئے کیسا ہی

کوئی بادشاہ ظالم کیون نہو تھوڑے سے بہت آدمی اب اپنے فائدے کی امید پر اُسکے ساتھہ ضرور ہو جاوینگے اور وے اُن لوگون کو بس مین لانے کے واسطے جو اُس بادشاہ سے سرکشی کرین کافی رہینگے پس اس صورت مین بھی اُس ظالم بادشاہ کو تھوڑے سے بہت آدمی اپنے حکم مین رکھنے کے لیئے عقل چاہیئے اسمین شک نہین کہ وے لوگ صرف اپنے فائدے کے واسطے اسکے حکم مین رہینگے بعضے وقت ایسا بھی ہوتا ہی کہ ایک ظالم بادشاہ سے زیادہ دوسرے ظالم بادشاہ کی عملداری ہو جانیکی دہشت سے بموجب اس قول کے کہ دو آفتون مین سے چھوٹی آفت کو قبول کرنا چاہیئے ناچار اُسکا حکم ماننا پڑتا ہی قصہ کوتاہ اب یہہ سوچنا چاہیئے کہ کسقدر رعیت کے کامون پر حاکم کا اختیار رہنے سے رعیت کا بھلا ہوتا ہی اور پھر وہ اختیار کسقدر بڑھنے سے اُنکا برا ہو جاتا ہی بعضے بعضے ملکون مین حاکم لوگ اپنی رعیت کے کامون پہ اتنا اختیار رکھتے ہین کہ اگر کسیکے گھر مین کوئی مرجاوے تو سواے آئین کے حکم کے اور طرح پر وہ اُسکا ماتم نہین رکھہ سکتا یا اگر کوئی شخص تجارت کیا چاہے سو اسے اُن چیزون کے بیچنے کے لیئے حاکم کی اجازت ہی اور چیزون کا سودا نہین کر سکتا دیکھو ہندوستانی عملداریون مین اب تک دستور ہی کہ جب کوئی

راجا یا رانامر جاوے ناچار جبراً قہراً تمام رعیت کو اپنا سر اور ڈاڑھی موچھین
منڈانی پڑتی ہین حالانکہ ایسی ایسی باتون پر حاکمونکا اختیار رہنے
سے کسی طرح رعیت کی بہتری نظر نہین آتی لیکن اسی طور پر بہت
سی باتین ایسی ہین کہ جن پر حاکمون کا اختیار نہ رہنے سے رعیت کی
خرابی اور تباہی متصور ہی مثلاً اگر ہر ایک شخص کو اختیار ہو کہ چاہے جتنے
آدمی نوکر رکھے اور چاہے جہان قلعہ بنا وے چاہے جسے لوٹ لیوے
اور چاہے جسے مار ڈالے تو خیال کرو کہ کسقدر ملک مین بے انتظامی
اور بدعملی ہوجاویگی پس اس حالت مین حاکم کا اتنا ہی اختیار رہنا
بہتر ہی کہ جس سے سواے بھلائی کے رعیت کی کچھ برائی نہو سکے
اور اسی واسطے آئین اور قانون بنتے جاتے ہین کہ جسمین ہر ایک
بات کے درمیان اُسیقدر حاکمون کی مداخلت اور اختیار رہے
کہ جس سے ملک کی بے انتظامی کا ڈر نہو اگرچہ یہہ سچ ہی کہ حاکم
اپنی رعیت کی بہتری کے واسطے کسی بیوقوف کو عاقل اور
غریب شخص کو بغیر دوسرے کی دولت چھین لینے کے دولتمند نہین کرسکتا
اور نہ کسی بُرے آدمی کو بھلا بنا سکتا ہی یہہ باتین انسان کو صرف
اپنی محنت اور کوشش سے حاصل ہوتی ہین لیکن تو بھی حاکم بہت سے

ایسے کام کر سکتا ہی کہ جس سے اُسکی رعیت کو ان تینون چیزونکا
حاصل کرنا بہت آسان ہو جاوے حاکم اپنی رعیت کے جان مال اور
حرمت کی حفاظت کرے کہ اس بات سے بُرا کام نکر کے اچھے کامونکی
طرف دل دیوینگے اور دل مین کسی بات کی دہشت نرھنے سے علم اور
ہنر حاصل کرنیکی فرصت پاوینگے یہہ ظاہر ہی کہ ملک کے سب کام تو ایک
آدمی سے نہین ہو سکتے پس ایک ایک کام کو ایک ایک آدمی کے
ذمے کر دینا چاہیئے اور حاکم اُن سب آدمیون پر نگاہ رکھے کہ کسی طرف
کسی کام مین کوئی شخص سُستی نکرنے پاوے اور یہہ کام دو طرح کے
ہین پہلے تو حاکم کو اپنی رعیت باہر کے دشمنون سے بچانی پڑتی ہی
اور اس کام کو انگریزی مین فارن ڈپارٹمنٹ یعنی باہر کا کام کہتے
ہین اور وہ دو طرح کا ہی ایک تو صلح کے ساتھ دوسرا لڑائی سے
انگریزی مین صلح کو ڈپلومٹیک اور لڑائی کو وار ڈپارٹمنٹ کہتے ہین
دوسرے رعیت کو آپسمین لڑنے جھگڑنے اور ایک کو ایک پر زیادتی
کرنے سے باز رکھنا پڑتا ہی اور اس کام کو انگریزی مین ہوم ڈپارٹمنٹ
یعنے گھر کا کام کہتے ہین اور ان کامون کے واسطے تین طرح کے آدمی
چاہیئین پہلے تو آئین بنانے والے دوسرے آئین کے سمجھانے والے

ہیں تیسرے وہ لوگ جو آئین کے حکموں کی تعمیل کرتے ہیں اور یہہ تینوں انگریزی
مین بموجب اپنے اپنے معنی کے لیجس لیتیو اور جوڈیشیل اور اکسیکیوٹیو ڈپارٹمنٹ
کہلاتے ہیں اب ان سب کاموں کے لیئے آدمی وغیرہ رکھنے کو خرچ کیواسطے
روپیہ چاہیئے اسواسطے حاکم اپنی رعیت سے ضرورت کے موافق محصول
کے طور پر روپیہ لیتا ہی اور اس روپیئے وصول کرنے کے کام کو انگریزی
مین فینانشل ڈپارٹمنٹ یعنی تحصیل کا کام کہتے ہین جہان تک کہ حاکم رعیت
کے جان مال اور حرمت کی حفاظت کیواسطے اُس سے روپیہ لیوے
وہان تک تو انصاف ہی اور جب حاکم رعیت سے روپیہ وصول کر کے
اپنے پہننے کے لیئے ہیرے موتی خریدے یا سونے چاندی کے تخت اور پلنگ
بنوائے یا اسطرح کے اور واہیات کامون مین اُن روپیون کو خرچ کرے تو یہہ
سراسر ظلم ہی اب ان سب کامون کا جُدا جُدا دفترونمین بٹ جانا اور دو دو چار چار
کام پر ایک ایک آدمی کا رہنا یا ایک ایک کام کے لیئے دو دو چار چار یا زیادہ
آدمی کا مقرر ہونا ملک اور آمدنی کی کمی اور زیادتی پر موقوف ہی سوائے
اسکے حاکم کو اپنی رعیت ہکے پڑھانے لکھانے کے واسطے بھی ایک جدا
عہدہ جسے انگریزی مین اجوکیشنل ڈپارٹمنٹ یعنی سررشتہ تعلیم کہتے
ہین مقرر کرنا چاہیئے اور اس بات کا خیال رہے کہ جب تک کوئی آدمی

اچھی طرح لکھا پڑھا ہو کسی کام پر مقرر نہونے پاوے ہمارے ہندو راجاؤن
نے اگر اپنے یہان ایجوکیشنل دپارتمنت رکھا ہوتا تو سنسکرت علم اسقدر کاہیکو
معدوم ہوجاتا جاننا چاہیئے کہ حکومت بھی بہت طرح کی ہی اور ہر قسم کی حکومت
ہر ملک کے لیئے بموجب اُسکے آدمیون کی لیاقت اور حوصلے کے موافق
آتی ہی دنیا مین ابتک بہت ملکون کے اندر خودمختار بادشاہی حکومت ہی
اور ایسے ملک کے حاکم کو بیحد اختیار حاصل رہتا ہی چاہے ایکدم مین سیکڑون
آدمی کا خون کرڈالے اور چاہے ایک لحظہ مین ہزارون شہر اُجاڑ ڈالے
لیکن جس جس ملک کے درمیان کہ علم اور عقل کی روشنی اچھی طرح
پھیل گئی ہی وہان لوگ اس خودمختار بادشاہی حکومت کو اُٹھا کر ملک کے
بندوبست کے واسطے پنچایت مقرر کرتے جاتے ہین اور اُسکو پنچایتی حکومت
کہتے ہین چنانچہ امریکا کے درمیان بہت دن سے یہی حکومت چلی آتی ہی اور
فرنگستان کی اکثر ولایتون نے بھی آج کل یہی طریقہ اختیار کیا ہی ایسی حکومت
رہنے سے رعیت اپنا بندوبست آپ کرتی ہی اور سوائے اپنی بھلائی کے
کبھی کوئی کام اپنی خرابی کا نہین ہونے دیتی طرح اُس پنچایت کے
بنانے کی یہہ ہی کہ گانون گانون اور شہر شہر کے آدمی اپنی جگہہ پر اکٹھا
ہو کر ایک مقرر عرصے کے لیئے کسی ہوشیار اور معتبر شخص کو اپنا وکیل کرتے ہین

اور ایسے ایسے پانچ سات سو وکیل اکٹھا ہونے سے وہ اُس ملک کی پنچایت
کہی جاتی ہی اور جو کچھ کام کہ وہ کرتے ہین گویا تمام رعیت کا کیا ہوا سمجھا
جاتا ہی سوا اِن اوپر لکھی ہوئی دو قسمونکے ایک تیسری اور بہی آئینی بادشاہت ہی
کہ جو اب انگلستان مین ہی ہماری دانست مین یہہ طریقہ سب سے بہتر ہی اسمین
نہ تو بادشاہ کو مثل بادشاہی حکومت کے رعیت کی خرابی اور بربادی کرنیکا
اختیار رہتا ہی اور نہ رعیت مین سے کسیکو مثل پنچایتی حکومت کے بادشاہت
رہنے کے سبب اُس ملک مین زیادہ اختیار حاصل کرنیکا حوصلہ ہوتا ہی
پس جو کہ اُس ملک کا آئین ہی اُسیکے بموجب رعیت اور بادشاہ دونون
ایک سلسلے سے کام کرتے چلے جاتے ہین اور اگر کبھی کچھ احتیاج کسی آئین
کے بدلنے کی پڑتی ہی تو جبتک کہ بادشاہ اور رعیت دونون کی ایک رائے
نہو تب تک کسی طرح وہ آئین بدلا نہین جا سکتا اور اسی بات کے لیئے وہان
ایک مجلس جسے پارلامنت کہتے ہین مقرر ہی اُسکے دو درجے ہین پہلے درجے
مین تو ارکین سلطنت اور عہدہ داران بادشاہی بیٹھتے ہین اور دوسرے
درجے مین رعیت کے وکیل جو گانون گانون اور شہر شہر سے آتے
ہین جگہہ لیتے ہین پہلے درجے والے تو بادشاہ کی کچھہ کر کے کوئی بات ایسی
نہین ہونے دیتے کہ جسمین اُسکا نقصان ہو اور دوسرے درجے والے

رعیت کی طرفداری کرکے اُنھین کوئی اسطرح کی بات نہین کرنے دیتے جس سے اُنکی خرابی ہو غرض جو بات کہ پارلامنت سے ہوتی ہی اُس سے بادشاہ اور رعیت دونون کی بھلائی منظور رہی اور یہہ دستور ہی کہ جب تک کوئی آئین پارلامنت کے دونون درجون سے منظور ہوکر بادشاہ کے دستخط سے مزین نہو جاوے تب تک وہ آئین کے طور پر ہرگز نہ مانا جاویگا شکر کرنا چاہئیے اُس رحیم وکریم معبود حقیقی کا کہ جسکی مہربانی سے ہمارا ملک بھی بڑی بڑی آفتین جھیلنے کے بعد اور ایرانی تورانی اور افغان اور تاتاری بادشاہون کے چڑھاؤ اور مرہٹھون کی لوٹ مار سے خراب ہونے کے پیچھے اب آخر کو اس آئینی بادشاہت کے تحت مین آگیا اور ہمیشہ کے واسطے ظلم وستم کے پنجہ سے رہا ہوا +

اچھی صلاح

یہہ بات تھوڑے ہی آدمیون کو معلوم ہی اگرچہ بہت کام کی ہی کہ جب کوئی کسی سے بات کرے تو پہلے اُسکو اتنا اپنے دل مین ضرور سوچ لینا چاہئیے کہ جس سے مین بات کرنا چاہتا ہون اُسکا دل میری بات سننے کو زیادہ چاہتا ہی یا اپنی بات سُنانے کو +

راحت

راحت کیا ہی اور کہان اور کیونکر ملتی ہی حقیقت مین یہہ سوال بہت مشکل ہی یہہ وہ سوال ہی کہ جسمین بڑے بڑے حکیم اور فاضلون نے غوطہ کھایا مگر موتی مراد کا بہت تھوڑون کے ہاتھہ آیا جانسن بیاز بردست حکیم جیسکا ثانی لکھنے والا انگریزی زبان مین مشکل سے ملیگا اِس راحت کی تلاش مین اپنے قصّے کے شاہزادے کو تمام دنیا مین پھرالایا پر تو بھی راحت تو کیا ملنی تھی ہماری انست مین وہ راحت کے معانی سے بھی واقف ہوا اُسنے اس بات کو ہرگز نجانا کہ راحت کسکو کہتے ہین اور کہان کسطرح حاصل ہوتی ہی ڈاکٹر جانسن نے اس رسلس شاہزادے کے قصّے مین بہتیری کوششین کی ہین کہ راحت حاصل کرنے کی کوئی تدبیر نکالے پر جو غور کرکے اُس کتاب کو پڑھیئے تو معلوم ہوگا کہ اُسنے جس جس چیز سے آرام پانا چاہا آخر وہ سبب غم کا باعث ہوئین کیونکہ اُس قصّے کا خلاصہ یہہ ہی کہ رسلس شاہزادے کو مصر کے بادشاہ نے کسی پہاڑ کے اندر ایسے ایک محل مین رکھا تھا جہان قدرتی اور مصنوعی دونون طرح کی چیزین جو اس جہان مین آرام کی دینے والی سمجھی جاتی ہین سب موجود تھین اور سیکڑون ہوشیار اور پڑھے لکھے

آدمی صرف اسی بات پر تو کر سکتے کہ غم تو کیا بلکہ غم کا ذکر اور نام تک بھی
وہان نہ پہنچنے دیوین مگر شاہزادیکا دل اس باعث سے کہ جس ڈھب آج
کا دن گذرا اسیطرح کل بھی گذریگا یعنی کھانا پینا پہننا کھیلنا گانا بجانا
سونا بیٹھنا آج ہوا ہی وہی کل بھی کرنا پڑیگا اسجگہہ سے اداس ہو گیا
اور آخر آرام ڈھونڈھنے کے واسطے باہر نکلا تمام دنیا چھان ڈالی اور
غریب امیر بادشاہ حکیم عالم فاضل سبکے دلون کی تلاشی لی پر راحت
سی چیز کا کہین کچھہ پتا بھی نپایا الغرض اُس شاہزادے نے اپنی باقی عمر
ایک اسکول بناکر لڑکون کے پڑھانے مین کاٹنی تجویز کی بعضے حکیم اس
راحت سے ایسا نراس ہوگئے ہین کہ اُنھون نے اُسکے وجود ہی سے
انکار کیا اور یہہ یقین مانا کہ راحت صرف کہنے کی بات ہی حقیقت مین وہ
کچھہ بھی نہین بعضون نے یہہ کہا کہ راحت کا وجود تو ہی مگر بہشت مین
مرنے کے بعد البتہ مل سکتی ہی زندگی مین نہین مل سکتی پر ان لوگون
نے اس بات کا سبب نہین بیان کیا کہ راحت دنیا مین کیون نہین
اور بہشت مین کسواسطے ملیگی اگر کہئیے کہ وہان حور اور غلمان ہین تو یہان
بھی جو اپنی محبوبہ کو دل سے چاہتے ہین اُسے حور اور غلمان سے زیادہ
مانتے ہین اسلئے اب یہہ سوچنا چاہئیے کہ کون سے وہ سبب ہین جنسے

ہملوگون کے دل کو یہان راحت حاصل نہین ہوتی ہماری سمجھ مین ایسا کوئی شاذ و نادر شخص ہوویگا جو اس بات کو نمانے کہ ہملوگونکو راحت نہ ملنے کے اصلی سبب شہوت غصہ طمع حسد بغض غرور وغیرہ ہین پس جو یہہ باتین بہشت مین بھی آدمی کے دل سے نجاوینگی تو وہان بھی اسسے راحت ملنے کی کیا امید ہی اگر ایک کی حور کو دیکھکر دوسرے کا دل کڑھیگا تو پھر اُسکے واسطے تو وہان بھی دوزخ کا غم موجود ہی اور اگر کہیے کہ بہشت مین انسان کے دل سے یہہ سب باتین دور ہوجاوینگی تو پھر ہملوگ اس دنیا مین بھی اِن سب باتون کو دل سے دور کرکے راحت کیون نہین حاصل کرتے لوگ اس دنیا مین راحت اور غم دو شے بتلاتے ہین اور جسطرح غم کی پیدایش کے لیئے ہمنے سبب لکھے ہین اُسیطرح وہ راحت ملنے کے لیئے بھی کسی سبب کا ہونا ضروریات سے سمجھتے ہین مگر ہم اُسکو جو کسی سبب سے یا کوئی دلی آرزو پوری ہونے سے تھوڑی دیر کے واسطے حاصل ہوجاتی ہی راحت نہین کہینگے اُسکا نام خوشی ہی ہمارے نزدیک راحت کوئی شے نہین غم کا نہونا ہی راحت کہا جایگا یعنے جب روح اپنی اصلی حالت پر رہیگی تبھی اُسکو راحت ملیگی اور غم کی پیدایش کے سبب وہی شہوت غصہ طمع وغیرہ ہین جو ہم اوپر کہہ آئے ہین جو لوگ

کہ غم اور غم کے باعثون کو نہ دور کرکے راحت کے ملنے کی آرزو رکھتے
ہین اور اُسکے ملنے کے واسطے دنیا کی چیزین جمع کرتے ہین وہ گویا کسی
رنگین کپڑے کو سفید کرنے کے لیئے اور بھی اُسپر طرح بطرح کے
رنگ چڑھاتے جاتے ہین یہہ بھی جاننا چاہیئے کہ جو لوگ راحت و غم کو
جُدا جُدا دو شے مانتے ہین وہ اصلی راحت اور روح کی اصلی حالت
پر قناعت نکرکے دوامی خوشی کی تلاش مین کہ جو ناممکنات سے
ہی ہرن اور سُراب کی طرح پڑے بھٹکتے ہین خوشی دوامی کبھی نہین
ہوسکتی کیونکہ وہ بغیر سبب پیدا نہین ہوتی پس جب سبب جاتا رہیگا تو
اُسکا بھی زوال ہوجاویگا اور اگر بالفرض سبب باقی بھی رہے تو پھر
اکثر کچھہ دنون کے بعد اُس سے خوشی حاصل نہین ہوتی سواے اسکے
جو غم کے تمام باعث بیخ و بن سے نہ اُکھڑ گئے ہونگے تو اُس خوشی کے
رہنے بھی کوئی سبب غم کا ایسا آپڑیگا کہ جسکے سامھنے اُس خوشی کو
بالضرور بھاگنا پڑیگا اور زیادتی سب جگھہ خرابی کرتی ہی اعتدال بہت
خوب ہی افراط و تفریط سب جگھہ مذموم ہی پس ہم راحت اُسکو
کہینگے کہ جب روح اعتدال یعنی اصلی حالت پر رہے اور غم اُسے جانینگے
کہ جب کسی سبب سے وہ اپنی اصلی حالت سے گھٹ جاوے اور خوشی اُسے

مانینگے کہ جب کسی باعث وہ اپنی اصلی حالت سے بڑھہ جاوے حقیقت مین جو غور کرکے دیکھئے تو جب خوشی ہوتی ہی انسان کا دل بڑھہ جاتا ہی بلکہ یہہ پھیلاوت سارے بدن پر اور خصوصاً چہرے اور ہونٹھون پر بخوبی ظاہر ہو جاتی ہی اور اسیطرح جب غم یعنی دُکھہ ہوتا ہی تو دل سکڑ جاتا ہی ہماری سمجھہ مین یہہ خوشی اور غم یعنی اصلی حالت سے یہہ گھٹنا اور بڑھنا دونون خراب ہین روح کو آسودگی اور راحت ان دونون سے حاصل نہین ہو سکتی اُسکو آسودگی اور راحت یعنی بے فکری اور اصلی آرام تبھی ملیگا کہ جب وہ اپنی اصلی حالت مین رہے یعنی نہ اُسکو خوشی ہو نہ غم اور اس خوشی اور غم کا ہونا تبھی موقوف ہو سکتا ہی کہ جب شہوت غصہ وغیرہ دلسے دور ہون پس جو شخص کہ سدا چین آرام یعنی راحت سے رہنا چاہے شہوت غصہ وغیرہ راحت کے دشمنون کو اپنے دلسے باہر نکالے بغیر اُنکے دور کئے کسی چیز سے بھی راحت حاصل ہونیکی آرزو رکھنا ایسا ہی جیسے تیل نکالنے کے واسطے بالو کو کولھو مین پیرنا +

زیادہ بیوقوف کون ہی

بنتاپ ہال لکھتا ہی کہ انگلستان کے درمیان کسی لارڈ نے چہل کے واسطے ایک بیوقوف آدمی رکھہ چھوڑا تھا اور اُسکو یہہ کہکر

ایک چھڑي دے دي تھي کہ جب تو کسیکو اپنے سے بھي زیادہ بیوقوف پاوے تب اُسکو یہہ چھڑي دے دینا الغرض کچھہ دنون کے بعد وہ لارڈ بہت بیمار ہوکر جب حالت نزع مین ہوا تو وہ بیوقوف اپنے مالک کو دیکھنے آیا لارڈ نے اس سے کہا کہ اب ہم تمسے جدا ہوتے ہین بیوقوف نے پوچھا کہ آپ کہان جاتے ہین لارڈ نے جواب دیا کہ اب ہم دوسرے دنیا مین جاوینگے بیوقوف پھر بولا کہ آپ وہان سے پھرینگے کب تک کوئي مہینا بھر مین لارڈ نے جواب دیا کہ نہین پھر بیوقوف نے سوال کیا کوئي دو تین مہینے مین لارڈ نے سمجھایا کہ اب مین پھر اس دنیا مین نہین آؤنگا ہمیشہ کے واسطے دوسري دنیا مین جاتا ہون بیوقوف نے پھر سوال کیا اُس جگہہ مین جہان آپ جاتے ہین آپ نے اپنے رہنے کے لیئے بھي کچھہ بندوبست کرلیا ہی لارڈ نے جواب دیا کہ وہان کے واسطے تو کچھہ بندوبست نہین کیا یہہ سنتے ہي اُس بیوقوف نے اپني چھڑي لارڈ کے سامھنے رکھي اور کہا کہ آپ بیشک مجھسے زیادہ بیوقوف ہین کہ جہان ہمیشہ کے واسطے آپ جاتے ہین آپ نے وہان کا اپنے لیئے کچھہ بھي بندوبست نہین کیا +

37	Rama Man Runjan in Press for the Govt
38	Moh Mudgar, (printed for the Author)
39	Mundak & Mundakyaras (— Ditto. —)
40	Taittaria & Aittariyanar (— Ditto. —)
41	Swetaswatar, Isavasya, Kena, katha & Prasnasar (printed for the Author)
42	Bhugol Hastamalak Vol 2d (under preparation for the Government)
43	Ministering Children (under preparation for Mr Tucker.)
44	Jami Jahan Numa part IV (under preparation for the Government)
45	— Ditto. — Ditto — part V — Do — Do

Agra Central Prison Press.

23 Jámi Jahan Numa Part III (printed for Govt.
24 Mikraatul kahilin in Press (— Ditto —)
25 Dunallan (printed for Mr Tucker)
26 Henry & his Bearer (— Ditto —)
27 Maia & Cleon in Press (— Ditto —)
28 Sachi Bahaduri (— Ditto —)
29 B. T. (Printed for Agra tract & Book Society)
30 Azimgarh Reader Hindee (pd for Mr Tucker
31 Hazimá (Printed for Medical Improvement Society Benares)
32 Lohe ki Sarak ka bayan (— Ditto —)
33 Mele ki hani Hindi for Mr Tucker
34 Lakarhar ki kahani — Do — Do
35 Manáva Dharmasar in Press (for the
khoti Ramayun (under preparation for the Government.

7 Matumat } (Modified & printed for the Government under the name of Vidyankur,
8 Bhugol Barna }

9 Swayambodh Urdu (3rd Ed: Benares Akr P.

10 Panditon ka Dastoorulamul (Out of Print)

11 Inami Pustack (— Ditto —)

12 Prashnottar Mala (2nd Ed: Medl. H. P. Benares

13 Birsingh ka Brittant (Out of Print.)

14 Balbodh (Printed for the Government)

15 Dilbahlau (— Ditto. —)

16 Ditto Part II (— Ditto —)

17 Ditto Part III (— Ditto —)

18 Sandford & Merton (Pri[illegible] for Govt.)

19 — Ditto Part II (— [illegible]itto —)

[illegible] [B]hugol Hastamalak Vol I (— Ditt[o]

[J]ami Jahan Numa (— Ditto. —)

— Ditto — Ditto — Part II (— Ditto —)

Notice

Books and tracts Urdu or Hindi written by the same Author for W. Edmon[illegible] Esquire, Superintendent of the Protected Hill States, Henry C. Tucker Esquire, Commissioner and Governor General's Agent at Benares, and the Honorable the Lieutenant Governor North Western Provinces.

1	Barnmálá	(5th Edition Medical Hall Benares)
2	Barnmálá ki Tíka	
3	Kahání (Out of Print)	
4	Hisab (— Ditto —)	
5	Chithí Patri (— Ditto —)	
6	Sikhon ka Udaya Ast (2nd Ed. Benares [illegible])	

دل بہلاو

تیسرا حصہ

حسب الارشاد جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک شمال و مغرب

مطابق ہدایت

جناب ہنری اسٹوارٹ ریڈ صاحب بہادر ڈایرکٹر صیغہ تعلیم ممالک مذکور

بابو شیو پرشاد

نے

تالیف کی

آگرہ

سید رجب علی کے چھاپہ خانہ میں چھاپا گیا

First Edition 5000 Copy Price per Copy 4 As.	١٨٥٦ع	پہلی دفعہ ۵۰۰۰ جلد قیمت فی جلد ۴ر

دل بہلاؤ

تیسرا حصہ

نوکری و آقائی

جو شخص خود کسیکی نوکری کو جاتا ہے وہ گویا ایک مریض ہے مرض اُسکا
مفلسی ہے اور علاج اُسکا مفید تبھی ہوگا جب وہ اپنے حکیم یعنی آقا کی مرضی
مطابق اپنے حرکات و سکنات و خواب و خور وغیرہ کی اوقات جہان تک ہو سکے
مقرر رکھے اور جو بات خلاف طبیعت آقا کے ہو اُس سے پرہیز کرے اور ہر دم تعمیل
حکم کا دم بھرتا رہے اگرچہ حالت بیماری میں بعلت ناچاری اکثر باتیں خلاف ارشاد
حکیم بھی ہو ہی جاتی ہیں لیکن حکیم علیم اُسکے علاج کی فکر کیا کرتا ہے اور ہمیشہ
مثل مربی مہربان بہت شفقت اور رحمت سے ہدایت و ارشاد فرماتا ہے بسختی و
درشتی کیونکہ جو تعمیل دل کے بڑھانے سے ظہور میں آتی ہے وہ منہہ چڑھانے اور

ناک چڑھانے سے نہیں دکھلاتی بلکہ بیمار کا جب دل گھٹ جاتا ہے تب کوفت اُسکا
زیادہ بڑھ جاتا ہے اور اگر خدانخواستہ باعث بے پروائی و غضب نمائی خواہ بعلت
عجلت طبیب کی تجویز نے کہیں سہو کیا تو مریض کی جان ہی گئی مردہ بدست زندہ
مریض اور طبیب ہی کی صفات سے ہے اور بندگی بیچارگی متعلق اُسی غریب کی ذات سے +

حکایت بہدایت اطاعت

ابراہیم ادہم کے پاس ایک شخص غلامی کو آیا ابراہیم نے پوچھا کہ تیرا کیا
نام ہے بولا کہ جس نام سے پکار دیجئے پوچھا کیا کھائیگا کہا جو کھلائیے پھر پوچھا کیا پہنیگا
عرض کیا جو پہنائیے استفسار کیا کام کون کریگا بولا جو فرمائیے بعدہ فرمایا کہ کچھ خواہش
بھی رکھتا ہے گذارش کیا کہ غلام کو خواہش سے کیا کام ہے ابراہیم بہت ہی مسرور ہوا
و باطناً خود اُس سے مسترشد ہو گیا لیکن جو شخص خود کسیکو بنظر پرورش ملازم رکھتا ہے
اُسکا معاملہ یکطرفہ ہے وہ گویا ایک پودھا لگاتا ہے ہر روز اُسکا خبرگیران رہا کرتا ہے
سردی دھوپ چھاند کی شدت سے بچانا حیوانات کے دست و زبان سے امان دینا
اور آفات ارضی و سماوی سے اُسے محفوظ رکھنا اُسکی خدمت بہت پر واجب ہے
پودھے کو ذرا بھی حرارت زیادہ پہنچیگی تو سوکھ جاویگا اور زیادہ رطوبت کے باعث
جڑ تک سڑ جاویگا سردست پھل پھول کی آس سے امید نرکھنی چاہئے الا نشو و نما دیکھتا رہے
کیا لیکن جب اچھی پرورش پاویگا اور پختگی پر آویگا تو وہ خود بخود پھل دیگا

اور رنگ و بو سے منقول ظہور میں لاویگا +

نکتہ

شہرت سب طرح کی خراب ہے اگر انسان بدنامی کے ساتھ مشہور ہوا سب کے سامنے اُسے گردن نیچی کرنی پڑی اور جو نیکنامی کے ساتھ مشہور ہوا ساری دنیا اُسکی دشمن ہوئی +

طیطوس طاکی طوس کا جواب طیلوس کو

جبکہ میں جواب نہیں دیتا ہوں تو میرے برخلاف کوئی بات کہنی بہت سہل ہے تمنے غیبت کرنا سیکھا ہے اور مینے غیبت کو حقیر جاننا سیکھا ہے اس باب میں [illegible] تم اپنی زبان کے مالک ہو اور جو چاہو اُس سے کہہ سکتے ہو میں اپنے کان کا مالک ہوں اور اختیار رکھتا ہوں کہ جو چاہوں اُنھیں سُنواؤں اور دل میں رنج نہ لاؤں +

نکتہ

آدمی کی بنا دو ایک طبیب امراض جسمانی کا حال دریافت کرتے ہیں اور حکیم امراض نفسانی کا +

لطیفہ

ایک روز ملا نصیر الدین وعظ کے وقت منبر پر چڑھکر لوگوں سے پوچھنے لگے کہ تم جانتے ہو میں کیا کہونگا لوگوں نے کہا نہیں آپنے فرمایا کہ ایسے بیوقوفوں کے سامنے وعظ کہنا محض لاحاصل ہے اور اُترکر اپنے گھر کو چلے گئے دوسرے روز جب منبر پر چڑھے پوچھا کہ آ

مسلمانو جانتے ہو کہ مین کیا کہونگا لوگون نے کہا کہ ہان جانتے ہین آپنے فرمایا اگر جانتے ہو تو پھر کچھ کہنا محض لا حاصل ہے اور اُترکر گھر کو چلے گئے تیسرے روز جب منبر پر چڑھے پھر وہی سوال کیا لوگون نے جواب دیا کہ کچھ لوگ جانتے ہین کچھ لوگ نہین جانتے آپنے فرمایا کہ جو جانتے ہین وہ نہ جاننے والون کو بتلا دیوین اور گھر کی راہ لی ٭

نکتہ

بادشاہ فریڈرک اعظم والٹیر کو اسطور پر لکھتا ہی کہ جب انسان کی کوئی مذمت کرے تو اُسے دیکھنا چاہیے کہ وہ بجا ہی یا بیجا اگر بجا ہو تو اپنے تئین درست کرے اگر بیجا اور جھوٹی ہو صرف ہنسکر خاموش ہو رہے ٭

شیطان کا گھر

ملٹن انگلستان کا ملک الشعرا اپنی نظم مین لکھتا ہی کہ جب شیطان بہشت سے گرایا گیا تو اُسنے پردۂ زمین پر لات منات وغیرہ بتون کے بھیس مین خلق اللہ کو گمراہ کرنا شروع کیا افسوس کہ ملٹن لکھنؤ کے حال سے مطلق ناواقف تھا ورنہ وہان کے بعض جنتریون کے وجہ مین لات و منات سے بھی زیادہ ظہور شیطانی پاتا ہے حضرت وہان چھپکر ہزارہا عمل کرتے ہین اسطرح کی عشق آمیز قصون کی ایسی دلکش کتابین چھپواتے ہین کہ جنھین پڑھکر سفید ریش زاہد بھی گمراہ ہون لڑکے بالون کی تو کیا گنتی ہے پس ہم اپنے ملک والون کو متنبہ کرتے ہین کہ جو قصہ کی کتابین اس آشیانہ شیطانی

باہر نکلین بہت سمجھ بوجھکر اپنے فرزندونکے ہاتھہ مین دین انسان کی طبیعت نیکی کی
بہ نسبت بدی کی طرف جلد مایل ہوتی ہی اسی بھروسے پر لکھنؤ کے چھاپے والے اپنے
فایدے کی نظر سے اکثر ایسی ہی کتابین چھاپتے ہین جو بدی سے بھری ہون اور
فی الفور بکنے مین آوین ہم اس بات سے کمال مسرور و ممنون ہین کہ اس لعاب زہری
کے لیئے جو دہانۂ شیطانی سے باہر نکلتا ہی حکیم بے بدل نے تریاک بھی عطا فرمایا یعنی
وہ سب ہزارون کتابین جو اب جناب صاحب ڈیرکتر بہادر کی ہدایت سے مدارس
دیسی کے لیئے آگرے مین چھپی ہین اور چھپتی جاتی ہین منجملہ ان کتابون کے سنہ ۱۸۵۱ء
مین کم سے کم بیالیس ہزار بکین اور بانٹی گئین جب سے سرکار نے امتحاناً آٹھہ ضلعونکے
درمیان یعنی آگرہ علیگڈھ بریلی اٹاوہ فرخ آباد مین پوری متھرا اور شاہجہانپور
مین مدارس دیسی کی طرف توجہ فرمائی فایدہ بیشمار وہان کی رعایا کو حاصل
ہوا ہی یعنی سنہ ۱۸۴۸ و سنہ ۱۸۴۹ء مین اُنکے درمیان ۲۰۱۴ مدارس دیسی تھے اور
۱۶۵۳۰ لڑکے اُنمین پڑھتے تھے اور اب سنہ ۱۸۵۰ء اور سنہ ۱۸۵۱ء کے درمیان
اُنمین ۳۰۶۳ تو مدارس دیسی شمار مین آئے اور ۳۳۳۱۱ لڑکے پڑھتے
ہین سرکار کا جو اس کارنیک مین لاکھون روپیہ خرچ ہوتا ہی بہتیرے
ناواقف شکر ادا کرنے کی عوض ازراہ طنز استفسار فرماتے ہین کہ کیون صاحب
جب کو ہری کا چھی تیلی تنبولی سبھی پڑھ لیوینگے تو پھر اُنکا کام کون کریگا اگرچہ

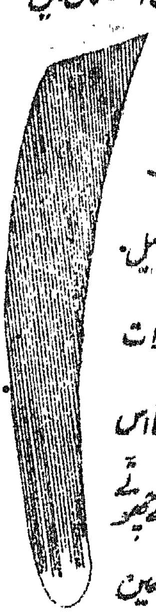
جواب اسکا صاف ہی کہ پڑھنے لکھنے سے کچھ تیلی کا تیل نہ نکل جاویگا اور نہ تنبولی کے پان مین داغ لگجاویگا لیکن پڑھنے لکھنے سے جو کچھ کہ اُنکو فائدہ ہوگا اُسکی شرح لمبی چوڑی لکھنے کے عوض ہم اُن صاحبون کے دل سے شک رفع کرنیکے لیئے صرف اتنا ہی اس مقام پر لکھ دیتے ہین کہ انگلستان کے درمیان ۱۸۵۸ء مین ایک کروڑ ستر لاکھ آدمی شمار ہوئے انمین آدھے سے زیادہ پڑھ لکھ سکتے ہین اور یہان آٹھون اضلاع مذکورۂ بالا مین کچھ اوپر چھتیس لاکھ آدمی بستے ہین لیکن خواندہ اُنکے درمیان ایک لاکھ اکاسی ہزار بھی نہین ہین سو بہبین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + جب تک ہمارے ملک کے آدمی انگلستان والونکی طرح علم مین ترقی نکرین دولت و اقبال مین بھی اُنکی ترقی ناممکن ہی +

تاثیرات ذوذنب

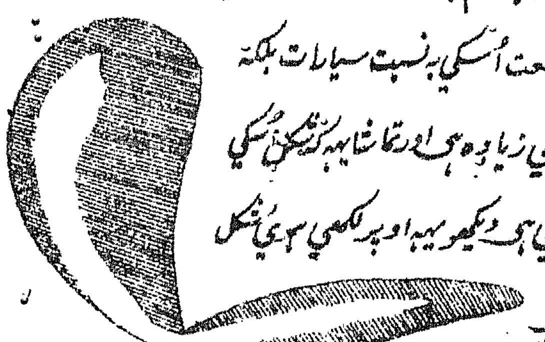
جسے عربی مین ذوذنب کہتے ہین اُسی کا فارسی مین ستارۂ دُمدار ہندی مین جھاڑو کا تارہ اور سنسکرت مین دھوم کیتو نام ہی سب زمانون مین اور سب قوم مین برابر یہہ دستور چلا آیا ہی کہ واقعات ارضی کو مناظر فلکی سے متعلق کرتے ہین اصل امر یعنی علاقہ کہ جو سبب اور نتیجے کے درمیان ہوتا ہی ہنوز دریافت نہین لیکن مناظر فلکی کو واقعات ارضی کا سبب گردان کر فراموش ہو بیٹھتے ہین جو باتین آسمان مین پیش آتی ہین اور معمولی وقت پر دکھلائی دیتی ہین اُنکے نتیجون کا سلسلہ تو خیر

کسی قدر ایک قاعدہ سا بندھ گیا ہی مثلاً جب آفتاب کو برج جوزا مین دیکھینگے
تو یقیناً معلوم کر لیوینگے کہ اب برسات شروع ہوویگی اور چار مہینے پانی برسیگا
جب آفتاب کو برج میزان مین دیکھینگے تو یقیناً معلوم کر لیوینگے کہ اب جاڑا ہوویگا
اور چار مہینے سردی پڑیگی جب آفتاب کو برج دلو مین دیکھینگے تو یقیناً معلوم
کر لیوینگے کہ اب گرمی شروع ہوویگی اور چار مہینے خوب تپیگا لیکن جو باتین کہ آسمان
مین کسی معین تاریخ اور معمولی وقت پر نہین ہوتین مدت بعد کبھی ظہور مین
آجاتی ہین تو جب کچھ واقعات زمین پر انکے ظہور سے پیشتر یا مابعد بوجہ غیبت
عرصہ مشہود مین آتے ہین لوگ انکو انھین آسمانی باتون سے منسوب کر دیتے ہین چنانچہ
اس مقال کی تصدیق کے لیئے تمثیل ستارۂ دمدار کی بہت عمدہ ہی کیا زمانۂ متقدمین
اور کیا زمانۂ متاخرین مین کیا ممالک مشرقی اور کیا ممالک مغربی مین کیا اقالیم شمالی
اور کیا اقالیم جنوبی مین کیا ایران اور کیا ہندوستان مین کیا انگلستان
اور کیا الیمان دنیا مین ایسی کوئی قوم نہین جو اس منظر فلکی یعنی ستارۂ دمدار کو
دیکھکر خوف و دہشت نکھاوے اور اسکو شدت حرارت و برودت و استعداد برف
باران و گرد باد و زیادتی زلزلہ و سیلاب یا ندرت یا قحط سالی کو ہیچ افواج و عساکر
جدال و قتال اقوام و زوال سلطنت یا اور آفات و بلیات کا سبب تصور کرکے
قبل اسکے کہ ہم اس اوہام مختلفہ عوام کو ثابت کرین اور اسکا ضعف و بطلان

دکھلاوین یہہ بہت ضرور ہی کہ ناظرین دل بہلاوکو اس ستارۂ دمدار کی جسقدر
معلوم ہوئی ہی نہایت بتادیوین واضح ہو کہ ستارۂ دمدار اجرام فلکی مین داخل ہین
جسقدر کہ حکماء فرنگستان نے اپنی آنکھونسے دیکھے اور جنکو لکھا بیان کتابون کے درمیان
درج ہی ابھی صرف سیکڑونکے شمار مین ہین ہزار تک نوبت نہین پہنچی لیکن کیپلر نام
ایک مشہور ہیات دان تصور کرتا ہی کہ یہ ستارہاے دمدار جوف آسمان مین سمندر



کی مچھلیون سے بھی زیادہ ہین قوت جاذبہ یعنی کشش آفتاب
اور سیارات کی ستارۂ دمدار پر جو ہیات دانون نے دریافت کی ہی
اُسکے حساب سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہہ ستارۂ دمدار ایک جسم ثقیل
ہی اور چونکہ اُسکی قوت جاذبہ یعنی کشش کا اثر آفتاب وسیارات
بلکہ چھوٹے سے چھوٹے سیارے پر بھی کچھہ دکھلائی نہین دیتا اس
باعث یہہ یقین ہوتا ہی کہ ستارۂ دمدار مین بہ نسبت چھوٹے سے چھوٹے
سیارہ کے بھی مادہ بہت کم ہی لیکن جسقدر مادے کی اُسمین



کمی ہی اُسیقدر وسعت اُسکی بہ نسبت سیارات بلکہ
جرم آفتاب سے بھی زیادہ ہی اور تماشا یہہ کہ شکل اُسکی
ہمیشہ متغیر ہوتی رہتی ہی دیکھو یہہ اوپر لکھی ہوئی شکل
اُس ستارۂ دمدار کی ہی

جو جیسی اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ع کو انگلستان میں دکھلائی دیا تھا اور اسی مہینے کی نویں تاریخ کو
وہ شکل نیچے لکھی ہوئی شکل کے نظر پڑا اور وسعت اسکی اسی بات سے خیال
کرلینی چاہیئے کہ جو دمدار ستارہ انگلستان والوں کو سنہ ۱۸۱۱ع میں دکھلائی دیا تھا
اسکے صرف سر کا قطر ساتھ بارہ لاکھ میل سے کم نہ تھا جرم آفتاب اسکا تہائی نہیں ہے کہ
اور کرۂ زمین تو کہیں اسکے چالیس لاکھویں حصے کے قریب بھی مشکل سے حساب میں
آویگا لیکن اب اس سے بھی زیادہ عبرت افزا بات سنو کہ اسکی دم تیرہ کروڑ
میل لمبی تھی بعض ستاروں میں ایک سے زیادہ یعنی متعدد دمیں بھی دیکھی گئی ہیں
سنہ ۱۸۴۳ع میں جو ستارۂ دمدار انگلستان والوں کو دکھائی دیا تھا اسمیں
پہلے دم نہ تھی لیکن بڑھتے بڑھتے بیس ہی روز کے اندر اسکی دم اتنی لمبی
بڑھی کہ جسکا طول بیس کروڑ میل کا پیمائش میں آیا ہے اگر اسکے مادے کی تیزی پر بھی
یہ خیال کیجیے کہ جتنے بیس روز کے عرصے میں بیس کروڑ میل کی مسافت طے کی
یعنی فی گھنٹا قریب چار لاکھ میل کے چلا جو کہ توپ کے گولے کی رفتار سے ڈھائی گنا ہو
زیادہ جلد ہے تو بخوبی ثابت ہو سکتا کہ اسکے مادے میں انجماد نہیں ہے یہانتک
کہ اسکا مادہ ہوا اور ہلکے سے ہلکے بخارات کی نسبت بھی ہلکا تر معلوم ہوتا ہے سوا اسکے
دمدار ستارے کے مادے کے سبک اور لطیف ہونیکی یہہ بھی ایک بڑی دلیل ہے کہ چھوٹے سے
چھوٹے ستارے جو اسکی اوٹ میں آجاتے ہیں اسکے اندر سے ایسے صاف دکھائی دیتے ہیں

کر جیسے شیشے کے اندر سے کوئی چیز دکھائی دیوے سنسکرت والون نے اسکا نام دھوم
کیتو یعنی دھوئین کا نشان بہت ٹھیک رکھا ہی کیونکہ اُسمین بخارات کے اور کچھہ
ثابت نہین ہوتا ہیئت والون نے یہہ بھی دریافت کیا ہی کہ دُمدار ستارونمین جو روشنی
دکھائی دیتی ہی وہ اُنکی نہین ہی بلکہ اُنکا مادہ بادلون کی طرح سورج کی روشنی سے
روشن ہوتا ہی ۱۸۱۱ع مین جو شراب بہت عمدہ بنی اور بافراط سے پیدا ہوا تو لوگون نے
مشہور کر دیا کہ یہہ اُسی تارہ دُمدار کے باعث سے ہوا ہی جو اُس سال انگلستان مین
دیکھا گیا تھا بلکہ جنٹلمین ہیگنز یٹ نام ایک اخبار مین یہانتک چھپ گیا کہ اُس ستارہ
دُمدار کے باعث زمین کے پیدائش بڑھی میوون مین لذت کی زیادتی ہوئی مکھیان
اندھی ہوگئین مچھر بہت کم رہین عورتین اکثر توام لڑکے پیدا ہوئے ایک عورت چار
اکٹھا جنی لیکن جب آراگو نام ایک مشہور ہیئت دان نے جس زمانے سے کہ دُمدار ستارونکا
حال کتاب مین درج ہوتا ہی اُس زمانے سے سو برس تک کی گرمی سردی اور مینہہ پانی
کے جستجو دیکھا جو انگلستان مین اکثر جگہہ تھرمامیٹر یعنی پیمانہ حرارت دیکھہ دیکھکر بنائے
جاتے ہین مقابلہ کیا تو سردی گرمی کی کمی زیادتی کا علاقہ کچھہ بھی ستارہ دُمدار سے
نپایا کیونکہ کبھی تو اُس سال مین جسمین ستارۂ دُمدار دکھلائی دیئے گرمی زیادہ
ہوئی اور کبھی سردی اور کبھی اعتدال رہا علیٰ ہذا القیاس اُن سالونمین کبھی کہ جنمین
ستارۂ دُمدار دکھائی نہین دیئے کبھی گرمی زیادہ ہوئی اور کبھی سردی اور

کبھی اعتدال رہا اور جبکہ بیس پچیس اُن سالونکا جنمین ستارۂ دمدار دکھلائی دیئے تھے اوسط نکال کر ایسے سالونکے اوسط سے مقابل کیا کہ جسمین وے دکھلائی نہین دیئے تھے تو قریب قریب برابر پایا فرق نہ نکلا بعض مردمان فرنگستان نے بیان کیا تھا کہ جیسے ناک کے اندر کسی بدبو یا گندی ہوا اور بخارات کے جانے سے انسان کو تے آجاتی ہی اور بیماریان پیدا ہوتی ہین ویسے ہی ممکن ہی کہ ستارۂ دمدار کی دم یا کچھ کسی قدر اسکا مادہ زمین تک پہنچتا ہو اور مثل بخارات ہوا کے زمین کی ہوا مین ملکر باعث ہیضہ وبائی اور دیگر امراض ہوتا ہو لیکن بعض مرتبہ ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ جبکہ ستارے نمودار ہوتے ہین کئی سال تک اُنکے پیشتر اور کئی سال تک اُنکے بعد کسی بیماری کا غلبہ نہین ہوتا اور بعض وقت جب بیماری غلبہ ہوتا ہی تو کئی سال تک پیشتر اور کئی سال تک اوسکے بعد کوئی ستارۂ دمدار دکھلائی نہین دیتا اکثر لندن والے اپنے شہر کی اُس وبا کو جو سنہ ۱۷۶۵ع مین آئی تھی اُس ستارۂ دمدار سے منسوب کرتے ہین جو اُسی سال اپریل مہینے مین دکھلائی دیا تھا لیکن اسکا سبب ہرگز نہین بتلا سکتے کہ صرف لندن مین وبا پھیلنے کا کیا باعث ہوا دنیا کے خواہ انگلستان ہی کے دوسرے شہر بلکہ اُسی لندن کے قرب و جوار کے قریات و دیہات مین کبھی اُس ستارۂ دمدار کا اثر کیون نہین ہوا اگر ستارۂ دمدار کچھ اثر رکھتا ہو تو سارے کرۂ زمین پر ہوتا نہ کہ اُسی خاص مقام پر اسیطرح سنہ ۱۸۳۲ع مین جب ستارۂ دمدار نمودار ہوا تو لیبیا اور [illegible]

جنوبی امریکہ کے دو نو شہروں کا زلزلہ سے غارت ہونا لوگوں نے اُس سے
منسوب کیا یہہ نہ بتلایا کہ اور شہر کیوں نہ غارت ہوئے ۱۸۲۵ء میں کہ جب تین
ستارے دُمدار دکھلائی دیئے تھے مصر کے باشندوں نے اپنے شہر کا زلزلہ اور گھوڑوں کے
کے ہونکا اُس سال زیادہ مرنا اُس سے منسوب کیا یہہ نہ بتلایا کہ اور شہروں میں بھی یہہ بات کیوں
نہوئی وہی دُمدار ستارہ جو ۱۸۴۳ء میں دکھلائی دیا اور جسکی تصویر اوپر لکھی جا چکی ہے
جب ۱۸۱۱ء میں نمودار ہوا تھا تو لوگوں نے وبا اُس سے منسوب کی اور جب پھر ۱۸۴۳ء میں وہی
ستارہ دُمدار نمودار ہوا تو وبا نہ پانے کے باعث لوگوں نے ترکوں کا فرنگستان پر چڑھنا اُس سے
منسوب کر دیا غرض اسیطرح کبھی ستارۂ دُمدار سے امریکہ میں کبوتروں کی بہتایت اور کبھی
سے اتفاقاً اور وسودیس پہاڑوں کی آتش فشانی اور کبھی سے اور اور آفات ارضی و
سماوی منسوب کرتے رہے اراگون لوگوں کی سریع الاعتقادی اور سادہ لوحی کی
مثال میں ارقام کرتا ہے کہ یہہ مثل اُس عورت کی ہے کہ جو بموجب لکھنے آرگو صاحب
کے ملکہ اسمیس کی دایا دارالسلطنت شہر پیرس میں جب کھڑکی سے منہہ نکالتی اور
بازار میں سوار اور پیادہ لوگوں کا ہجوم دیکھتی تو یہی تصور کر لیتی کہ میلہ ہے جو
جمع ہونے میں وہ جا رہی جب تک زندہ تھی اسی خیال میں رہی کہ جب میں کھڑکی سے
منہہ نہیں نکالتی تو پیرس کا سارا بازار سنسان خالی پڑا رہتا ہے افسوس کے
ہمارے ہندوستانی مثل فرنگستان والوں کے ان باتوں کی تحقیقات کی طرف متعلق

تو جہہ نہین کرتے اگر یہان بھی کوئی جستجو ان ستارونکا موجود ہوتا اور جب
کبھی اسطرح کے ستارے دکھلائی دیتے ہین اُنکا حال مندرج ہوتا تو جسطرح پہنچے انگلستان
کے بعض واقعونکا حال اوپر درج کیا ہے اُنکے واقعونکا بھی حال قلمبند کرتے ۔

چیتھڑیا اسکول

دریافت ہوا ہی کہ اب ولایت مین قلی مزدور بھی بغیر علم نہین رہینگے فی الحقیقت
اگر علم فائدے کی چیز ہی تو ان بیچارون نے کیا قصور کیا جو اس نعمت عظمی سے محروم
رہین اگر اتفاقات دنیا سے ایک دولتمند ہوا اور اسنے بے محنت کھانے پہننے کو
پایا اور دوسرا غریب ہوا اسنے اپنی پیشانی کے پسینے سے روٹی کا آٹا گوندھا تو یہہ
کیا ضرور ہی کہ وہ چیز جو ہر حالت مین دلکو تسکین اور تسلی بخشتی ہی اور ہر شخص کے
کام آسکتی ہی ایک کو ملے اور دوسرے کو نہ ملے آخر وہ بیچارے قلی مزدور
بھی تو حضرت نوح یعنی نوشیروان کی اولاد ہین سب بنی آدم اعضای یکدیگرند
غرض اسی لحاظ سے انگلستان والون نے لندن مین قلی مزدورون کے لڑکے
لڑکیون کو پڑھانے کے لیئے ایسے ہین چند ایک اسکول جاری کیئے ہین اور
اُنکا نام چیتھڑیا اسکول رکھا ہی ایک اخبار کا مہتمم خبر دیتا ہی کہ سال گذشتہ
مین وہان تین سو اسکول اس قسم کے جاری ہو چکے تھے اور اُنمین سترہ
ہزار چھہ سو لڑکے پڑھتے تھے منجملہ اُنکے اکیسو تیرہ مین تو صرف اتوار کے دن

سبق دیا جاتا ہی اور ایکو آٹھ صرف شام کے وقت کھیلتے ہین باقی انامی اسکولونمین
لڑکے دن بھی پڑھا کرتے ہین تاکہ جنکو بیہ روز چھٹی ملے وہ اتوار کو پڑھے اور جنکو دن
بھر محنت مزدوری کرنی پڑے وہ شام کو سبق لے لیا کرے سواے پڑھنے لکھنے کے لڑکیونکو
نوورٹان سینا پرونا کپڑا دھونا ٹوپی بننا گھر گرستی کا کام اور لڑکونکا کھلانا سکھلایا
جاتا ہی اور لڑکونکو درزی جلاہا موچی بڑھئی اور دوکاندار دونکا کام بتلایا جاتا ہی
بڑی غرض مدرسون کی ان مدرسون مین یہہ رہتی ہی کہ جسمین لڑکے محنت مشقت کے
عادتمند ہون اور چال چلن انکا درست ہو برے کامون سے منہ پھیرین اور تہذیب اخلاق
کی طرف کوشش کرین اکثر اسکولونمین جو لڑکونکی بنائی ہوئی چیزین بیچی گئین تو انسے اب
اسقدر روپیہ حاصل ہوتا ہی کہ اسکول اور لڑکونکا بالکل خرچ ادا کرکے فاضل بچ رہتا
ہی اور انکے نام سے کوٹھیونمین جمع ہوتا جاتا ہی انکی محنت اور آمدنی ایک اسی
بات سے خیال کرلو کہ بچا لوسے لڑکون نے جو انگریزی جوتا صاف کرنا اور انپر
سیاہی پھیرنا سیکھے ہین گذشتہ سال مین تین لاکھ چھیالیس ہزار چار سو چار جوڑے
بوٹونکو صاف اور سیاہ کیئے اور اسکی اجرت مین چودہ ہزار چار سو ساڑھے تینتیس
روپئے پائے شرم کی بات ہی کہ اسوقت جو توجہہ انگلستان والونکو قلی مزدورونکے
لڑکونکی تعلیم وتربیت پر ہی ہمارے ہندوستانی امیر اپنے فرزندونکے درست
کرنے پر اتنا دل نہین دیتے سچ ہی محنت مشقت کی عادت اور چالچلن کے درست

ہونیکی قدر تو وہ جانے کہ جو خود محنتی ہو اور جسکے اپنے چلن درست ہون اکثر ناظرین
دل مین کہینگے کہ لڑکا کھلانا اور گھر گرستی کا کام سکھانا کیا مشکل ہے کہ جسکے
واسطے اسکو مقرر ہوا بنارس مین روپئے مہینے کو دو مزدورن رکھلو اور اُنسے
پانچ لڑکے کھلوالو لیکن واضح ہو ہمارے نزدیک بچون کی پرورش اور نگہبانی
کرنے سے زیادہ تر مشکل اور عقل کا کام دوسرا نہین ہے افسوس کہ جیسا یہہ کام
اہم اور ضروری ہے اُسیقدر اس ملک کے آدمی اُس سے غافل اور بےپرواہ ہین
کیا رانی جی اور کیا بیگم صاحبہ اور کیا بی بی جی اور کیا بہو جی یہہ کوئی بھی ہوتین لڑکا
پالنا ہرگز نہین جانتین وہ زمانہ ہے اور تھا کہ جب ہندا انسا نے اپنے لڑکے کو پالنے مین علم
معرفت کی تعلیم دی تھی اور وہ اُسی تعلیم سے عارف کامل ہوگیا اس بات مین
کون اعتراض اُٹھا سکتا ہے کہ جن عادتون کے بیج بچون کے نرم دل مین
بوئے جاوینگے وہی جوانی مین نشو و نما پاوینگے بچون کی عادت تبھی سے درست
کرنی چاہیئے کہ جس روز وے پیدا ہوتے ہین اور جب تک کہ وہ عورتین جو بچونکو
پالتی ہین تعلیم یافتہ نہونگی ہرگز اُنکی عادت نہ درست کر سکینگی بی بی گورمنٹ کے
قصحات جو انگریزی سے ترجمہ ہوکر اردو مین چھپے ہین ذرہ اُنکو دیکھئے اور ملاحظہ
فرمائیے کہ انگلستان مین عیسائی لوگ اپنے فرزندون کو کسطرح زیر پرورش کرتے
ہین اور صاحب دین و ایمان بناتے ہین پس آپ ہندو مسلمان بھی اپنے

تو کون سو کیون نہین اُسی طور پر پیدست کرتے اور اپنے اپنے دین و ایمان مین
اُسکے والون کو تسکین دیجئے ٭

کوشش عجیب چیز ہی

معلوم ہو کہ سرکاری عہدے دو طرح کے ہین متعہد اور غیر متعہد متعہد تو وے
ہین کہ جو ولایت سے بموجب حکم کورٹ آف ڈایرکٹرس کے مقرر ہو کر آتے ہین اور
غیر متعہد وے ہین جو اس ملک مین یہانکے حکم سے مقرر ہو جاتے ہین ان
دونون کے حقوق اور درجون مین بڑا فرق ہی بہ نسبت متعہد کے عہدۂ غیر متعہد
کچھ بھی نہین ہی جو لوگ کلکتے کے مدرسۂ طبی سے سارٹیفکٹ حاصل کرتے
تھے ایک عہدہ غیر متعہد پاتے تھے یعنے سب اسسٹنٹ سرجن جنکو لوگ کالا ڈاکتر
کہتے ہین مقرر ہو جاتے تھے متعہد ڈاکتری کے عہدے پر وہی انگریز ولایت سے
آتے تھے کہ جو اپنا وسیلہ وہان کورٹ آف ڈایرکٹرس مین بہت غالب رکھتے تھے
لیکن اب سرکار سے یہہ آئین جاری ہو گیا کہ جو کوئی انگلستان مین فن ڈاکتری کے
درمیان امتحان دیکر سارٹیفکٹ حاصل کرے بلا دغدغہ متعہد ڈاکتری کے عہدہ پر
ممتاز ہووے بابو سوریکمار چکرورتی نے کہ اب انکو ڈاکتر چکرورتی کہنا چاہیئے کمر ہمت کی
باندھی اور ولایت جاکر امتحان دیا اور سارٹیفکٹ حاصل کیا اور ساتھ ہی متعہد
ڈاکتری کا عہدہ لیا چنانچہ اب وے پورے ڈاکتر ہو گئے جو تنخواہ اور جو حقوق

اور جو درجے اور جو ترقیان کہ انگریزی ڈاکٹروں کے واسطے ہیں اب انکے واسطے
بھی ہو سکتی ہیں آفرین چکروتی کی ہمت پر یہہ پہلا ہندوستانی ہے کہ جسنے عہدہ
تعہد حاصل کیا یہہ برہمن ضلع ڈھاکہ کا متوطن ہے سنہ ۱۸۲۶ع میں پیدا ہوا تھا چھٹے برس
میں اسکے ماں باپ اسے بے سر و سامان چھوڑ کے مر گئے لاوارث ہی پنے اسکولوں میں اسنے
سنسکرت فارسی اور بنگلہ سیکھا تیرہ برس تک انگریزی کے نام سے بھی ناواقف تھا
تیرھویں سال اسنے ایک انگریز کی صورت دیکھی علم انگریزی کی تحصیل کا شوق پیدا ہوا
تیس کوس پر ایک انگریزی اسکول تھا انھیں ایام میں اپنے چچیرے کے گھر سے داب اور بھوکا ہوا
چھوڑا دھوتی میں باندھ کر گھر سے نکل گیا نہ اسکے پاس روپیہ تھا نہ دوست اور مربی
اور نہ کسی طرح کا وسیلہ اسنے وہاں جا کر معلم انگریزی کی بعوض تعلیم رسوئی پکانا اختیار
کیا معلم ہندو تھا مفت کا برہمن رسوئیا پایا غنیمت سمجھا سنہ ۱۸۴۲ع میں الگزنڈر صاحب
نے اخراجات ضروری کے لیے کچھ روپیے دیکر اسے کلکتے کے مدرسہ طبی میں بھرتی کرا دیا
سنہ ۱۸۴۵ع میں کلکتے کے امیروں نے اپنے پاس سے خرچ دیکر مدرسہ طبی کے چار لڑکوں کو فن
ڈاکٹری میں کمال حاصل کرنے کے لیے انگلستان بھیجنے کی صلاح ٹھہرائی چنانچہ منجملہ انکے ایک
یہہ چکروتی تھا ولایت پہنچکر اسنے سوا جراحی و طبابت کے زبان لاطینی و فرانسیسی
و جرمن و یونانی میں بھی دستگاہ کامل حاصل کی سنہ ۱۸۵۰ع میں ہندوستان کو پھر آیا اور
سرکار کی طرف سے مدرسہ طبی کے اسپتال میں اسسٹنٹ سرجن مقرر ہو گیا اب نئے آئین کا اجرا

ہونے پر اُسنے پھر انگلستان جاکر امتحان دیا اور عہدہ مشہور ڈاکٹری کا حاصل
کیا کوشش عجب چیز ہی ایک وہ اور کالے رنگ میں کچھ بھی فرق نہیں رہا اگر شوق ہے تو تم بھی کوشش کرکے
اپنی لیاقت ثابت کرو اور جن عہدوں پر کہ اب صرف صاحبان انگریز مقرر ہوتے ہیں تم بھی ممتاز ہو

اصل تمیز داری کی

جن لوگوں نے کہ اگلی تواریخیں پڑھی ہیں یا سیاحوں کے بحری اور بری سفرنامے دیکھے ہیں یا امریکہ کے دشت و بیابان اور مشرقی جزیروں کی سیر کی ہے بلکہ دور کیوں جاویں لوگوں نے بندھیاچل کے پہاڑ اور گونڈوانے کے جنگلوں کو ملاحظہ کیا ہے وہ ہمیشہ اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ جنگلی اور تمیزدار آدمیوں کے فرق سے بخوبی مطلع اور آگاہ ہیں ان میں سے بعضی بعضی جنگلی قوم اس درجے بے تمیز ہے کہ اُنکے مقابل میں حیوان بھی اچھے سمجھے جاتے ہیں برابر بھی سمجھ نہیں رکھتے سور سے بڑھکر غلیظ و ناپاک ہیں عورت جوان جسکی ہاتھ پڑ گئی اُسی نے اپنی اُس سے حاجت روائی کی اکثر اپنے بچوں کو مار ڈالتے ہیں بہتیرے مردم خوار بھی بڈھے اور بیمار کا مطلق تیمار نہیں کرتے بیچارہ بھوکوں مرجاتا ہے یا جنگل میں کسی درندے کا لقمہ ہوتا ہے صورت شکل میں بھی وہ لوگ نہایت زشت اور زبون ہیں بلکہ اعضا و چہرے کے تو دل میں مشابہ ہیں بانس اور بندر اور لنگور کے ہیں آنکھوں سے اُنکے بیوقوفی اور خونخواری ٹپکتی ہے اور دلوں میں وحشت اور بدذاتی بھری ہوئی ہے اکثر آدمی ان لوگوں کے طریقہ بود و باش کو بہت پسند کرتے ہیں اور اُنکے فعلے ہو جاتے ہیں

ان سے ہین کہ وہ کیون ہمیشہ سلطنت چھوڑ کر جنگل کا رہنا اور جنگلیونکی طرح بود و باش کرنا اختیار
کرلیتے ہین جنگلی اپنا جنگل چھوڑ کر کبھی شہریونکے ساتھ رہنا قبول نہین کرتے باعث اسکا یہی ہے
کہ اٹھنے سے گرنا بہت سہل ہے تیرنے سے ڈوبنا نہایت آسان ہے جو نہین ہے اُسکے حاصل کرنے
سے حاصل کا کھو دینا بہت جلد ہو سکتا ہے جنگلی کو اسقدر سمجھ اور لیاقت نہین کہ وہ تمیزدار
شہریونکے سے کام کرے اور اپنے آرام پاوے اور خوشدل رہے اور تمیزدار شہری اپنے
مشاغل ترک کر دیوے تو بسہولیت جنگلی بن سکتا ہے کوئی نئی بات سیکھنے کی احتیاج مطلق
نہین جیسے کہ انسان کو حیوان بن جانا سہل ہے کیونکہ حیوان کی ساری باتین اُسمین موجود
ہین لیکن حیوان انسان نہین بن سکتا کیونکہ انسان کی بہت باتین حیوان مین نہین
پائی جاتین اُسیطرح تمیزدار شہری آدمی کو جنگلی بن جانا سہل ہے لیکن جنگلی جبتک
کہ تمیزداری حاصل نکرے تمیزدار شہری ہرگز نہین بن سکتا اکثر آدمی ان جنگلیونکو اصلی حالت
یعنی عالم طبیعی مین تصور کرتے ہین لیکن یہہ اُنکی غلطی ہے کیونکہ اگر کوئی درخت ایسی
خراب زمین مین پیدا ہو کہ نہ تو بڑھے اور نہ جڑ پکڑے اور نہ پھیلے تو اُسکو اصلی حالت مین کیونکر
کہہ سکتے ہین اگر آدمی کا بچہ جانورون مین پرورش پاوے اور اس باعث طاقت گویائی
نرکھتا ہو تو اُسے عالم طبیعی مین کیونکر کہہ سکتے ہین اگر آدمی کا بچہ بہرا پیدا ہوا ور نہ سننے کے
باعث بولنا نہ سیکھے تو اُسے عالم طبیعی مین کیونکر کہہ سکتے ہین بلکہ سچ پوچھو تو یہہ جنگلی تو
شہریون کی بہ نسبت بہت زیادہ باتین طبیعت کے برخلاف کرتے ہین کیتے اُنہین سے

سیتے ہیں بلکہ ناک کو دانتوں کو رنگتے ہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے اپنے سارے بدن کو زخمی کرکے اُن
زخموں کو ایسا سے زیور بموجب آرائش کی سمجھتے ہیں کتنے بلاق کی عوض ناک چھید کر ایک
تیری سی تیری تھوڑے سے رہتے ہیں کتنے اس بات کی شناخت کو کہ عورت مرد کے ساتھ ہم بستر
ہو چکی اُسکی ایک اُنگلی سات ڈالتے ہیں کتنے مرد کا بلوغ ظاہر ہونیکے واسطے اُسکا سامنے کا
ایک دانت توڑ دیتے ہیں غرض فرق تو جنگلی اور تمیزدار کا ناظرین دل بہلاؤ کو بخوبی
معلوم ہو گیا لیکن اب اصلی مطلب جسکے واسطے یہ تمہید اُٹھائی ہے دریافت کرنا چاہیے
یعنی اصل اس تمیزداری کی کیا ہے اول یہ تمیزداری دنیا میں کیونکر آئی آیا ابتدا سے
زمانہ میں انسان مثل انہیں مذکورۂ بالا کے جنگلی تھا اور اگر جنگلی ہی تھا تو پھر اُسکو
تمیز کیونکر آئی اور کسنے سکھائی اکثر علما کا یہ قول ہے کہ سابق میں آدمی اسیطرح جنگلوں میں
رہا کرتے تھے عقل کے زور سے بتدریج تمیز حاصل کی اور رفتہ رفتہ جس حالت میں کہ اب
ہیں اُسکو پہنچ گئے اور فی الحقیقت غور کرو تو یہ بات بہت قریب القیاس معلوم ہوتی ہے
کیونکہ کون ایسا شخص ہے جو تصور کریگا کہ جب مینہ پانی اور دھوپ کی تکلیف ہوگی تو
جنگلی بھی جہاں چھپر ہوگا کچھ فکر کرینگے جب کچھ نہ پھل اور درختوں کی جڑ کھانے کو نہ ملیگی
تلاش کرنے میں زیادہ مصروف ہونگے تو انکے بیچ اکثر کے شعور اپنے گھر کے باشندے
ہونگے جب انکو بہت دستیاب نہوسکیگا تو جو انمیں زبردست ہوگا اپنے جوار کے پاس پیداوار
زمین نباتات میں جو ہوگی اور دوسرے کے پاس ہوگی تو اسمیں فساد بھی البتہ کرینگے

غرض اسیطرح صناعت زراعت تجارت سب انکے درمیان شایع ہوجاوینگی اور پھر وے آہستہ آہستہ تمیزدار بن جاوینگے لیکن حقیقت مین معاملہ برعکس ہی ایکبھی کہین سے کوئی مثال ایسی دیکھنے اور سننے مین نہین آئی کہ بغیر کسیکی تعلیم و تربیت کے کوئی جنگلی طرف اہلیت و انسانیت کی رجوع لایا ہو اور تمیزدار بن گیا ہو تواریخین اور سیاحون کے سفرنامون مین بہتیرے قسم کے جنگلی آدمیون کا حال دیکھنے مین آیا اور کیا گرم اور کیا سرد ملکون مین کیا سیرحاصل زمین اور کیا شورزار بیابانون مین لیکن وے جیسے اول مین تھے ویسے ہی اب آخر مین ہین صرف وے ہی جنکو کسی نے تعلیم و تربیت دیا ہی تمیزدار ہو گئے ہین داروین صاحب لکھتے ہین کہ تیرا دل فیوگو کے جنگلی آدمی تجب اسی حالت مین ہین کہ جسمین ۲۵۰ برس پہلے تھے سرمو تفاوت نہین اور علیٰ ہذا القیاس نیوزیلینڈ والونکو کوک صاحب نے ۱۲۷ برس بعد اسی حالت مین پایا کہ جسمین ۱۶۴۲ع کے درمیان تسمین صاحب نے پایا تھا لیکن جیسے یہہ جزیرہ نیوزیلینڈ کا انگریزونکے تحت مین آیا بہتیرے انمین سے آدمی بن گئے لکھنا پڑھنا سیکھ گئے تہذیبی باتونمے پرہیز کرنے لگے پس جسطرح ہر کہ تجربے سے یہہ بات ثابت ہی کہ بغیر تعلیم تمیز نہین آتی تواریخین بھی اس بات کی شہادت دیتی ہین ایسی کوئی قوم نہین کہ جو اپنی تمیزداری کی کچھ اصل رکھتی ہو یونانی لکھتے ہین کہ پراسی طیوس نے آگ کا استعمال بتلایا اور ترپٹولیمس اور کیڈمس نے زراعت اور صناعت سکھلائی بیدوالے کہتے ہین کہ منوکتاب نے سب علوم و فنون جو ہمارے آبا و اجداد کو

آگاہ کیا ایسا ہی بیان کرتے ہیں کہ ہوشنگ اور جمشید نے یہہ باتیں تعلیم کیں بلند
بتلاتے ہیں کہ سورج نے منو سے اور منو نے اکشواکو سے یا کہ یہہ منا نے اپنے لڑکوں سے سب
کام کی باتیں کہیں بہرصورت متقدمین سے یہہ متاخرین نے تعلیم پائی ہیں تمیزداری کے
واسطے تعلیم تو بہت ضرور اور واجب ٹھہری اب یہہ بات سوچنا باقی رہ گیا کہ وہ تعلیم کب
ہوئی اور کسنے دی یہہ تو ممکن نہیں کہ بغیر تعلیم پائے کسی طرح کوئی انسان زندگی کے بچاؤ کی تدبیر سمجھ
دیکھو جانوروں کو یہہ طاقت حاصل ہے کہ بغیر تعلیم کے اپنے جتنے ضروری سب رفع کر لیتا ہے
اُسکو بل کھودنا اور گھونسلا بنانا کسینے نہیں سکھلایا اُسکو اپنی طبیعت موافق پھل اور
گھاس کی پہچان اور تمیز کسی نے نہیں بتلایا لیکن آدمی بغیر سکھلانے مدد کسی کی سوا لینے
کے نہ زمین کھود سکیگا نہ مکان بنا سکیگا اگر بتلایا نہیں تو زہردار پھلوں کو کبھی خوشنما
ذائقہ میووں سے جدا نکر سکیگا اگر تیرنے کی تعلیم نہیں پائی تو گہرے پانی میں تیرتے
ہی ڈوب جاویگا بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ وے جنگلی آدمی بھی جنگلا اور پڑکر ہوا سے
تعلیم کا اثر رکھتے ہیں کیونکہ اگر تعلیم نہیں پائی تو مچھلیوں کے واسطے جال بنانا کمان
ندی کے پھل والے تیروں کا چلانا ندی پار ہونیکے کو ڈونگے تیار کرنا پتوں کا جھونپڑا
کھڑا کر لینا اتنا کام بھی کیونکر جانا اسمیں کسیطرح کا شک نہیں کہ جنگلی آدمی تمیزدار کی
اولاد ہیں جو دشمن کی دہشت سے جنگلوں میں نکل گئے یا کہ جہاں ونکی تباہی سے تا لوں
جا بسے جو باتیں ضروری تھیں وہ یاد رہتی آئیں باقی سب بھول گئے غرض آگے دو میاں

تمیز کا آفتاب سر بغروب سمجھنا چاہیئے نہ کہ بر سر طلوع اور اگر کہو کہ بے تعلیم تمیز نہیں تو
توپ دخانی جہاز اور سدو ریلیں اور گھڑی وغیرہ نئی نئی چیزیں کیونکر ایجاد ہوئی جاتین
ہیں تو اسکا جواب یہہ ہے کہ تمیز مثل آگ کے اگر تھوڑی سی بھی ہوویگی تو سوختنی چیزیں
نزدیک رہنے یا اسمیں پڑنے کے باعث بڑھتے بڑھتے بہت ہو جاویگی لیکن اس بڑھنے
کے لیئے کچھہ کسیقدر آگ کا پیدا آنا بہت ضرور ہے جنگلیونکے درمیان وہ پہلی آگ
بجھہ گئی اور تمیزداروں کے درمیان روز بروز بھڑکتی اور بڑھتی جاتی ہے اگر ہم لوگ
کسی مثلث کے دو اضلاع اور ایک زاویہ یا دو زاویئے اور ایک ضلع کا مقدار جانتے
ہوویں تو اسکے باقی زاویئے اور اضلاع کا مقدار بھی دریافت کر سکتے ہیں لیکن ایکبارگی
از خود سارے زاویئے اور سارے اضلاع کا مقدار دریافت کرنا ناممکن ہے پس خلاصہ
اس ساری تقریر کا یہہ نکلا کہ تمیز کے واسطے تعلیم ضرور چاہیئے کیونکہ دیکھو بغیر تعلیم جنگلی
آدمی ہرگز تمیزدار نہیں ہوتے اور ضرورت اس تعلیم کی اسی وقت ہوئی کہ جب انسان کا
دنیا میں وجود ہوا کیونکہ دیکھو بغیر کچھہ کسیقدر تمیز کے ہرگز وہ زندہ نہیں رہ سکتا
معلم اول حضرت انسان سو وہ شکتی یا آدی حکیم یا ایشور یا ربتعالی الیتی کا ہونا ثابت ہے کیونکہ
دیکھو جنگلی آدمیونکو تو اب تمیزدار تعلیم دیتے ہیں تمیزداروں کے پہلے بجز ذات خدا کے
اور کوئی انکا تعلیم دینے والا نہیں ٹھہرتا پس جسطرح یہہ بات کہ آدمی اپنے تئیں

آپ خلق نہین کر سکتا ثبوت الوہیت کے واسطے دلیل قاطع ہی اُسیطرح یہہ بھی کہ انسان
اپنے تئین آپ تمیزدار نہین بنا سکتا ثبوت الوہیت کیواسطے برہان ساطع ہی گویا ہر تمیزدار آدمی
اپنے خالق کے وجود کا ایک گواہ ہی اور واے اُن منکرونپر کہ جا بتنے گواہونکی گواہی پر بھی
کسیطرح کا دلمین باطل شبہہ لا دین ۞

وجہہ معیشت

ایک دن بسبیل تذکرہ ایک دوست فرمانے لگے کہ کتاب مین جہان اور سب باتین
لکھی جاتی ہین اگر وجہہ حصول معیشت کی بھی کچھہ تدبیرین ارقام کرو تو اسمین فائدہ عام
متصور ہی حال یہہ ہی کہ ہم بھی اکثر اوقات اِس بات کو سوچا کرتے ہین کہ کونسی
وہ تدبیر ہی جس سے لوگون کو خاطرخواہ معیشت حاصل ہوا ور بے روزگاری کی
شکایت کسیکو باقی نرہے اور یہہ بات کچھہ ناممکن نہین ہی دیکھو اسی بنارس مین وہ
سارا روپیہ اور اثاثہ جو لوگونکے گھرمین بسبب نہونے کسی روزگار خاطرخواہ کے نقد
پڑا ہوا ہی یا جسکا تین چار آنہ سیکڑا سود حاصل ہوتا ہی یکجا اکٹھا کیا جاوے
تو تعداد کرورون سے اوپر پہنچیگی پس اسیطرح اگر اور شہرون سے بھی روپیہ اکٹھا کرکے
مالوے اور برار مین جہان لاکھون بیگھے زمین بیحاصل بنجر پڑی ہی روئی کی
کھیتی کیجاوے اور امریکہ سے بہتر روئی پیدا کرکے انگلستان کو بھیجی جاوے یا
سوت کاتنے اور کپڑا بُننے کی کلین بنوا کر جو ولایت سے سوت اور کپڑا آتا ہی اُسکی

ملک میں تیار کیا جاوے یا جہاں پر لوہے کی کھانیں ہیں وہاں کارخانے قایم کرکے
جو جو لوہے کی چیزیں دخانی گاڑی چلانے کے واسطے ولایت سے آتی ہیں سب اسی جگہہ
بنائی جاویں یا اور کچھہ اسٹیم کے کام کیئے جاویں تو البتہ اُنسے ہزارہا بلکہ لاکھوں
آدمیوں کی پرورش بھی ہوسکیگی اور روپیے والوں کو مدد ملنا نہیں تو سوائے ڈیوڑھے سوا
فائدہ تو ضرور ہو رہیگا لیکن آپس کی بے اعتمادی لوگوں کے دلمیں ایسی لگی ہی کہ
جو عقلمند ہیں اصل میں سے کہا جاویگا پر اپنا روپیہ سو روپیے سینکڑے سود کے
قرار پر بھی کبھی اپنے بھائی کے ہاتھ نہ دینگے پھر شہر کے روپیے کیا اکٹھا ہونیکی
توکون سی بات ہی اور بے اعتمادی کا باعث دغابازی ہی جہاں کوئی کسیکو
روپیہ دیتا ہی پھر واپس نہیں پاتا سود تو درکنار اصل ہی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے
ایسا کوئی راست باز نہیں کہ جو دوسرے کے روپیے پر دل نہ چلاوے اور بجز اپنے حساب
واجب لینے کے اور کسیطرح کا تغلب و تصرف نکرے اور یہہ دغابازی بے ایمانی اور
بے دینی سے ہوتی ہی جب انسان کو خدا کی دہشت نہیں ہوتی تو وہی قول
صادق آتا ہی آنکس کہ از خدا نترسد از و باید ترسید حقیقت میں دنیا ایک
درخت ہی کہ جسکی جڑ کاٹنے کے واسطے جہالت اور نفسانیت دو چیزیں ہیں بسیار
ہم اپنی دانست میں حصول وجہ معیشت کی اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں دیکھتے کہ شہر
مضمون دل بہلاوے کہ گرنہ علم کو ذہن کریں تاکہ اُسکی دہشت سے جہالت اور نفسانیت

دونو چوہے بھاگ جاوین اور وہ بیمار آدمی اُسکو درخت سے علیحدہ ہوکر راست باندھی اور ٹیک کرائی
کی دو شاخین پھوٹین اور اُنہین اعضا و اور اتفاق کے پھول لگکر اُنکو بار ور درخت بنایا اور ترقی
اقتدار کے پھل لگین اور دولت و راحت کے واسطے اُسپر آنکر بسیرا کرین ؀

بچون کا اخبار

الحمد للہ ابتو انگلستان کے بچون نے بھی ہمارے ملک کے بچون پر شرف
حاصل کیا ایک اخبار مطبوعہ انگلستان دیکھنے مین آیا وہان وہ صرف بچون کے دیکھنے کیواسطے
چھپتا ہی نام اُسکا بچون کا اخبار ہی لیکن نفاست اور تقطیع اور حسن مضامین مین
یہانکے بڑے بڑے اخبار و مکتوبات کرتا ہی کچھ تھوڑا سا مضمون اُس سے انتخاب کرکے اس مقام پر
درج کرتے ہین کہ ناظرین دل بہلاوین اور بخوبی ظاہر ہوجاوے کہ انگلستان والے کسطرح اپنے فرزندون کے
دل بچپن سے درست کرتے ہین اور کس قدر جلد سے اُنکی تربیت مین ساعی رہتے ہین ؀

یہہ بڑی آفت ہی یا بڑی راحت

دوپہر کے وقت جب مزدورونکو چھٹی ہوئی اور اُنہین سے ایک چھوکرا اپنے
جھونپڑے مین آیا اُسکی ما نے بیٹے بڑ کی کی روٹی اور مٹی کے پیالے مین چھا
اُسکے سامنے رکھا چھوکرے نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور بولا کہ مار روز روز مکی کی
روٹی اور چنے کا ساگ کھانا جب کہ اور لوگ قلیہ پلاؤ کھاتے ہین یہہ تو بڑی آفت ہی
اُس جاڑے پالے مین روز روز نور کے تڑکے اُٹھنا اور دن بھر محنت کرنا جب کہ

اور لوگ پہرون چڑہے اُٹھتے ہین اور ہاتھہ بہی نہین ہلاتے یہہ تو بڑی آفت ہے
روز روز کیچڑ پانی اور برف مین جوتے بغیر کانٹے کنکرونکے درمیان چلنا جبکہ اور لوگ
مزے سے لبادہ اوڑھے گدّی پر بیٹھے گاڑیان دوڑاتے ہین یہہ تو بڑی آفت ہے جب
اُسکی ماں بولی بیٹا روز روز کی روٹی اور چنے کا ساگ ملنا جبکہ بہتیرے بہوکے
مرتے ہین یہہ تو بڑی راحت ہے روز روز دن بہر محنت کرنا اور رات کو اپنے جہونپڑے
کے اندر سو رہنا جبکہ بہتیرے گہر سے دور میدانون مین پڑے ہوئے اوس پانی کی تکلیف
سہتے ہین یہہ تو بڑی راحت ہے روز روز اپنے پیرون سے چلنا اپنے ہاتہون سے کام
کرنا اپنی آنکہون سے دیکہنا اپنے کانون سے سننا جبکہ بہتیرے لنگڑے لولے اور اندہے گونگے
پڑے ہوئے بلکتے ہین یہہ تو بڑی راحت ہے اما تمہارے نزدیک تو دنیا مین کچہہ بہی
سخت آفت نہین بیٹا ایک چیز میرے بہی نزدیک سخت ہے اور وہی بڑی آفت ہے
اما وہ کونسی چیز ہے بیٹا وہ دل کہ جو اتنی راحتونکے پانے پر بہی خدا کا شکر ادا نہین
کرتا ہمکو اسپر سعدی کا کلام شروع گلستان کا یاد آتا ہے کہ شکر و احسان ہے
خدا کا جو غالب ہے سب پر اور بزرگ ہے سب سے طاعت اُسکی سبب ہے قرب کا
شکر اُسکا زیادہ کرنے والا ہے نعمت کا ہر دم جو نیچے جاتا ہے ممد ہے
حیات کا اور جو اوپر آتا ہے فرح بخش ہے ذات کا پس ہر ایک سانس مین
دو نعمت موجود ہین اور ہر نعمت پر ایک شکر واجب ہے ✣

کون سا بیوقوف ہے

اگرچہ لوگوں کو جلد یقین نہ آویگا لیکن یہہ تحقیق خبر ہے کہ ولایت خلد طراوت انگلستان میں دو مالداروں نے اس بات کی بازی بدی کہ دیکھیں کون شخص زیادہ روپیے کے بنک نوٹ آگ میں جلاتا ہے اور پھر اسقدر بنک نوٹ آگ میں جلائے کہ آخرکار ایک کی نوبت بھیک مانگنے کی پہنچی ناظرین دل بہلاؤ ان دونوں کو دہلی کے اس بادشاہ سے بھی زیادہ بیوقوف سمجھینگے کہ جسنے باتوں باتوں میں اپنے سارے زمرد کے پیالے توڑ ڈالے تھے بلکہ ایسے زیادہ اب اور کسیکو اس دنیا میں بیوقوف نہ تصور کرینگے کیونکہ بنک نوٹ وہ چیز ہے جس سے دنیا کے سارے آرام حاصل ہوسکتے ہیں اور زندگی کے سارے حوائج رفع ہوسکتے ہیں لیکن اے ناظرین دل بہلاؤ تمھارے پاس ایک چیز بنک نوٹ سے بھی بڑھکر قیمتی ہے یعنی وہ چیز کہ جس سے بنک نوٹ پیدا ہوجاتا ہے اور جس سے آرام دنیا اور عقبی دونو حاصل ہوسکتا ہے اور تم اسکو انھیں دونوں بنک نوٹ جلانیوالے دیوانوں کی طرح بیفائدہ ضایع کرتے ہو اس بات پر ناظرین دل بہلاؤ بے اختیار ہم سے پوچھینگے کہ وہ کونسی چیز ہے ہم جواب دیتے ہیں کہ تمھارا وقت گرانمایہ +

کشتی کا نیا داؤ

مسٹر [illegible] صاحب اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں کہ تاتار میں الیف نام علاقہ کشتی گیری کے باب میں بہت مشہور ہے وہاں ایک بڑا نامی پہلوان نہایت قوی ہیکل تھا

ابھی اُسکی پیٹھ زمین سے نہ لگی تھی دور دور سے کشتی گیر آتے تھے اور اُس سے پچھاڑ کھا کر چلے جاتے تھے ایک روز میلے کے درمیان ایک دُبلا پتلا حقیر سا چینی اُس سے لڑنے کے لیئے اکھاڑے میں کودا تماشائیوں نے بمشکل اپنی ہنسی روکی لیکن ناظرین دل بہلاؤ اس بات کو سنکر ہنسینگے کہ وہ چینی اپنے منہ میں پانی بھرے ہوئے تھا جب پہلوان سامنے آیا اُسکی آنکھوں پر کلّی پھینکی آنکھ میں پانی جانیکے باعث پہلوان نے دونوں ہاتھ دونوں آنکھ ملنے کو اٹھائے چینی نے پیر پکڑ کر دھم سے اُسکو چاروں شانے چت کر دیا ۔

طلسمات

فارسی کتابوں میں اکثر جگہہ طلسم کا ذکر لکھا ہے خصوصاً خزانے وغیرہ کے دفن کرنے میں اور اب لوگوں کو بڑا تعجب ہے کہ یہہ طلسم متقدمین لوگ کس طرح سے بناتے تھے جس سے آدمی دروازہ پر پیر رکھتے ہی یا مکان کے اندر گھستے ہی تیر خواہ تلوار لگکر یا اور کسی طرح ہلاک ہو جاتے تھے بک صاحب اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں کہ تاتار میں ابتک یہہ رسم جاری ہے یعنی جب زمین کے تلے تہخانہ کے طور پر خیمے کھود کر اُنکے اندر اپنے ملک کی رسم ہو جب مرد کی لاش رکھتے ہیں اور اُسکے ساتھ کچھہ مال اسباب بھی بقدر موافق لگا دیتے ہیں تو اُسکے دروازے پر چند کمان زہ چڑھی ہوئی تیر لگے ہوئے اس حکمت سے لگا دیتے ہیں کہ اگر کوئی لالچی بے ایمانی کر کے اُن خیموں کو کھولے تو دروازہ پر پیر رکھتے ہی وہ تیر آپ سے آپ چھوٹ کر اُسکے لگیں اس قسم کی کمان

سے تیبنی بنائی بانڈا رہین لٹکاتی ہین اور بعض وقت چین کے آدمی جب گھر خالی چھوڑ کر
باہر جاتے ہین تو انھین کمانونکو اپنے گھر کے دروازے پر نصب کر جاتے ہین ٭

نکتہ

عقلمند آدمی بعض وقت اس سوچ مین پڑتا ہی کہ گفتگو کس طرح شروع کرے
لیکن بیوقوف ہرگز نہین جانتا کہ اپنی گفتگو کیونکر ختم کرے ٭

پہاڑونکی بلندی کا حساب

پہاڑ کی کھڑی بلندی کا حساب سمندر سے اسواسطے لکھا جاتا ہی کہ
زمین کہین اونچی اور کہین نیچی ہی حساب تمام مقام سے درست نہین بیٹھتا سمندر کا
پانی سب جگہہ برابر ہی اسواسطے حساب درست آتا ہی مگر کتنے انجان آدمی پہاڑونکی
اُنکی چڑھائی کے حساب سے بتاتے ہین پر یاد رکھو کہ اس ڈھب سے حساب ہرگز اُنکی
بلندی کا ٹھیک نہین ہو سکتا کیونکہ کسی پہاڑ مین ڈھال تھوڑی رہتی ہی اور کسی مین
بہت جیسے دیکھو کسولی کے پہاڑ کو کالکا سے سڑک کی راہ چودہ کوس کی چڑھائی
پڑتی ہی پر جو سڑک چھوڑ کر کوئی آدمی سیدھی طرف سے اُسپر چڑھنا چاہے
تو اسے بیشک دو کوس سے زیادہ نہین چڑھنا پڑیگا اور حساب سے اُسکی کھڑی
بلندی سمندر کے پانی سے کل جمع کچھہ اوپر چھہ ہزار فٹ ہی یعنی اگر کسی پانی کی جگہ
کے اوپر کوئی شخص کنواں کھودنا چاہے تو جب چھہ ہزار فٹ گہرا کھود چکیگا تب اُسکی تھاہ

سمندر سے برابر گئی جاویگی یا یہہ کہ کسوٹی کے برابر کوئی اونچا منار سمندر کے ٹھیک
کنارے سے بنایا جاوے تو چھہ سو ہاتھ اونچا بنانا پڑیگا ۔

بلندی پر گرمی کے نہونیکی وجہ

جاننا چاہیئے کہ ہوا زمین کے اوپر صرف پچاس کوس تک رہتی ہے اس سے زیادہ اوپر ہوا کا کچھہ دخل نہیں ہے جسمیں بھی زمین کے نزدیک ہوا سے کثیف یعنی اوسکے اجزا بہت گھنے اور آپسمیں پاس پاس رہتے ہیں اور جون جون اوپر جاویں یہہ ہوا لطیف ہے اور اوسکے اجزا دور دور اور فاصلے پر ہوتے جاتے ہیں یعنی جسطرح اونکے ڈھیر میں نیچے کے اون اوپر کے اون کے بوجھہ سے دبکر اکٹھا ہوجاتے ہیں اور اوپر کے اون کھلے رہتے ہیں اسیطرح ہوا بھی زمین کے نزدیک اوپر کی ہوا کے بوجھہ سے کثیف اور اوسکے اجزا پاس پاس رہتے ہیں پس اوپر ہوا لطیف رہنے کے باعث اوسکے اجزا دور دور فاصلے پر رہتے ہیں اور اسلیئے سورج کی کرنیں اوسپر اتنی نہیں پڑتیں کہ جو نیچے کی ہوا پر سبب اوسکے اجزا پاس پاس رہنے کے پڑتی ہیں جیسے فرض کرو کہ سورج کی ایک لاکھہ کرنیں ایک سیر ہوا پر پڑتی ہیں اور ایک سیر ہوا جو زمین کے نزدیک ہاتھہ بھر جگہہ میں رہتی ہوگی تو اوپر لطیف ہونیکے باعث دس ہاتھہ میں جاویگی پس اوسکی ہوا میں ایک ہاتھہ جگہہ پر کل دس ہزار کرنیں پڑنیکے لائق اجزا رہجاوینگے اور چونکہ گرمی تو سورج کی کرنوں کے حساب پر ہوتی ہے پس اس قاعدہ سے بہ نسبت نیچے کے اوپر گرمی دس گنی

کم ہو جاوینگی سوا اسکے تمباکو پینے کی ایک بات اور بھی بری ہے کہ بسا اوقات
آگ لگ جاتی ہے بعضے بعضے گھر جل جاتے ہیں اور بعضے آدمی کی زندگی کا گھر تمام ہو جاتا ہے

لنڈن

وہاں سال بھر میں تین لاکھ تیس ہزار من گھی اور تین لاکھ اسی ہزار من
پنیر خرچ ہوتا ہے پچیس سو نان بائیونکی دوکانیں تھیں سو اسی دوکانیں دریائی
دودھ والوں کی تھیں ستائیس سو اور ستره سو قصابوں کی اسی بات سے خیال کر لینا
چاہیے کہ وہ کتنا بڑا شہر ہے کسی زمانے میں یہاں ہندوستان کے درمیان کی
قنوج کے شہر میں ستره سو دوکانیں تنبولیوں کی کھلی تھیں *

شراب

فرانسیس میں باون کروڑ روپیہ کی شراب سال بھر میں خرچ ہوتی ہے
انگلستان میں اٹھائیس کروڑ کی سویڈن میں تیره کروڑ کی پروشیا میں نو کروڑ
کی امریکہ میں آٹھ کروڑ کی علی ہذا القیاس ہندوستان وغیرہ اور سب ولایتوں
میں بھی خرچ ہوتی ہے اگر لوگ شراب پینا چھوڑ دیں اور یہ سب روپیہ غریبوں
مساکین وغیرہ میں لگا دیں تو دنیا میں کوئی محتاج اور بھوکا نہ رہے فائده
شراب خواری سے عقل زائل ہو جاتی ہے ایمان میں خلل آتا ہے طرح طرح کی
بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کھانا نہیں ہضم ہوتا دیکھا گیا ہے کہ جو اس کو پیتا ہے

اسکے باعث نہیں کرنا پڑتا خانہ داری بالکل خوشی جاتی رہتی ہی خلایق کے اخلاق بگڑتے ہیں عمر گھٹتی ہی یہاں سے جلد اُٹھ جاویگا اور وہاں ہمیشہ کے لیئے خوار اور تباہ رہیگا ٭

پانی صاف کرنیکی ترکیب

پھٹکری سے پانی خوب صاف ہوتا ہی اگر مٹیلے گدلے پانی میں ایک چھٹانک بھر پھٹکری کی ٹکی ڈال کر خوب ہلا دیں اور پھر دو تین گھنٹے تک چھوڑ دیں وہ پانی ایسا صاف ہو جاویگا کہ جیسا پہاڑون یا چشمون کے اندر سے نکلتا ہی یا مینہ کا ہوتا ہی ٭

اگروالے

اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہہ قوم بنیون کی آگرے سے آئی اس باعث اگروالا کہلائی لیکن حقیقت یہہ ہی کہ جب شہاب الدین غوری نے اگروہے کے شہر کو جو ہریانے کی حد پر واقع ہی غارت کیا تو یہہ قوم وہان سے نکلی اور سارے ہندوستان میں پھیلی ٭

بلی کی آنکھ اور چھپکلی کی دم

ٹک صاحب اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں کہ چین کے آدمی اکثر گھڑی کا کام بلی کی آنکھوں سے نکال لیتے ہیں جب جسکو دن دیکھنا منظور ہوتا ہی تو بلی کی آنکھ کھول کر دیکھ لیتا ہی اُسی سے اُنکو اندازہ دنکا معلوم ہوجاتا ہی ٭

کیونکہ صبح کے وقت بلی کی آنکھ کی پتلی گول رہتی ہی اور جون جون دن چڑھتا جاتا ہی وہ لمبوتری ہوتی جاتی ہی یہان تک کہ دوپہر کے وقت پتلی کی عوض اُسکی آنکھ مین صرف ایک سیاہ خط عمود سا رہجاتا ہی اور پھر جون جون آفتاب ڈھلتا ہی وہ گول ہوتا چلا جاتا ہی صاحب موصوف یہہ بھی بیان کرتے ہین کہ ایک خچر نے چیخ چیخ کر جب اُنکو بہت تنگ کیا اور اُنھون نے اُسکے مالک سے جو جہین کا رہنے والا تھا اس بات کی شکایت کی اُسنے خچر کی دُم مین ایک پتھر باندھ دیا اور تماشا یہہ ہوا کہ پھر وہ خچر جب تک کہ پتھر بندھا رہا ذرہ بھی نہ بولا ✦

نکتہ

گرے صاحب شاعر انگریزی نیک کرداری کو بہت پسند کرتے تھے اُنکے سامھنے اگر کوئی کسیکی تعریف کرتا کہ فلانا شخص بڑی استعداد رکھتا ہی اور علوم و فنون مین یکتا ہی یا اُسکی اور کچھ توصیف کرتا تو وہ اتنا ہی اُس سے پوچھتے کہ آیا اُسنے کسیکے ساتھ کچھ بھلائی بھی کی ہی یا نہین اور آیا اس کام کے لائق ہوا ہی یا نہین کیسا ہی وصف کسی شخص مین کیون نہو اگر وہ بدذات بدکار اور بیحیا ہوتا تو وہ اُسکو کبھی کچھ خاطر مین نہ لاتے ✦

نکتہ

چھوٹے مضمون کو عبارت طویل مین لکھنا ایسا ہی جیسے

چھوٹے مکان مین بڑے بڑے کمرون کا بنانا +

نکتہ

جتنا زیادہ آدمی قابل اور لیاقت مند ہوتا ہی اُتنی ہی اُسکی غیبت زیادہ کرتے ہین مثلاً جو پھل میٹھا ہوتا ہی اُسی پر سب جانور دانت لگاتے ہین +

زمین بڑھانیکی ایک حکمت

آگے بدعقلی رہنے کے باعث بہانکے آدمی مار پیٹ کرکے اور لاٹھی تلوار چلاکے جیسے کہ زور پاتے تھے اُسکی زمین پر قبضہ کر لیتے تھے اور اسطرح اپنی زمین بڑھاتے رہتے تھے اب وہ بات تو بالکل موقوف ہوئی مقدور نہین کہ کوئی کسیکی انچ بھر زمین بھی دبا سکے مگر اُسکے بدل ایک بہت سہل ترکیب زمین بڑھانیکی تمھارے اختیار مین ہی یعنی زمین کی وسعت نہ بڑھا کر اُسکی پیداوار کی بڑھالو حساب ایک ہی پڑیگا کیونکہ جس ایک بیگھا زمین مین اب ہزار آلو چھٹانک چھٹانک بھر کے ہوتے ہین اگر اُسی بیگھے بھر زمین کے اندر دو ہزار آلو چھٹانک چھٹانک بھر کے یا ہزار آلو آدھ آدھ پاؤ کے پیدا ہو دین تو پھر اُس زمین کے دو چند محسوب ہونے مین کونسی حجت باقی رہیگی اور یہہ بات تجربے سے ثابت ہو گئی ہی کہ زراعت بھی ایک فن ہی جسقدر اسمین انسان ملکہ بہم پہنچاوے اور حکمت کو کام مین لاوے اُسیقدر زیادہ فائدہ

اُٹھاتا ہی یہی گوبھی جواب اتنی بڑی بڑی ہوتی ہین پہلے امریکہ کے جنگل مین وحشی
پتون کی ایک روئیدگی تھی علیٰ ہذا القیاس یہہ آلو جواب آدھ سیر سے بھی زیادہ
ہوجاتا ہی دشت وصحرا مین اسقدر چھوٹا ہوتا تھا کہ ہرگز قابل کھانے کے نہین
تھا ایک اخبار والا لکھتا ہی کہ یہہ جو اور گیہون جواب ہماری زندگی کا موجب ہی
کسی زمانے مین جنگل کی گھاس تھا اور اُسکا تخم مثل زیرہ و دانہ خشخاش ہوتا تھا
غرض اسی رفاہ رعایا کی نظر سے صاحب لوگون نے اس ملک والون کو فن
کشاورزی و باغبانی مین تعلیم دینے کا ارادہ کیا ہی بالفعل یہہ بات کلکتے سے
شروع ہوئی ہی اور وہانکے باغ مین اسکول خاص اسی کام کے واسطے مقرر کیا
گیا ہی جو لڑکا فن باغبانی سیکھنے وہان جاتا ہی کھانے پینے کو تین برس تک تنخواہ
لوگون سے پاتا ہی اور اس عرصے مین سواے فن باغبانی وہ لکھنا پڑھنا بھی
سیکھ جاتا ہی — دیکھا چاہیے ہمارے ہندوستان مین زراعت اور
باغبانی کی درستی کب ہوتی ہی

نصیحت

جو شخص ہمیشہ اس بات کی شکایت مین لگا رہتا ہی کہ لوگون نے
ساتھ نیکی کرنے دو اور وہی [illegible] ایسی ہیاین چشم پوشی کرینگا کہ جو
دوسرے کے دلمین خواہش انتقام پیدا کرتی ہین [illegible]

ہزاروں ایسی نیکیوں سے جو دوسرے کو ضرور ممنون اور احسانمند کرتیں چشم پوشی
کرینگے جیسے شکاری شکار کے پیچھے دوڑتا ہی تو اُسکو جنگل کی فضا اور دہنے بائیں درخت
کے پھل پھولوں کی خوبیوں سے مطلق خیال نہیں رہتا نہ کہ نیکی بہ نسبت گرگر کر اُٹھا زیادہ
نام کا کام ہی نہ آپ ناکت نے اپنی مہربانی اتنا ہی کہہ دیا تھا کہ خدا کی چاکری کرو اور
جو باقی رہ گیا باعث یہ کہ جب ہم کسیکو ناقص الاعضا یعنی لنگڑا لولا دیکھتے ہیں تو رحم کھاتے
ہیں اور اُنکی بات برداشت کرتے ہیں لیکن جب کسی ناقص العقل یعنے بیوقوف کو دیکھتے
ہیں تو اُسپر ویسا رحم نہیں کرتے اور اُسکی بات بھی نہیں برداشت کرتے باعث
یہی ہے کہ ناقص العقل تمکو عقل والا کبھی نہیں مانیگا وہ بیوقوف عقل والونکو سب سے
زیادہ بیوقوف سمجھتا ہے جسوقت ڈاکٹر آدم کلارک صاحب کا اظہار لیا جاتا تھا اُنسے پوچھا گیا
کہ تمکو کیسا ذہن تو نہیں دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ مجھکو ایک دوست سے کچھ کوڑیاں فقیر کو
دلوانی تھیں بہت مشکل ہے جسے تو اسے قسم کے کوڑیوں کا ذکر کر سکتے تھے اور نقصان
بدل سکتے تھے جواب دیا مجھکو ایک پیسا بھی کسیکا دینا نہیں ہے ؞

آم کا باغ

آم بیج اور قلم دونوں طرح سے لگتا ہے مگر بیج کا لگایا ہوا آم بدیر پھلتا ہے
اور اُسکے پھل کے اچھے برے ہونیکا کچھ ٹھکانا نہیں رہتا قلم جب لیویں اچھے درخت
لیویں کیونکہ جیسے درخت سے قلم لوگے ویسا ہی اُسمیں پھل پھلیگا جب قلم تیار ہو جاتا ہے

اور اُسکو زمین مین لگا دیتے ہین تو زمین سے اوپر درخت کے اندر جو کونپل پھوٹتے
اُسے ہاتھ سے ملتے رہین تیسرے سال بور آویگا لیکن اُسکو دور کر دینا چاہیئے
پانچ سال تک پھل نہ لگنے دیوین پانچوین سال تھوڑے سے دور کرین اور پھل لگنے
دین مگر بہت تھوڑا کہ جسمین درخت کا زور نہ گھٹے ایک ڈالی مین دو آم سے زیادہ نہ پھلنے دیوین
جب ایسا ہو ایک کو پہلے ہی توڑ کر پھینک دیوین کیونکہ جیسا اکیلا بڑا ہوگا ویسے دو نہ
ہو سکینگے دسمبر یا جنوری کے مہینے مین درختون کے گرد ضرور مٹی کھود دینی چاہیئے
اور کھاد بھی دینی چاہیئے ندی نالے اور تالاب کی تھاہ مین مٹی جمی رہتی ہے
وہ کھاد کے واسطے بہت خوب چیز ہے جب آم مین بور آوے اُسکے گرد چار پانچ
فٹ کے تفاوت سے تھالا باندھکر جب تک کہ پھل نہ پکے ہر روز صبح کو پانی دیا کرین
جب درخت پرانا ہو جاوے اور اُسکی ٹہنیاں موٹی اور خشک ہو جاوین تو اُنکو
اوپر سے کاٹ دینا چاہیئے تا کہ نئی اور چھوٹی ٹہنیاں ہری ہوں اور طاقت
حاصل کرین ۔

برما کا راجا

سابق مضمون مین جو ذکر ہمنے برما کے راجا کا لکھا ہے لوگون کو
اُسکے دیکھنے سے مہاراج کی بے شیخی اور بیوقوفی کا حال تو بخوبی معلوم ہو گیا
ہوگا اب ہم اُنکا دل خوش کرنے کے واسطے اُس راجا کا القاب جو گورنر

جنرل بہادر کی طرف سے بموجب اسکے یہان کے دستور کے اسکو لکھا جاتا ہے اس مقام پر درج کرتے ہین حقیقت مین القاب ہمنے بہت دیکھے ہین پر ایسے پاگل پنے کا القاب ابتک کوئی نظر نہین پڑا ٭

قادر ذو الجلال و دادار بیہمال ریاض دولت و اقبال حدایق حکومت و اجلال آن خدیو زمین و زمان المالک ممالک العظام سونا پرنداو تائین و تامدیا تائین و ضیا و تنا تائین و باسیان تائین و شہرہای عظیم الشان پوسکا با ما سکی و سیکا اکمرا سکی و نیرا و دیا سکی و سکی سکی و سیو سکی و بمبو سکی و ننیون سکی و تائین سکی و کیا لون سکی و منو با سکی و تہولی سکی و کمیو کشتک سکی و نیر بیاو سرانددی عرف پیگو مشتمل بندر رانگون و بندر پشنک و بندر دیبا ددی متعلقہ زنجک و ددارا ددی و بندر ساندوہ و ہا ددی و بندر پاپن و اجیا ددی و بندر پاش پی و موقا اعنی مرتبان و ترتی و بیک اعنی مرگی و تناسری صاحب معادن یاقوت و لبراق و لسنی و نیلم و عین الہر و معادن طلا و نقرہ و کہربا و سرب و قلعی و آہن و نفط و خود ۲ و فیلان سرخ و سفید و ابلق و مالک فیل و اسپ و رتہہا سے گردون و بندوق و قوس و رمح و سپر و دیگر اسلحہ و صاحب افیال عشرہ اعنی سنگہا طرح وغیرہ با آب باری لطف و مرحمت خویش سرسبز و شاداب دارا د ٭

لطیفہ

ایک شخص تمام لوگون سے کہتا پھرا کہ ہم اور ہماری ماں دونون پڑھتے نجومی ہین لوگون نے کہا کسطرح اُسنے جواب دیا جب کوئی بادل کا ٹکڑا نظر آتا ہی ہم دونو پوچھتے ایک کہتا ہی برسیگا دوسرا کہتا ہی نہین برسیگا پھر ایک تو ضرور سچا ہوتا ہی اُسکا ٭

تانبے کا زہر

اکثر چیزین کھٹائی نمک چکنائی گرم پانی وغیرہ ایسی ہین کہ جنسے تانبے کے برتنون مین جو اچھی طرح قلعی نہین کئے رہتے کچھ زہر جسکو زنگار کہتے ہین پیدا ہوجاتا ہی جو لوگ کہ تانبے کے برتنون کو کھانے پینے کے درمیان کام مین لاتے ہین اسی بات کا لحاظ اور بندوبست رکھین ٭

سنگ درست کرنیکی ترکیب

یہہ چیز نقاشی کیا ہوا سنگ کی چیزین ... سے آتی ہین لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ ہاتھی دانت کی طرح سنگ ... سے بیل بوٹے اور تصویرین بناتے ہین بلکہ ان سنگ کے ٹکڑون کو جو کچھ چیز اُنسے بنانی منظور ہوتی ہی اُسکے ڈول پر تراش کر اور کچھ دم گرم پانی مین بھگا کر فورًا لوہے کے سانچے مین کہ جنکے اندر بیل بوٹے بنے رہتے ہین

بیچ سے دبا دیتے ہین جیسے سُپاری کو سروتے مین د باتے ہین اور وہ سب اُسپر منقش ہوآتے ہین اگر چاہین تو یہہ عمل ہندوستانی بھی بخوبی کرسکتے ہین *

برت

کسی نے کسی سے پوچھا تھا کہ برت اور اُداس اور روزے اس دنیا مین کیون مقرر ہوے ایک نے جواب دیا کہ برت اور اُداس اور روزے اسواسطے بنائے ہین کہ جسمین امیر اور تونگر کو بھوکھے رہنے کی تکلیف معلوم ہووے اور وہ تب بیچارے غریب محتاج کی بھوکھہ دُور کرنے مین کوشش کرے *

نکتہ

ایک دیوانہ گورستان مین رہا کرتا تھا لوگون نے کہا کہ تو آبادی مین کیون نہین آتا اُسنے جواب دیا کہ جو آبادی مین ہین آخر سب اسی جگہہ آویگے پس مین کسواسطے آبادی مین جاؤن *

نصیحت

ایک روز ولیم اپنی ماسے یون کہنے لگا کہ ہماری بہن مریم کبھی درست نہوگی آپ اُسکے واسطے ناحق اتنی کوشش کرتی ہین اُسکی ما نے پوچھا کہ

بیٹا یہہ تمنے کیونکر جانا ولیم نے جواب دیا کہ اماں جان آج مہینے بھر سے آپ اُسے حروف تہجی سکھا رہے ہیں اور مین بھی دل سے اُسکو بتاتا ہوں اور اُسنے ابتک ایک حرف بھی نہین سیکھا آپ کی نیک نصیحتون کا اُسکے دل پر کچھہ بھی اثر نہین ہوا روز بروز زیادہ شریر ہوتی جاتی ہے اُسکی ماں نے پوچھا کہ بیٹا وہ جو گلاب کے قلم تمنے لگائے تھے کیا اُسمین پھول آگئے ولیم نے کہا نہین اُسکی ماں نے کہا کہ بس تب اُنکو اُکھاڑ کر پھینک دینا چاہئے ولیم بولا کہ ابھی تو لگائے دو مہینا بھی نہین ہوا فصل پر ضرور پھول لگینگے تب اُسکی ماں کہنے لگی کہ بس اپنی بہن سے کیون اُکتا گئے اگر اُسکے مزرعۂ سینہ مین بیج بوئے ہین تو اُسکی شادابی کے لیئے اوس اور مینہہ کی دعا خدا سے مانگو بھلا کام کرنے سے کبھی نہ اُکتاؤ کیونکہ اگر ہم اُکتا وین اور گھبرا دین نہین تو فصل پر ضرور پھل پاوینگے ؛

نکتہ

ایک امیر بہت سا جواہر پہنے ہوئے بازار مین چلا جاتا تھا ایک فقیر جھک جھک کر دیر تک اُن جواہرون کو دیکھتا رہا اور پھر سامنے آکر اُس امیر کی بڑی بڑی شکر گذاریان ادا کرنے لگا اور اپنے تئین

اُسکا کمال احسان مند ظاہر کیا اُس امیر نے کہا کہ بابا تو کس بات کے واسطے اس قدر شکر گذاریاں ادا کر رہا ہے اور اپنے تئین میرا احسان مند بنایا ہے فقیر نے کہا کہ جواہروں کے واسطے امیر نے کہا کہ جواہر تو مینے تجھے کوئی بھی نہیں دیا فقیر نے کہا کہ حضرت جواہر ہونے کا فائدہ کیا ہے یہی کہ اُسے دیکھا کریں سو اس وقت اس جواہر کو جتنا آپ دیکھتے ہین اُتنا ہی آپکی بدولت بندہ بھی دیکھتا ہے رہگیا اُسکی بار برداری اور حفاظت کرنا سو یہہ دونو کام آپ ہی کو مبارک رہین اس درد سر کی آرزو نہین رکھتا +

قوت جاذبہ و وسعت کائنات

یہہ عجب قوت ہے اسکا حال حکمای متقدمین سے کیا ہندوستان اور کیا یونان کے درمیان کسیکو بھی دریافت نہوا تھا لیکن اب علماے فرنگستان نے اسے جیسا کہ چاہیے ویسا تحقیق کیا حقیقت مین یہہ وہ شے ہے کہ جسپر بالکل انتظام کائنات کا مدار ہے اگر یہہ زوال پذیر ہو ابھی ہر طرف قیامت مچ جاوے ہمارے ناظرین دل بہلاو مین سے اکثر آدمی اس قوت کی ماہیت سے ناواقف و محروم ہین اس باعث کچھہ

تھوڑا سا بیان اس مقام پر درج کرتے ہین واضح ہو کہ ایسی دنیا
مین کوئی چیز نہین جو کچھہ تھوڑا بہت دوسری چیز کو نہ کھینچے اگر ذرہ ذرہ
کو نہ کھینچے ہرگز کسی چیز کی شکل نہ بنے بالکل کائنات ذرہ ذرہ ہو جاوے
جس جسم مین جسقدر یہہ قوت جاذبہ یعنے کشش زیادہ ہوتی ہے اُتنی ہی اسمین
ثقالت رہتی ہے کیونکہ اُتنے ہی زیادہ اجزا اُسکے درمیان وجود رکھتے ہین
گرمی کے باعث جب کوئی جسم منجمد سیّال ہو جاوے یا کوئی جسم سیّال
بخارات بنجاوے تو جانو کہ اسمین کی قوت جاذبہ کم ہو گئی اسلیئے اُسکے
اجزا دور دور پھیل گئے سمٹتے نہ رہے علی ہذا القیاس جب کوئی بخارات جسم
سیّال اور سیّال جسم منجمد بن جاوے تو جانو کہ اسمین گرمی دور ہو جانے کے
باعث قوت جاذبہ بڑھ گئی اسلیئے اُسکے اجزا نزدیک نزدیک سمٹ گئے
جیسے دیکھو بخارسے قطرۂ شبنم اور قطرۂ شبنم سے یخ بستہ ہو جاتا ہے اور
پھر اسیطرح یخ بستہ سے قطرۂ آب اور قطرۂ آب سے بخار بنجاتا ہے
اگر ایک جسم دوسرے جسم کو نہ کھینچ لیتا کپڑے یا کاغذ پر جہان تیل کی بوند
ٹپکتی ہے اُسی جگہہ بوند کی بوند ہی رہتی پھیل کر بڑا سا داغ نہو جاتی
غرض یہہ مثالین تو نزدیک کی تھین اب دور کا حال سنیئے کہ یہہ جتنے ثوابت
اور سیارے دکھلائی دیتے ہین سب آپسمین ایک دوسرے کو جذب

کرتے ہیں اور قادر مطلق نے انکی آپس کی کشش ہر طرف سے ایسے
انداز اور قرینہ کے ساتھہ رکھی ہی کہ جو جہان ہی اسی جگہہ قایم کھڑا
ہی یا جسکا جو مرکز ہی اسی پر ہمیشہ دورہ کیا کرتا ہی جیسے ذرہ زنجیروں
کی کڑیوں سے گتھی رہتی ہی اسیطرح یہہ تمام اجرام فلکی مع کرہ ارضی
آپس کی کشش سے اتکے اور بغیر کسی دوسرے سہارے کے جو نا متناہی ہیں مثل
کوی معلق ادھر لٹکے ہوئے ہیں جو چیز جتنی بڑی ہوتی ہی اور جتنے زیادہ
اجزا اسمیں موجود ہوتے ہیں اتنی ہی وہ زیادہ کشش کرتی ہی مثلاً
کرہ زمین پر اس سے زیادہ بڑی کوئی شے نہیں ہی تو اسکی کشش تمام
چیزوں پر جو اسکے اوپر ہیں غالب رہیگی اور یہی باعث ہی کہ باوجود
شکل اسکی گروہی اور ہر طرف جو نا متناہی ہونے کے جس چیز کو چاہو
جس طرف کو پھینکو آخر اسے زمین اپنے ہی طرف کھینچ لیویگی اگر زمین
میں قوت جاذبہ نہوتی توپ کا گولہ کبھی زمین پر نہ گرتا ابدالاباد تک سیدھا
سامنے چلا جاتا وزن صرف اسی قوت جاذبہ کے اثر کا نام ہی اور کچھہ بھی
نہیں ہی اگر قوت جاذبہ معدوم ہو وزن کبھی باقی نرہے ہر چیز بسبب زمین
کی کشش کے زمین پر گرنا چاہتی ہی پس جو چیز اسے گرانے سے باز رکھیگی وہی
اسکے بوجھہ سے یعنی اسکے اس زور سے کہ جسکے ساتھہ وہ زمین کی طرف

جاتی ہے دیگی چمبک مین لوہا کھینچنے کی اور کہربا مین گھاس کھینچنے کی اسقدر
طاقت ہے کہ اُسکے اثر ہم سب بچشم خود دیکھہ سکتے ہین اگر ایک کرۂ مجوف چمبک کا
بناکر اُسکے مرکز پر یعنی وسط مین ایک لوہے کی گولی چھوڑ دیجاوے وہ معلق
مثل چاند سورج اور زمین کی ادھر ہی رہجاویگی کسی طرف کو بھی نہ ڈھلیگی علی
ہذا القیاس اگر کہربا کا کرۂ مجوف بناکر اُسکے درمیان گھاس کی گولی رکھدیجیے
تو وہ بھی اسیطرح ٹھہری رہیگی اور اگر اُسوقت کانٹا باٹ لیکر اُس گھاس اور
لوہے کی گولی کو تولو تو ثقالت یعنی وزن کچھہ بھی نپایا جاویگا یہہ قوت
جاذبہ عجب حیرت انگیز ہے قادر مطلق کی قدرت بیحد بس دل پر نقش ہی
کردیتی ہے اسکے بیان مین کتابین مطول لکھی گئی ہین ممکن کہان کہ ہم
اِس رسالۂ دل بہلاؤ مین کچھہ اُسکی تشریح اور تفصیل کرسکین یہہ اتنا
صرف شوق دلانے کے واسطے ارقام کیا کہ جسمین ارباب اولی الابصار اُن
کتابون کو ہاتھہ مین لیوین اور صناع بیچون کی حکمت پر غور کرین کہ کہان سے
کہان تک اِس کائنات کی بساط پھیلائی ہے اور پھر کس انتظام کے ساتھہ
اُسکے ایک ایک کرہ کی گولیا مثل ذرہ کی کتریون کے آپس کی قوت جاذبہ سے
لٹکائی ہیئت دانون نے علم کے زور سے ثابت کیا کہ اگر زمین کو مٹر برابر تصور
کرو تو آفتاب کو گھڑا سمجھو صرف دوری ہی کے باعث اتنا چھوٹا دکھلائی دیتا ہے

یعنی اتنا دور ہے کہ اگر یہانسے توپ کا گولا چھوٹے اور برابر آفتاب کی طرف چلا جاوے تو اُس تک تیس برس مین پہنچے اور یہہ جتنے ثوابت دکھلائی دیتے ہین سب شموس یعنی آفتاب ہین خیال کرو کہ وہ کتنی دور ہونگے جو اسقدر چھوٹے دکھلائی دیتے ہین اور جسمین بھی یہہ ثوابت تو بہت بڑے دکھلائی دیتے ہین نگاہ کرو اِن کہکشان کے تارون پر جو خالی آنکھون سے صرف بادل کے بھاہون کی طرح نظر آتے ہین اور جب دوربین لگاؤ تو ایک ایک انچ مین بیشمار ثوابت جگمگانے لگتے ہین اور پھر یہہ بھی بات بخوبی ثابت ہو چکی ہے کہ بالکل ثوابت ابتک دوربین سے بھی نہین دیکھے گئے باوجودیکہ روشنی ایک ثانیہ مین لاکھ کوس جاتی ہے تاہم بہیترے ثوابت اتنے بعد مسافت پر ہین کہ ابتداء آفرینش سے آج تک اُنکی روشنی کرۂ زمین تک نہین پہنچی اور جو ثوابت ہونگے اُنکے گرد سیارے بھی اگرچہ دکھلائی نہین دیتے لیکن ضرور گھومتے ہوونگے اور پھر بھی یہہ سب ثوابت و سیارہ نظام کائنات کے صرف ایک جزو اقل ہین العظمت للہ

ارستایدس کی جلاوطنی

خلقت کا خوش کرنا بہت مشکل ہے بلکہ ہماری سمجھ مین تو ناممکن ہے

کیونکہ کسی شخص کا کسی وصف سے موصوف ہونا یہہ بھی اُنکی نگاہ مین ایک
بڑا گناہ ہی بلکہ اُنکے ساتھہ بھی اُسکا نیکی کرنا باعث رشک و حسد ہی اگر کوئی
نہ مانے تو ارستایدس کا حال کتاب مین دیکھے یہہ شخص نہایت منصف تھا
اسکے انصاف کا شہرہ سارے یونان مین پھیل گیا تھا کبھی کسی کی
طرفداری نکرتا اور غیروا جب امر مین بڑے سے بڑون کے ساتھہ بھڑتا بلکہ
پیش آتا اور یہی باعث ہوا کہ بہتیرون نے اُسپر حسد کھا کر خلقت کا دل اُس سے
پھیر دیا اور بہکاتے بہکاتے سب کو اُسکا دشمن بنا دیا وہان کا دستور تھا کہ
جب کثرت رائے کسی کے برخلاف ہو تو اُسکو ملک سے نکال دیتے تھے اور
کثرت رائے ثابت کرنے کو ہر شخص اُس آدمی کا نام جسکو نکلوانا منظور ہوتا تھا
ایک ٹکڑے پر لکھکر حاکم کے حضور گذرانتا تھا جس روز کہ وہان والون نے
ارستایدس کا نام ٹکڑون پر لکھکر حاکم کے پاس پیش کیا تو ارستایدس
حسب معمول اکیلا پیادہ پا چلا جاتا تھا ایک دیہقانی ناخواندہ اُسکو راستے
مین ملا اور کہنے لگا کہ جناب اس ٹکڑے پر ارستایدس کا نام لکھہ دیجیے
مین حاکم کے حضور مین پیش کرونگا ارستایدس نے پوچھا کہ بھائی جان اُسنے
تمہارا کیا نقصان کیا ہی اور تم اُسپر کس لیئے خفا ہو دیہقانی نے جواب دیا
کہ جناب اُسنے نقصان تو میرا کچھہ بھی نہین کیا اور نہ مین نے آج تک

اُسکا چہرہ دیکھا ہی لیکن ہر شخص اُسکو منصف مزاج اور راست باز کہتا ہی
سو یہہ مجھسے برداشت نہین ہو سکتا سنتے سنتے تھک گیا اب اُسکو ملک سے نکلوانا
چاہتا ہون ارسٹائیڈس نے پھر کچھہ نہ کہا چپ چاپ اپنا نام اُس ٹکڑے پر
لکھہ دیا اور اپنے ملک والونکے حق مین دعا خیر مانگتا ہوا اُس عملداری
سے باہر نکل گیا یہہ بات بھی سننے کے لایق ہی کہ اسی دہقانی کے ٹکڑے
کے باعث اُسکو جلاوطنی کا حکم ہوا اگر یہہ اُسکے ٹکڑے پر نام نہ لکھتا تو
اُسکے دوست اور دشمنونکا شمار برابر رہتا اُسکے دشمنون کی کثرت صرف
اسی ایک ٹکڑے کے پہنچنے کے باعث ہو گئی یعنے اُسکے دوستون سے
دشمنون کا شمار ایک زیادہ ہوا۔

بھلائی اُنکے ساتھہ کرو جو تمسے نفرت رکھتے ہین

تسلیا نام امریکہ کے جہاز پر لنکاسٹر نام ایک مسافر نپولین کتے کو لیکر
سوار ہوا تھا اُس جہاز کا کپتان سمیس صاحب کتون سے کمال نفرت رکھتا تھا اتفاقاً
ایک روز وہ کتا کپتان کے کمرے مین گھس گیا اور پیار سے دُم ہلانے لگا
دُم کے جھٹکے سے میز کا کھانا اور دوات نیچے گر پڑی کپتان نے غضب مین آکر
چاقو سے اُسی پیچھا رسے میز بان کی آدھی دُم کاٹ ڈالی کتے کا رونا سنکر

لنکا سستر وہان چلا آیا اور مارے غصے کے کپتان کو اٹھا کر زمین پر دے مارا
کپتان نے اُسے کوٹھری مین پابزنجیر قید کرنیکا حکم دیا لیکن پھر کچھہ سمجھہ بوجھکر
اور یہہ سنکر کہ اس کتے نے اُسکی جان بچائی ہے رہا کر دیا اب طرفہ ماجرا سنئے
کہ تھوڑے دن بعد قضا کار کپتان پیر پھسلکر جہاز پر سے سمندر مین گر پڑا
خلاصیون نے فی الفور جہاز سے جالی بوٹ کھولا اور اُسکے بچانے کو روانہ
کیا لیکن جب تک کہ بوٹ روانہ ہووے کیا دیکھتے ہین کہ بیس پچیس فٹ کا
ایک بڑا سفید مگرمچھہ اُس کپتان کی تاک مین پیچھے لگا ہوا ہے ناخدا چلایا
کہ جلد جاؤ ورنہ یہہ مگرمچھہ اُسے نگلا ہی چاہتا ہے کتا پہلے تو اپنے دم کاٹنے والے
دشمن کو سمندر مین گرتا دیکھکر کچھہ خوش سا معلوم ہوا لیکن ایک لحظہ مین جب
مگرمچھہ پر نگاہ پڑی اور اُسے مبتلا ورطۂ ہلاکت دیکھا تو جھٹ سمندر مین کود پڑا اور دیکھتے
ہی دیکھتے بجلی کی طرح لپک کر اُس مگرمچھہ کے پیٹ مین اپنا دانت جا چبھویا لنکا سستر
اپنے کتے کو مگرمچھہ کے منہ مین دیکھہ فوراً چھری دانت مین دبا سمندر مین کود اترا ادھر تو کپتان
تیرتے تیرتے سمندر کی لہرون سے عاجز ہو کر ڈوبا جاتا تھا اور ادھر یہہ مگرمچھہ اُسکے سر پر
آن پہنچا تھا صرف کتے کے جا چمٹنے سے رک گیا تھا ادھر لنکا سستر اپنے تئین گویا کتے
کے لیے تصدق کرنے کو اُس مگرمچھہ کے منہ مین جایا چاہتا تھا اور ادھر جہاز والونکا
دل مارے اضطراب کے اچھلا آتا تھا کہ اسی عرصہ مین جالی بوٹ جا پہنچا

خلاصیون نے واندیان بڑھا کر کپتان کو بھی نکالا اور لفکا سمندر کو بھی اٹھایا کتا اپنے مالک کی آواز سنکر بوٹ پر چلا آیا اور مگرمچھ اپنے پیٹ کے خون سے سمندر کو لال کرتا ہوا نظرون سے غایب ہوگیا کپتان نے کتے کو تھپکارا اور کہا کہ یار تو نے مجھ سے عیسائیون کا سا کینہ لیا جسنے تیرے سا تھہ نفرت رکھی تو نے اُسی کا بھلا کیا اگر میرے داہنے ہاتھہ کے دینے سے بھی تیری دُم پوری ہوجاوے تو مین دینے کو موجود ہون تیری دم قلق میرے دل سے تا زیست نجاویگا ای ناظرین دل بہلا د اس کتے سے سبق لو اور جو تمسے نفرت رکھتا ہی اُسکا بھلا کرو +

ہما

اخبار کوہ نور مطبوعہ ۲۳ اپریل مین محمد جان صاحب سوداگر پشمینہ ایک خط چھپوا کر کچھہ حال ہما کا استفسار فرماتے ہین اور اُسکے استخوان کھانے اور ہوا مین معلق رہنے کی تصدیق چاہتے ہین اسلیے کچھہ تھوڑا سا حال اس عجیب و غریب جانور کا اس مقام پر درج ہوتا ہی واضح ہو کہ اگرچہ پرانے مکانون کے نقش و نگار اور سکون کے دیکھنے سے یہہ بات صاف ثابت ہوگئی ہی کہ اگلے زمانے مین بھی یہان کے راجا لوگ اس پرند کے پر اپنے کریت یعنے تاج مین لگاتے تھے لیکن سنسکرت پوتھیو مین

اُسکا تذکرہ کہین بھی کچھ نہین ملتا مسلمانون نے ہما کے باب مین یہہ غلط
روایت جاری کر رکھی ہی کہ وہ سواے ہڈی کے اور کچھہ کھاتا ہی نہین
اور آسمان سے زمین پر اُترتا ہی نہین اگر کسیکے سر پر اُسکا سایہ پڑجاوے
تو وہ ضرور بادشاہ ہووے لیکن ہم مسلمانون کو اس باب مین کیا نسبت
ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے جب تک کہ ہما کا حال بخوبی تحقیق دریافت
نہین ہوا تھا انگریز بھی مسلمانون کی طرح جھوٹی جھوٹی دل کی جوڑی
ہوئی باتین اس پرندے کے باب مین بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ
اُسکے پیر نہین ہوتا اسیواسطے زمین پر نہین اُترتا اور اگر اُسے آگ مین
جلادو تو وہ خاک سے پھر اپنی صورت اصلی اختیار کرسکتا ہی بلکہ جب لنگا فینٹا
اور مارک گریو اور کلوسیس اور بنشیس وغیرہ نے ہما کا سچا حال دریافت
کر کے اپنی کتابون مین لکھا تو لوگون نے اُنکو دروغ گو تصور کیا اور
قصون مین اُڑادیا محمد جان صاحب کی راے جہان آرا سے پر مکشوف ہوکر
یہہ جانور علم منتہائی انڈا کیرا کوترا پھنگا سب کچھہ کھاتا ہی اور مثل اور سب پرندون کے
یہہ بھی اسیطرح وہ زمین پر بود وباش رکھتا ہی بنت صاحب اپنے سفرنامے
مین ارقام فرماتے ہین کہ جزیرہ ملکا یو مین جو مدد یا سے جین کے درمیان
واقع ہی برنل نام ایک صاحب کے یہان نو برس کا پلا ہوا ہما دیکھنے مین آیا

اگر کوئی اسکے نزدیک آتا وہ بڑے تکبر سے اسپر نگاہ کرتا اور جب کوئی
پچکارتا اور پیار کرتا تو وہ خوش ہوکر مور کی طرح دُم پھیلا کے ناچنے لگتا
آواز اسکی مثل کوے کے ہی اور ایام گرمیہ جیسا کہ جیٹھ سے بھادون تک اور
اسمین وہ ہر روز دو وقت نہاتا ہی پر اپنے بھیگے کبھی نہین ہونے دیتا
اور اگر کوئی اسے آئینہ دکھلاوے تو وہ اسمین اپنا عکس حسین دیکھکر نہایت
خوش ہوتا ہی اور ہک ہک کرکے ناچنے لگتا ہی جزیرہ نیو گینی اور اسکے
قرب و جوار کے جزایر مین یہہ پرندے بافراط ہوتے ہین اور وہان واسطے
تیر کمان سے شکار کرکے انکے پر بیچتے ہین اور نفع کثیر اٹھاتے ہین ایک جوڑا مردہ
ان جانورونکا بنارس کالج کے عجایب خانہ مین بھی رکھا ہی پر اسکے
نہایت نرم اور نازک ہوتے ہین اور خوبصورتی اسکی بیان سے باہر
ہی گردن مثل زمرد چمکتی ہوئی سبز اور اسکے نیچے کالا چونچ کا حصہ
بالا سیاہ اور پھر اسکے اوپر سے بازو تک زرد پشت پنکھ پیٹ اور
دُم تانبے کے رنگ بازو سفید و زرد اور چمکتے ہوئے سُرخ اور دُم کے درمیان
دو پرون کا اگلا سرا اڈیتہ ڈیڑھ ہاتھ لنبا انھین اجزا سے بنا ہوا جو بھینس وغیرہ
کے سینگون مین رہتا ہی +

نصیحت

داناؤن نے دنیا کے باشندون کا شمار اسّی کروڑ اندازہ کیا ہی فرض کرو کہ ان اسّی کروڑ آدمیون کا دل پروردگار رحیم کی طرف رجوع کرنے کے بدلے اسّی کروڑ چراغون کا روشن کرنا تمھارے ذمّے ہوتا اور ایک ایک منٹ مین پانچ پانچ روشن کرتے تو سب کے روشن کرنے کو سات آٹھ سو برس سے کم نہین لگتا لیکن وہ چراغ بھی جنھین تم روشن کرو فی منٹ پانچ پانچ چراغ روشن کرنے کی طاقت رکھتے ہون تو پہلے منٹ مین پانچ چراغ روشن ہونگے دوسرے منٹ مین ان پانچون چراغ سے پانچ پانچ چراغ روشن ہو جانے کے باعث پچیس چراغ ہو جاوینگے تیسرے منٹ مین اسی حساب سے سوا سو اور چوتھے منٹ مین سوا چھہ سو اور دیکھتے ہی دیکھتے اسی حساب سے وہ اسّی کروڑ چراغ پندرہ منٹ کے اندر سب روشن ہو جاوینگے اگر تم پوچھو کہ ایسا چراغ کہان ملے کہ آپ روشن ہو کر دوسرے کو روشن کرے تو ہم کہتے ہین کہ ایسا چراغ آدمی ہی ہے جو کہ آپ روشن ہونے پر خود بخود دوسرے کو ضرور روشن کر دیتا ہے اور جس آدمی

میں یہہ خوبی نہیں وہ آدمی ہی نہیں ۔۔

تعجب

ایک شب ایسا اتفاق ہوا کہ ہم اپنے دوستوں کے مجمع میں موجود تھے اور شمعدان پر موم بتی جل رہی تھی سوائے اُس ایک موم بتی کے وہاں اور دوسری موجود نہ تھی اور وہ قریب اختتام پہنچی تھی لوگ جو کام میں مشغول تھے یہہ حال دیکھکر بہت گھبرائے اور جلد جلد کام کرنے لگے سب اسی کوشش میں تھے کہ بتی گل ہونے سے پہلے اپنا کام تمام کرلیویں وہ غپ شپ اور دل لگیاں وہ تکیو لگا سہارا اور حقے کا دم اور نیند کی انگڑائیاں سب نے بالای طاق رکھیں اور کمریں ہمت کی چست باندھہ باندھکر اور محنت بیدل لڑا لڑا کر بتی پوری ہونے سے پہلے اپنا اپنا کام ۔ اے ناظرین دل بہلاؤ حیات انسان بھی تو ایک موم بتی ہی کہ دم بدم پگھلتی جاتی ہی اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کس دم گل ہوجاویگی بس اُس سے زیادہ اور تعجب کی کیا بات ہوویگی کہ جو کام انسان کو شمع حیات روشن رہتے ختم کرنے فرض ہیں اُنکو حیز التوا اور ربطہ قاہل اور تغافل میں ڈالکر اپنی اوقات کو واہیات

مصروفات لڑکپن اور حسرت جوانی میں ضایع کرتا ہے کیا ہی بھول ہے کیا ہی غفلت ہے کیا ہی مستی ہے کیا ہی دیوانگی ہے کیا اسی کا نام اقتضاء انسانی ہے ÷

سخاوت

ایک روز ہارس نام ایک لڑکا اپنے چچا کے کمرے میں کاغذ اور قلم دوات لیے نہایت متفکر بیٹھا تھا جب کچھ دیر گذر گئی اُسکے چچا نے پوچھا کہ آج کیا ہے کس سوچ بچار میں پڑے ہو ہارس نے کہا کہ آج اُستاد نے ایک مسودہ سخاوت پر لکھنے کو دیا ہے پہلے تو مینے خیال کیا تھا کہ بہت سہل ہے گھنٹے بھر میں لکھ لونگا قیصر اور آلسیبیدس کی مثالیں یاد تھیں لیکن اب بہت مشکل معلوم پڑتا ہے چچا نے پوچھا کہ بیٹا تمھارے اُستاد نے کچھ یہہ بھی ہدایت کر دی ہے کہ وہ مسودہ کتنا بڑا لکھنا چاہیے ہارس نے کہا کہ صرف اتنا بتلا دیا ہے کہ دو صفحہ سے زیادہ نہو کیونکہ اُستاد کو اختصار بہت پسند ہے اور مثال کسی اچھی نجالی ہو جو کسی کتاب سے دو اُسکا چچا بولا کہ بیشک طاقت غور اور حافظہ بڑھانے کی یہہ بہت اچھی ترکیب ہے اور اختصار بھی بہت خوب چیز ہے انسان کو جو کچھ کہنا ہو اپنے مطلب کو اتنے کم الفاظ میں ادا کرے کہ جتنا ممکن ہے لیکن یہہ تو بتاؤ کہ اب تمکو کیا سمجھنا مشکل کیوں سی آن پڑی ہے ہارس نے جواب دیا کہ سخاوت کی تعریف کچھ سہل بات نہیں ہے بلکہ اس بات کا بیان کرنا کہ سخاوت کیا ہے

نہایت مشکل ہے بہتیری باتین جو لوگون نے ظاہرا سخاوت کی کی ہین اگر
اُنکی تہہ کو پہنچیے تو باعث اُنکا صرف خواہش حصول نیکنامی اور شہرت یا کہ
اس سے بھی بدتر ملیگا اگر آدمی وسطہ حصول نام کو نہ سخاوت سے جدا کرین تو
پھر فقیر اور آسیرتین کو کسی طرح شامل نہین دیکھتے اُسکے چچا نے کہا
کہ بیشک اکثر لوگون نے لفظ سخاوت کو بیمحل استعمال کیا ہی اگر کوئی شخص
حصول نام و عزت کے لیے اپنا گھر بار بھی کسیکو دیدے اسلئے تو وہ داخل خود غرضی ہی
نہ سخاوت و فیاضی بہتیرے آدمی جو ہزارون آدمیون کو کھانا کھلاتے ہین اور
بڑے دھوم دھام کی ضیافتین کرتے ہین وہ صرف اپنی شیخی دکھلانے کو
نہ از راہ سخاوت بہتیرے آدمی جو ہزارون بلکہ لاکھون روپیہ انعام بخشا
دیتے ہین وہ صرف اپنی شوکت و حشمت ظاہر کرنیکو نہ از راہ ترس و رحم
ہارین نے کہا اگر ہم اپنی خوشی مین دوستونکو شریک کرین تو کیا یہہ سخاوت
نہین ہی اُسکے چچا نے کہا کہ البتہ سخاوت ہی مگر بشرطیکہ ہم اُنکو اس حکم کے
بموجب شریک کرین ☆ جبکہ تو کھانا پکاوے تو اپنے دوستونکو اور اپنے بھائیون
کو اور اپنے رشتہ دارونکو اور اپنے دولتمند ہمسایون کو مت بلا ورنہ شاید
اُسکے عوض مین وہ بھی تیری دعوت کرین لیکن محتاج اور اپاہج اور لنگڑے
اور اندھون کی ضیافت کر کہ تجکو برکت ملے وے تیرا عوض نہ چکا سکینگے پس

اسکا عوض انکو روز قیامت میں ملیگا ٭ تارس بولا کہ اچھا جبتک انسان خود
غرضی اور خود پروری کو بالکل ترک نکرے تب سخی نہیں ہوسکتا اُسکا چچا بولا کہ بیشک
تب ہرگز نہیں ہوسکتا جو چیز تمکو درکار نہیں یا جو چیز کہ تمہارے صرف سے بچی
اُسے دوسرے شخص کو دیا لہذا اسکا نام سخاوت نہیں ہے بلکہ اپنی خوشی
ترک کرکے اور اپنے صرف میں نہ لاکر کے کسی چیز کو کسی شخص غریب کے فایدہ کیواسطے
سو بھی نیک نیتی سے کام میں لانا اسی کا نام سچی سخاوت ہے تارس نے قیصر اور
اُلیسیس کی مثالیں تو دیں لیکن پھر بھی سخاوت کے ٹھیک معنی اسکے ذہن میں
نہیں آئے ایک شخص کی جو غریب ہونیکے واسطے بہت سا روپیہ دیکے مرا تھا مثال لکھکر
مسودہ اُستاد کے پاس لیگیا اُستاد نے سب کا مسودہ دیکھکر جو لڑکا کہ اسمیں خفیف
سب سے کم سن تھا اُسکو پسند کیا اور اُسیکو انعام دیا اور سب نے اُسکی تحسین و آفرین کی
اُس بچے کا مسودہ بجنسہ نیچے درج ہوتا ہے تعریف سخاوت۔ سخاوت اُس دینے کا
نام ہے جو بلا استحقاق اور بغیر خود غرضی و خود پروری صرف خدا کی محبت اور اپنے
ہمجنس کی محبت کے باعث دیا جاوے مثال سخاوت لوگ سب کے آگے ہیں جب مسیح
نے اسیہ نگاہ کی دیکھا کہ دولتمند اپنا نذرانہ خزانہ میں داخل کرتے ہیں اور
ایک غریب بیوہ بھی اُسمیں اپنا دو دمڑی ڈال رہی ہے اُسنے کہا کہ سنو میں تم سے سچ
کہتا ہوں کہ اس بیوہ نے سب سے زیادہ خزانہ خیرات میں داخل کیا کیونکہ ان سبھوں نے

تو اپنی اپنی بیشمار دولتون سے کچھ کچھ خدا کی نذر کیا لیکن اُس محتاج
بیوہ نے جو کچھ کہ اُسکے پاس تھا سب دے دیا ۞

نصیحت

ایک روز گلاب اور سیوتی نام دو لڑکیان بیٹھی ہوئی سیر کتاب کر رہی
تھین اُسمین لکھا ہوا تھا کہ بہتون کو خدا نے ایسا انعام دیا ہے کہ اُنکے منہہ سے
پھول جھڑتے ہین اور بہتون کو ایسی سزا دی کہ منہہ سے سانپ اور بچھو نکلتے
ہین سیوتی بولی کہ یہہ سانپ اور بچھو کیسے جو منہہ سے نکلین گلاب نے جواب دیا کہ
ایسے دنیا مین کم آدمی ہین جنکے منہہ سے سانپ اور بچھو نہ نکلا کرین ہمارے تمھارے
منہہ سے بھی دن بھر مین سو پچاس مرتبہ سانپ بچھو نکل آتے ہونگے گلاب خفا سی
ہو کر بولی کہ بہن تمھارے منہہ سے نکلتے ہون تو نکلتے ہون پر میرے منہہ سے تو کبھی نہ
نکلینگے سیوتی نے کہا کہ جب تم اپنے منہہ سے سانپ اور بچھو نکلتے جاوینگے
مین ایک کاغذ پر قلمبند کرتی جاؤنگی گلاب نے پنسل اور نیمچہ کاغذ اٹھا کر سیوتی
کے ہاتھ دیا سیوتی نے مسکرا کر کہا کہ کاغذ بہت چھوٹا ہے گلاب بولی کہ ایسے
کتنے سانپ اور بچھو میرے منہہ سے نکلینگے سوا اسکے کل تو مین گھر مین بہت
تھوڑا رہونگی چچا کے ساتھ میلا دیکھنے جاؤنگی بشرطیکہ مینہ نہ برسیگا یا تھوڑا ہی

حالت میں کل مینهه برسیگا سیوتی نے جواب دیا کہ یہہ کون بتلا سکتا ہے
لیکن سامان تو مینهه کا دکھلائی دیتا ہے دوسرے روز آنکھه کھلتے ہی سیوتی کو
مینهه کا خیال آیا اُٹھکر باہر جو دیکھا تو آسمان پر گھٹا ہر طرف چھا گئی تھی اور مینهه
موسلا دھار برس رہا تھا اور کھلنے کا کسی طرف بھی دکھلائی نہیں دیتا تھا
بے اختیار گلاب کے منہہ سے نکل گیا کہ یہہ کمبخت مینهه کبھی نہ کھلیگا جس روز مجھے میلے
جانا ہوگا اسی روز برسیگا سیوتی نے فوراً کاغذ میں درج کیا کہ یہہ
الفاظ بے انصافی بیوقوفی اور بے صبری کے ہیں جب دونوں بہن کپڑا پہن کر
دیوانخانہ میں آئیں اُنکا بھائی چلا اُٹھا کہ واہ کیا خوب مینهه برس رہا ہے اب
ہمارے پھولوں کے بیچ جو باغ میں بوئے ہیں جھٹ پٹ اُگ آوینگے گلاب
بولی کہ تمہارے بیچ جہنم میں جاویں ہمارا تو اس مینهه نے بالکل مٹیا ہی کر دیا
سیوتی نے لکھا کہ یہہ الفاظ تنگ دلی اور خود غرضی کے ہیں اُنکا بھائی بولا کہ
آہ ہاہ تب تو آج آپ اُس زردوزی پوشاک کے پہننے سے محروم رہیں گلاب نے کہا
میں ایسی پوشاکوں کو مطلق خاطر میں نہیں لاتی اور منہہ پھیر لیا سیوتی
نے لکھا کہ یہہ الفاظ مبالغے کے ہیں اُنکا بھائی پھر بولا کہ گلاب اب تم بار بار
آسمان کو نہ دیکھو اور میلے سے ہاتھ دھو و یہہ مینهه کل تک نہیں کھلیگا گلاب
جھنجھلائی اور چلا کر پکاری کہ یہہ چھاتی جلانے والا لڑکا کہاں سے

یہاں آیا اور اسنے کیوں میرے زخم پر نمک چھڑکا سیوتی نے لکھا یہہ الفاظ
غصّے اور غضب کے ہیں سیوتی دوسرا کاغذ ڈھونڈھنے لگی گلاب نے پوچھا کیا
ڈھونڈھتی ہو اُسنے کہا کہ اب اُس پرچہ کاغذ میں زیادہ لکھنے کی جگہہ نہیں
دوسرا پرچہ ڈھونڈھتی ہوں گلاب گھبرائی اور بولی کہ ہمیں ابھی تو دو گھڑی
دن بھی نہیں چڑھا ہے دیکھوں تو سہی میرے منہ سے کون سے سانپ اور
بچھو نکلے ہیں جب سیوتی نے وہ لکھا ہوا پرچہ اُسکے ہاتھ دیا بہت نادم ہوئی
اور کہنے لگی بیشک یہہ الفاظ سانپ اور بچھو ہیں اور خالق پروردگار کے سامنے
ایک ایک لفظ کا جو منہ سے نکلتا ہے جواب دینا پڑیگا پس اب اسکا علاج
کیا ہے سیوتی نے کہا کہ علاج وہی ہے جو حضرت داؤد نے اُنتالیسویں زبور میں
فرمایا ہے کہ میں ایسی راہ سے چلونگا جسمیں میری زبان کچھ گناہ نکرے
اور اپنے منہ میں لگام لگاؤنگا ۔

کوہ آتش فشاں ۔

اخبار فرند آف انڈیا جزیرہ سنگاپور کے اخبار سے نقل کرتا ہے کہ بحر
شرقی میں جزیرہ جاوا لیفٹے ڈیپ کے متصل جزیرہ سنگیٹن اونڈا
کوہ آتش فشاں ایک مدت سے ٹھنڈا پڑگیا تھا لیکن دوسری مارچ کو اسنے

پھر جوش کیا اور اُسکے اندر سے معدنیات گداختہ مثل سیلاب جاری ہوا
ایک گھنٹے بعد اُسکے اندر سے آواز مثل غرّش رعد سنائی دی اور پھر پتھر
اور راکھ اس کثرت سے نکلی کہ ہوا آسمان ہوئی کہ ہاتھ کو ہاتھ دکھلائی
نہیں دیتا تھا ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا جو کچھ پہاڑ کے اندر سے نکلتا تھا
آگ کا شرارہ تھا دکھلائی نہیں دیتا تھا گویا آسمان سے آگ کا مینہ برستا
تھا دیکھتے ہی دیکھتے ضلع کے ضلع راکھ پتھر اور معدنیات گداختہ سے بھر گئے
اور دو ہزار آٹھ سو آدمی کہ بہتیرے اُنہیں عیسائی تھے معرض ہلاکت میں
آئے اکثر آدمیوں کو اس خبر پر کمال تعجب ہوا ہے اس واسطے کچھ تھوڑا سا
اس آفت ناگہانی کا سبب بھی بیان کیا جاتا ہے واضح ہو کہ زمین کے اندر
گندھک ہڑتال وغیرہ انواع اقسام کی معدنیات بھری پڑی ہیں اور وہاں
آگ کی ایسی تیزی ہے کہ پتھر سی سخت چیزیں بھی گل کر دھواں ہو جاتی ہیں
جیسے کہ ہر آتش دان میں دود کش لگے ہیں اسی طرح اس کرۂ زمین کی
آتش زدگی بجھنے کے لئے بھی کوہ آتشفشان جو ہمارے ملک میں مشہور ہیں بہ کم
جیسے دود کش ہیں جب اندر کے جوش اور ابال سے معدنیات گداختہ
آتشفشان کے منہ پر اسقدر جمع ہو جاتی ہیں کہ بالکل رستہ بند
ہو جاتا ہے تو وہ پہاڑ ٹھنڈا پڑ جاتا ہے لیکن پھر جب جوش اندر دیا

زور کرتا ہے تو یا تو وہ راہ مسدود کھل کر وہی حال ہوتا ہے جو جزیرہ سنٹجر
میں کوہ آتش کا ہوا اور یا زمین تڑق کر کوئی دوسرا راستہ کھل جاتا ہے اور
یا کوہ آتش فشان بن جاتا ہے اکثر سمندر کے درمیان بھی آتش اندرونی کا
شعلہ نکل آتا ہے اور نمونہ قیامت کا دکھلاتا ہے سنسکرت والے اسی کو
بڑوانل کہتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ معدنیات گداختہ کے نکلنے سے وہاں
ٹاپو بن جاتا ہے زلزلہ کا باعث صرف یہی آتش اندرونی ہے جب بخارات جمع
ہو کر باہر نکلا چاہتے ہیں تو اُنکے زور سے جو قطعہ زمین جسقدر قریب ہوتا ہے
جنبش میں آجاتا ہے اور آتش اندرونی کی تیزی کم زیادہ ہونیکا باعث
یہ ہے کہ پانی کے سوتے زمین میں مثل عروق و شرائین پھیلے ہوئے
ہیں خصوصاً سواحل سمندر پس جب کبھی کوئی سوتا زمین کو کاٹتا کاٹتا اُس
آگ تک جا پہنچتا ہے یا اسی آگ کا کوئی شعلہ زمین کو پھاڑتا پھاڑتا کسی چشمہ
آب تک آجاتا ہے تو پانی کے جلنے سے بخارات پیدا ہوتے ہیں اور بخارات
کی قوت اظہر من الشمس ہے ایک دیگ پانی کا بخار جب ڈھکنے کو اچھال دیتا ہے
تو سمندر کے شعلے نے بخار ہو کر زمین کو ہلا دیا یا اُسے شق کر کے آتش فشاں
کوہ ستان بنا دیا تو اس میں کیا تعجب ہے دنیا میں جتنے پہاڑ ہیں سب آ
آتش اندرونی کے زور سے بلند ہوئے ہیں اور بعض ابتک بلند ہوتے جاتے

ہین ہمارے ملک کے آدمی جو الالکمی ہین ۔۔۔ مین آجاتے
ہین اگر کوہ وسو ویس کو جو ملک اطالی ہے ۔۔۔ ساتکو ن ہے
واقع ہی دیکھین تو معلوم اُنکا کیا حال ہوتا وے تین میل تو اُس
پہاڑ کا گھیرا ہے اور تین ہزار چھہ فٹ سطح سمندر سے بلند ہے کوسون
تک اونچے آگ کے شعلے اُسکے اندر سے نکلتے ہین اور ہزارون گز بلند
سیکڑون من کے پتھر اُس سے اُچھلتے ہین ایک انگریز لکھتا ہے کہ مینے
ایک کوہ آتش فشان سے اتنے آگ کے گولے نکلتے ہوئے دیکھے کہ گویا
پانچ لاکھ گنج ستارے آتش بازی کے یکبارگی چھٹتے ہون اور پھر
پانچ منٹ کے اندر اُس پہاڑ کے مُنہ سے ایک سو مرتبہ اتنے
اتنے آگ کے گولے نکلے ۔